

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمٰلِكَةُ

قل ابأ الله وأيْتَهُ ورسوله كنتم تستهزئون لا تعتذر وقد كفرتم بعد ايمانكم
ترجمہ: کیا تم اللہ اور اس کی آئیوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے

مُبَاحَثَةُ سَنَبَلَةٍ يَهُ مُكَمَّلٌ وَمُفَصَّلٌ رُوْدَادٌ
مُسَمِّلٌ بَاسِمٍ تَارِيْخِ

منزہی دقاۃ کی رو داد مکمل

— ۱۳ — ۲۷

تَصْقِيَةُ مَنَاطِرَةٍ سَنَبَلَةُ

— ۱۹ — ۲۸

مُلْقَبَ بِهِ

أُفْتَادَ مَنْظُورٍ خُدَّا وَنِدِيْرُ
بَرَا كَابِرٍ فِرْقَهُ دِيْوَبِنِيْرُ

مُرَتَّبَةُ

حضرت علامہ مولینا محمد یوسف صاحب تعمیقی قدس سرہ شیخ الحدیث جامعہ نیعیمیہ مراد آباد

اسم مناظرہ	مناظرہ بھل
ماہین	اہل سنت و جماعت دیوبندیہ
نام مناظرہ اہلسنت	چھوٹ مظہر اپنے کی حضرت شیربیشہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مناظرہ وہابیہ	مولیٰ منظوظ بھل وغیرہ
موضوع	علم غیب رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و فریات دیوبندیہ
کیفیت مناظرہ	تقریری
ترتیب	حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نعیمی (علیہ الرحمہ)
سن اشاعت طبع اول	ماہ مئی ۱۹۲۹ء
تاریخ مناظرہ	۱۳۴۷ھ
تصحیح	حضرت مولانا نفتی الحاج محمد مہر ان رضا خال صباقہ ثبتی
تصحیح	حضرت مولانا الحاج محمد مناقب اکشمیت صاحب قلبی
نظر ثانی	حضرت مولانا نفتی الحاج محمد فاران رضا خال صباقہ ثبتی
ترتیں و تکاتب	محمد نجم الرضا شمشتی
طابع و ناشر	مکتبہ شمشتیہ

مناظرہ بھل جو جمادی الاولی ۱۳۴۷ھ کو بھل شمع مراد آباد میں اہلسنت اور وہابیہ کے درمیان ہوا، اہلسنت کی جانب سے حضرت شیربیشہ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام مولینا مولیٰ حافظ قاری مناظر ابو الفتح عبید الرضا محمد شمسیت علی خال صباقہ ثبتی قادری رضوی لکھنؤی دام مجده العالی مناظر تھے اور وہابیہ کی طرف سے مولیٰ منظور حسین لیکن اس میں الحمد للہ اہلسنت کی فتح پر فتح ہوئی۔ اور وہابیہ کو شکست پر شکست ہوئی۔ اس مناظرے نے اہل باطل کو بالکل نیست و نابود کر دیا اور مذہب دیوبندیت کا قلع قمع ہی کر دیا۔ وہابی مناظر پر ڈیڑھ سوالات باقی رہ گئے۔ جن کی پوری تفصیل اس رواداد میں درج ہے۔ (ماخوذ از قریبی مسودہ مناظرہ بھل)

-- ٻنو ڪڻ --

مناظرے کی ترتیب و تدوین میں حتیٰ اوس تصحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غافی نظر آئے تو مرتب کی صحیحی جانتے۔
حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات باہر کت اس سے بری ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

الحمد لله الذي فتح بیننا وبين قومنا بالحق فهو خير الفاتحين ونصرنا على اعداء الدين
 فهو خير الناصرين وافضل الصلاة واجمل السلام على حبيبه ذي الفضل والجاه والشوكه
 والخشية على المناصب، صاحب الجمال والكمال والجود والنوال والعظمة رفيع المراتب
 سيدنا ومولينا محمد اجمل الاجملين واحد المحبوبين اشرف الانبياء والمرسلين الذي من
 طلب رضاه حصل له احمد رضارب العلمين، واله وصحابه وابنه وحزبه اجمعين

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حمداس کے وجہ کریم کو جس نے اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور اہل باطل کی جھوٹی عزت خاک میں ملائی۔ جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہر چیز کا روشن بیان کرنے والی کتاب نازل فرمائی اور تمام ملک و ملکوت اور اپنی ساری سلطنت انہیں دکھائی اور ان کی توہین کرنے والوں کے لئے جہنم بھڑکائی اور ان کے غلاموں کے لئے بزم جنت سجائی اور خدائے پاک جل جلالہ کے بے شمار صلاۃ وسلام اس کے حبیب پر جنہوں نے اپنی صورت زیبائیں اپنے رب جل جلالہ کی ذات وصفات کی تجلی دکھائی اور بے شمار حمتیں ان کے آں واصحاب پر جنہوں نے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم کی بے مثل تعلیم دکھائی اور حضور کی توہین و تدقیق، دین وایمان کے لئے مہلک اور ستم قاتل بتائی۔

اما بعد! مسلمان بھائیو! ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر شخص اپنے بڑوں کی تعظیم و تکریم کو اپنی صلاح و فلاح سمجھتا تھا اور ان کی گستاخی وہاںت کو باعث ہلاکت جانتا تھا۔ اور ان کا ادب ہر حال میں مدنظر رکھتا تھا، ان کے مرتبہ کا ہر وقت لحاظ کرتا تھا، ان کے علویشان کو اپنا فخر اور ان کے اجلال و تعظیم کو اپنے لئے باعث نجات مانتا تھا۔ لیکن اللہ اکبر آج کچھ ایسی ہستیاں بھی پیدا ہو گئی ہیں جو اپنا فخر اسی میں مُخْصِّس سمجھتی ہیں کہ بڑوں کو گالیاں دیا کریں، بزرگوں کو سبب و ثشم کا نشانہ بنایا کریں، ان کے عیب تلاش کیا کریں اور اگر تلاش پر بھی نہ ملیں تو اپنے جی سے گڑھ کر تھوپ دیا کریں۔ اور بڑے بھی کیسے جن کی آستانہ بوئی کو عالم کے بڑے اپنی عزت سمجھیں اور بزرگ بھی ایسے جن کی غلامی کو دنیا کے تمام بزرگ اپنی رفتہ شان کا حقیقی سبب جانیں۔ اور پھر یہ نادنوں کا ذکر نہیں، ان پڑھوں کا بیان نہیں، معمولی پڑھے لکھوں کا حال نہیں، دار الحکم منڈانے والوں، جواریوں، شرایوں، بنے نمازیوں کا تذکرہ نہیں۔ بلکہ یہ دلوج ہیں جو اپنے آپ کو عالم دین کہلاتے ہیں، اپنے آپ کو بہت بڑا مُثیع شریعت ظاہر کرتے ہیں حتیٰ کہ قال اللہ و قال رسول رشتے ہیں۔ حنفیت کے مدعی بنتے ہیں، محبت خدا و رسول جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زبردست دعویٰ رکھتے ہیں سُست کی پیروی کا دم بھرتے ہیں۔ بے چارے عوام ان کے ظاہری رنگ و روپ، لمبے چوڑے دعوے، بڑے بڑے جنبہ و دستار کو دیکھ کر فریفہت ہو جاتے ہیں۔ بے پڑھے مسلمان بھائی ان کی ظاہری انداز گفتگو، مناسن مراجی، منافقانہ خلق پر

ان کے شکار ہن جاتے ہیں۔ اور وہ غریب ان گندم نما جو فروشوں کے دامِ تزویر میں آجاتے ہیں۔ لیکن جب ان کے عقائد کی پچھاں بین کی جاتی ہے تو یہ ندے عقائد ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۔ خدا نے پاک جھوٹا ہے۔ (دیکھو مرتضیٰ حسن درستگی کی اسکات المعتدی ص ۳۱)

۲۔ جتنے عیب جتنے گناہ بندے کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا کر سکتا ہے۔

(دیکھو شیخ الہند محمود حسن دیوبندی کی جهاد المقل ص ۳)

۳۔ شیطان کا علم حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم سے زائد ہے۔ معاذ اللہ

(دیکھو گنگوہی و نبی طہی کی برائیں قاطع ص ۴۵)

۴۔ حضور علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا میلا و شریف کنهیا کے جنم سے بدتر ہے۔

(دیکھو برائیں قاطع ص ۱۷۸)

۵۔ نماز میں حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا خیال لانا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدر جہا بدرت ہے۔

(دیکھو سمعیل دہلوی کی صراط مستقیم ص ۸۷)

۶۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا علم غیب معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کے علم غیب کی طرح ہے۔

(دیکھو قہانوی کی حفظ الایمان)

اور اس کے سوا ان کے بہت گندے ناپاک عقیدے ہیں اور ان لوگوں نے اسلام کو جو صدمے پہنچائے ہیں وہ ایک درد مندِ اسلام کو خون کے آنسو رلانے کے لئے کم نہیں ہیں۔ انہوں نے مذہب و ملت کو جونقصان پہنچائے وہ اسلام کے ایک فدائی کا قلب و جگر مجرور کرنے کے لئے ناکافی نہیں ہیں۔

آج مسلمانوں میں جو فرقہ بندیاں، تفرقہ پردازیاں موجود ہیں وہ سب انہیں لوگوں کے دم قدم کی برکت ہے۔ آج فرزندان اسلام میں جو خانہ جنگیاں ہیں وہ سب انہیں حضرات کی تعلیم کا شہر ہے۔ آج جو مخالفین اسلام ہم پر دست درازیاں کر رہے ہیں وہ سب انہیں لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہے۔ مسلمان جب تک اپنے مذہب کے پابند رہے آپس میں شیر و شکر رہے۔ جب سے ان دشمنانِ اسلام نے خجدی مت، وہاں پتھر، دیوبندی و حرم کا پرچار شروع کیا افسوس صد افسوس کہ بھائی بھائی سے جدا ہو گیا، باپ نے بیٹے کو چھوڑ دیا، بیٹے نے باپ سے منھ موڑ لیا، شوہر نے بی بی سے قطع تعلق کر لیا، بی بی شوہر کی صورت دیکھنے کی روادرانہ رہی، اپنے ایسے بیگانے بن گئے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاس سے ہو گئے۔ شب و روز جنگ و جدال، لڑائی، جھگڑے، گالی گلوچ اور رات دن قصہ قصینے، لعن طعن۔ غرض ان بدنام کنندگانِ اسلام نے مسلمانوں کی وہ حالت کر دی کہ آج مخالفین ہماری حالت کو دیکھ کر ہستے اور ہم پر ظلم و ستم، جور و جفاڑا ہانے کے لئے دلیر ہوتے جاتے ہیں۔ انالله و انا آلیہ راجعون۔

ہمارا قصبہ بھل بھی مدوں سے وہابیت دیوبندیت کا جوالان گاہ بنا ہوا تھا اور بیشہ نجدیت کے ارانب و تعالیٰ شیرست

سے میدان خالی پا کر ”هم چوں من غنیفرے نیست“ کے نعرے لگا گا کراکڑتے تھے۔ اور مسلمانوں کی مسلمانی اور غریب الہست کی سُنّت کو اپنے حلقة تزویر میں پھانستے تھے۔ آئے دن بیہاں پرنئے نئے فسادات پھیلانا ہر فاضل دیوبند اپنا فرض منصبی سمجھتا تھا ہر کچھلا اپنے پہلے پرفسادات پھیلانے میں چڑھا ہوا رہتا۔ مسجدوں میں قبضہ جما کر نمازیوں کو وہابی بنانے کی کوشش ہو رہی تھی۔ مدرسہ الشرع اور مدرسہ سراج العلوم کھول کر غریب شیعیوں کے کمسن چوں کے دین واہیمان کو بگاڑنے اور ان کی مسلمانی کو جڑ سے کوکھلی کرنے کی تدبیریں کی جا رہی تھیں۔ مقامی علمائے اہل سنت مثل حامی سنت ماجی بُدعت جناب مولیٰ نما مولوی محمد عما الدین صاحب و محبت سُنّیت عدوئے بُدعت جناب مولیٰ نما مولوی ابوذر صاحب وغیرہ اکثر باہر تشریف فرماتے تھے۔ اور وہابیوں دیوبندیوں کو اپنی بدمنہبی پھیلانے کا کافی موقع ملا ہوا تھا۔

اس اثناء میں ناصر الشَّنَن کا سرالفتن حضرت مولیٰ نما مولوی مفتی مناظر جمال الملة والدین محمد اجمل شاہ صاحب قادری برکاتی دام مجددہم العالی نے سننجل کی ایسی ناگفتہ بحالت ملاحظہ فرمائیں اپنے مستقل قیام کا ارادہ فرمایا۔ اور اسلام و سُنّت کی اعانت و حفاظت ہر ممکن طریقے سے شروع فرمادی۔ بلکہ خدا رسول جل جلالہ وصَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر بھروسہ کر کے مسجد جہان خاں میں مدرسہ اسلامیہ حفیظہ قائم فرمادی۔ اب کیا تھا تمام وہابیہ دیوبندیہ کے پیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے اور انہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ بڑے بڑے پرانے توہمت نہ کر سکے البتہ مولوی منظور حسین صاحب جو مدرسہ دیوبند کے ابھی تازہ فاضل ہیں جو اپنے اوصاف عجیبہ کے سبب تمام دیوبندی علماء کے منظور نظر رہ چکے ہیں اور جنہیں نہایت شفقت و محبت سے تمام فضلانے دیوبند نے باری باری سے اپنا اپنا ظاہری و باطنی فیض پہنچایا ہے۔ جواب نئی جوں بدل کر منظور حسین سے محمد منظور ہو گئے ہیں اور اپنے والد کو احمد حسین سے احمد کر دیا ہے۔ عرض اُن پُرانوں نے حضرت مولیٰ نما جمال الملة کے آگے آنے کے لئے مولوی منظور حسین صاحب کی اچھوتی انوکھی کمسن مولویت کو ابھارا اور وہ بھولی نادان تیار ہو گئی۔ مولوی منظور حسین صاحب نے اپنی ساری جماعت کے مشورے سے حضرت مولیٰ نما کی خدمت میں ایک تحریر دربارہ مناظرہ بھیجی۔ حضرت مولیٰ صاحب قبلہ نے فوراً قبول فرمائی اور لکھ بھیجا کہ دیوبندیوں کے کفر و اسلام پر ایک زبردست مناظرہ تم اپنی جمیع حیثیت کے ساتھ ایک بار مجھ سے کرو میں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بار بار کہاں تک مناظرہ کرتا رہوں گا۔ آج مسئلہ میلاد پر کروں پھر قیام پر کروں پھر علم غیب پر مناظرہ کروں۔ لہذا ایسے مسئلہ پر مناظرہ کرنا چاہتا ہوں جس کا بہترین نتیجہ برآمد ہو۔ اس جواب پر پھر سارے لوہے ٹھنڈے ہو گئے کسی کو آنے کی ہمت نہ ہو سکی۔

پھر دیوبندی مولویوں نے دیوبندیت پھیلانے کیلئے ہر ممکن تدبیر احتیار کی جب کوئی صورت کا رگر ہوتے نہ یکھی اور یہ منظر نظر آنے لگا کہ جو غریب اہل سُنّت ان کے دھوکے میں پھنسنے ہوئے تھے وہ بیزار ہونے لگے اور روٹیوں میں فرق نظر آنے لگا تو ایسی صورت گڑھی جس سے مناظرہ کا نام ہو جائے لیکن مناظرہ نہ ہونے پائے۔ لہذا یہ چال چلی کہ بریلی شریف کے علمائے کرام سے مناظرہ کی مکاتبہ شروع کر دی اور ان کے تمام اخراجات کا بارا پنے اوپر لیا اور عوام پر یہ ظاہر کرایا کہ دیکھو، ہم

کس قدر طالب حق ہیں کہ مناظرہ پر بھی تیار ہیں اور فریقین کے اخراجات کا بوجھ بھی اپنے اوپر لے لیا اور دل میں سوچ رکھا تھا کہ علمائے بریلی ہمیں کیا منھ لگائیں گے وہ تو ہمارے بڑوں کو دبائے ہوئے ہیں لیکن اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ عوام کو بتائیں گے کہ اگر علمائے بریلی میں ہمت ہوتی یا مدد ہب اہل سُنّت میں تھانیت ہوتی تو ضرور مقابلہ کرتے اور مناظرہ کے لئے آجاتے اور اس طرح اپنا اٹو سیدھا کر لیں گے۔ مگر بے چاروں کی قسمت یا ورنہ تھی۔

سنجل میں حضرت شیر بشیہ سُنّت ناصر الاسلام مناظر اعظم علی الاطلاق مولینا مولوی حافظ قاری ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری لکھنؤی دام مجددہم العالی (علیہ الرحمۃ والرضوان) کو حضرت مولینا صاحب نے بلوایا۔ اور حضرت شیر بشیہ سُنّت کے کفر شکن مواعظ کا سلسلہ شروع ہوا۔ لوگ جو حق آپ کے مواعظ میں شریک ہوتے رہے حضرت شیر بشیہ سُنّت نے دیوبندی عقیدوں کی پول کھول دی۔ سیکڑوں بھائی جو دیوبندیوں کے جال میں پھنسے ہوئے تھے الحمد للہ پختہ سنی ہو گئے۔

دیوبندی پارٹی نے مشورہ کر کے ایک طالب علم سر احتجاج کے نام سے مناظرہ کی تحریر بھی کر ہم مولینا حشمت علی خاں صاحب سے مناظرہ چاہتے ہیں اور آج ہی ہو جائے دیرینہ ہو اور لکھا تھا کہ چبوترہ اُنہم معاون الاسلام یا مسجد میاں صاحب دیپاسراۓ یا جہاں آپ چاہیں مناظرہ کر لیجئے۔ اس تحریر کا جواب فاضل نوجوان حضرت مولینا محمد حسین صاحب قادری سلمہ نے دے دیا کہ حضرت شیر بشیہ سُنّت آپ لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آج ہی مقام چوک دیپاسراۓ آجائیے۔ چار بجے سے مناظرہ شروع ہوگا اور پھر اسی دن چار بجے سے قبل حضرت مولینا محمد اجمل صاحب اور حضرت شیر بشیہ سُنّت مظہر اغلان حضرت اور برادر ان اہل سُنّت میدان مناظرہ میں پہنچ گئے۔ مگر دیوبندی پارٹی گھروں میں چھپی بیٹھی رہی۔ علمائے اہل سُنّت نے پانچ بجے تک انتظار فرمایا اور پھر فتح پر بطور شکریہ قیام کر کے صلاة وسلم پڑھ کر فتح و نصرت کا پھریا اڑاتے واپس تشریف لائے۔

ایک بار دہبیہ نے جھوٹا اعلان مناظرہ کر دیا کہ آج شب کو آٹھ بجے ہلائی سرائے میں مناظرہ ہوگا۔ حالاں کہ اسی روز اسی وقت سے حافظ شوکت حسن صاحب کے مکان پر حضرت شیر بشیہ سُنّت کا بیان مقرر تھا۔ سمجھ لیا تھا کہ حضرت موصوف وعظ چھوڑ کر نہ جائیں گے اور ہلبی اپنی فتح منالیں گے۔ حضرت شیر بشیہ سُنّت نے فوراً لکھ بھجا کہ اگر آپ کو اپنے اکابر کے اسلام کا ثبوت دینا منظور ہے تو ہم وعظ چھوڑ کر آنے کے لئے تیار ہیں۔ اس پرسب لوہے ٹھنڈے ہو گئے۔ پھر اپنے بوتے کانہ پا کر مولوی اسعد اللہ رامپوری کو سہار پنور سے بلوایا وہ بھی حضرت موصوف کے سامنے آ کر اپنے پیشواؤں کے مسلمان ہونے کا ثبوت دینے کے لئے تیار نہ ہو سکے۔ پھر مولوی منظور حسین کوتار دے کر امر وہ سے بلوایا گیا لیکن وہ بھی اپنے اور اپنے پیشواؤں کے مسلمان ہونے کا ثبوت دینے کے لئے آمادہ نہ ہو سکے۔ الغرض سنجل کے ہر پچھے پچھے پرواضح ہو گیا کہ اگر دیوبندیوں میں کچھ بھی ہمت ہوتی تو فوراً اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے لیکن ”کچھ تو ہے جس کی پر دہ داری ہے۔“

فُتُحُ الْكِتَابِ
أَبْدُلْ حَرَمَاتِ
فُتُحُ الْكِتَابِ

اس کے بعد حضرت شیر بشیہ اہل سنت سنن جمل سے بفتح و نصرت تشریف لے گئے۔

دیوبندیوں نے اپنی بنی بگڑتی دیکھ کر پھر بریلی شریف سے سلسلہ جنابی شروع کی اور لکھا کہ ہم آپ کے اخراجات کے کفیل ہوں گے آپ مناظرہ کے لئے تشریف لا یئے علمائے کرام نے لکھ بھیجا کہ ہم مناظرہ کے لئے آرہے ہیں چار آدمیوں کا زادراہ فوراً روانہ کرو۔ دیوبندیوں کا جوش و خروش باسی کڑھی کا ابال تھا۔ اس خط کو دیکھتے ہی ختم ہو گیا۔ لیکن کچھ اپنے لکھ کا پاس تھا، کچھ اپنے بھرم رکھنے کا خیال تھا۔ اور عوام میں اچھل کو دکا کوئی موقع نہ تھا اس لئے حضرت مولینا مولوی محمد رحم اللہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی خدمت میں لکھا کہ ۵ ارجمندی الاولی تک کرایہ پہنچ جائے گا۔ ارجمندی ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ ارجمندی الاولی مناظرہ کی تاریخیں مقرر تھیں اور کرایہ خاص ارجمندی کو ۲۶ ارجمندی پہنچا۔ اس کا مقصد تھا کہ علمائے کرام مقرر تاریخوں پر نہ پہنچ سکیں اور ہم اپنی فتح منالیں یہی مخصوصے سوچ کر ۲۷، ۲۸، ۲۹ ارجمندی الاولی کو جبوترہ معاون الاسلام پر جلسہ مقرر کیا۔ مبلغ وہا بیکی شیخ جی ایڈیٹر انجم مولوی عبدالشکور کا کوروی اور مولوی خزر الدین مراد آبادی و مولوی قدرت اللہ اور چند علمائے دیوبند سنن جمل پہنچ اور جلسہ مناظرہ میں کہنا شروع کیا کہ دیکھو ہم مناظرہ پر آمدی ہیں لیکن علمائے بریلی نہیں آئے ان کافرار ہوا۔ حضرت شیر بشیہ سنت مولینا مولوی حشمت علی خال صاحب بھی ۲۲ ارجمندی الاولی کو سنن جمل تشریف لائے اور ایڈیٹر انجم کو چلچیل مناظرہ دیا ایڈیٹر صاحب نے انکار کر دیا اسی روز فریفر فراراً کی صرف کیر گردانے تکھنورانہ ہو گئے اور حد بھر کی بے ایمانی یہ کہ مناظرہ کی تاریخوں سے پیشتر ہی ایک اشتہار رضا خانیوں کا مناظرہ سے فرار، چھپو کر کھلیا اور پہلی ہی تاریخ اسے شائع کر دیا۔ مسلمانو! ایسی ہٹ دھرمی بے ایمانی بھی کبھی دیکھی ہوگی کہ فریقین کی رضامندی سے مناظرہ کی تاریخیں مقرر ہوں خصم تاریخ پر پہنچ جائے اپنے مقابل کو چلچیل دے مقابل وقت سے پہلے ہی بھاگ جائے اور اپنے خصم کا فرار شائع کر دے۔ مگر ہے یہ کہ جس قوم نے خدا کو جھوٹا سمجھا ہو وہ خود کیونکر پیٹ بھر جھوٹ نہ بولے۔

بریلی شریف کے علمائے کرام حضرت مولینا مولوی محمد رحم اللہ صاحب دام مجدد ہم و حضرت مولینا مولوی محمد عبدالعزیز خاں صاحب دام فضالہم و جناب مولینا مولوی محمد احسان علی صاحب روز پختہ نہ ۲۷ ارجمندی الاولی کو سنن جمل تشریف لے آئے اور اسی وقت میدان مناظرہ میں پہنچے۔ حضرت مولینا رحم اللہ صاحب قبلہ مذہب اسلام العالی نے فرمایا کہ چونکہ کرایہ دیر میں پہنچا اس لئے آنے میں تاخیر ہوئی اب میں اپنی طرف سے اپنے تلمذ سعید مولوی حشمت علی خال صاحب کو مناظر مقرر کرتا ہوں۔ مولینا صاحب سلمہ، اسی مسئلہ اور انہیں شرائط پر جو مجھ سے طے ہوئے ہیں آپ سے مناظرہ کریں گے۔ دیوبندی مولویوں میں سے مولوی کریم بخش و مولوی عبدالجید و مولوی سعید احمد اسرائیلی و مولوی اسٹیلی مولوی خزر الدین مدرس اول مدرسہ شاہی مراد آباد و مولوی قدرت اللہ اور وہہ و سنن جمل کے تمام دیوبندی مولوی میدان مناظرہ میں مولوی منظور حسین کو مشورے دینے اور انہیں مدد پہنچانے کے لئے جمع تھے۔

اہل سنت کی طرف سے حضرت مولینا مولوی محمد عمر صاحب نعیی مدیر اسواadal عظم مراد آباد و حضرت مولینا مولوی محمد جمال شاہ صاحب سنن جمل و جناب مولینا مظہر حسین صاحب جناب مولوی محمد اشرف شاذلی مراد آبادی و جناب مولینا مولوی ولایت حسین

شیعی سنت: میں نے جو عویٰ کیا ہے اس کا مطلب بالکل صاف اور سیدھا ہے لیکن افسوس آپ کی سمجھ میں نہیں اُترتا پھر سُنْتَ ہمارا دعویٰ ہے کہ ابتدائے آفرینش عالم سے روز قیامت تک ہر چیز، ہربات کا تفصیلی علم تمام اللہ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو عطا فرمایا مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا علم اسی میں مختصر نہیں بلکہ حضور کے علم کے ذخار سمندرِ موجیں مار رہے ہیں کہ تمام ما کان و ما یکون کا علم بھی ان کا ایک قطرہ ہے مگر قیامت کے بعد کے معلومات ہمارے دعوے سے خارج ہیں ہم جس دعوے کے اثبات کے درپے ہیں وہ علم تمام ما کان و ما یکون ہے۔

دیوبندی: مولینا اپنا یہ دعویٰ تحریر کر دیجئے۔
دعویٰ: جو تحریر کر کے دیوبندی مناظر کو دیا گیا۔

”اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ابتدائے آفرینش عالم سے قیامت تک جو کچھ ہو چکا، جو ہو گا، سب کا تفصیلی علم محیط عطا فرمایا اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا علم اقدس اس سے بھی بدر جہاز ائمہ ہے“ فقط فقیر عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی غفرلہ۔“

دیوبندی: اتنا اور بڑھائیے کہ قیامت کے بعد کے معلومات آپ حضور کے لئے مانتے ہیں یا نہیں؟

شیعی سنت: ان کی خواہش پر حضرت شیعیہ اہل سُنّت نے اتنا اور بڑھادیا کہ:
”مکریہ کے معلومات بعد القیامہ ہمارے دعوے میں مسکوت عنہا ہیں۔“

دیوبندی: صاف بیان فرمائیے کہ یہ معلومات آپ کے دعوے میں داخل ہیں یا خارج پھر درخواست کرتا ہوں کہ قیامت کے بعد معلومات کو داخل کیجئے یا خارج کیجئے۔ سکوت کا کوئی حق آپ کو نہیں۔

شیعی سنت: اچھا جناب میں آپ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اتنا اور زائد کئے دیتا ہوں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں اب عبارت یوں ہو گئی معلومات با بعد القیامہ ہمارے دعوے میں مسکوت عنہا ہیں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں۔

دیوبندی: مولینا تو قیامت تک کا علم حضور کے لئے مانتے ہیں اور مولینا کے کا برکیا فرماتے ہیں۔ دیکھئے مولینا کے استاذ مولینا نعیم الدین صاحب الکلمۃ العلیا ص ۳۰۰ پر فرماتے ہیں۔

”حضرت حق سجدۃ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم نورِ حسم سیدنا و مولینا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو جمیع اشیاء جملہ کائنات لیعنی تمام ممکنات حاضرہ و غائبہ کا علم عطا فرمایا بدرا الخلق یعنی ابتدائے آفرینش سے دخل جنت و دوزخ تک سب مثل کف دست ظاہر کر دکھایا۔“

مولینا تو قیامت تک کا علم مانتے ہیں اور مولینا کے استاذ دخول جنت و نارتک کا علم مانتے ہیں تو مولینا کے دعوے کو مولینا کے استاذ کے دعوے سے اتفاق نہیں ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قیامت اور دخول جنت و نار میں پچاس ہزار برس کا فاصلہ ہو گا۔ یہ بھی فرمائیے کہ حضور کو یہ علم کب اور کس وقت اللہ نے عطا فرمایا۔

شیئر سنت: جناب میں تو سمجھا تھا کہ آپ دیوبند کے تازہ فاضل ہیں جو کچھ آپ نے پڑھا لکھا ہے یاد ہو گا لیکن افسوس میرے حسنطن میں کمی ہو گئی آپ نے خود ہی شرائط میں ایک شرط لکھی ہے کہ **نصول قطعیہ** کے سوا کوئی دلیل پیش نہ کی جائے مگر آپ خود ہی شاہ صاحب کا قول پیش فرماتے ہیں کیا شاہ صاحب کا قول کوئی **نص قطعی** یا آیت یا حدیث ہے۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ قیامت کب سے شروع ہو گی اور کب ختم ہو گی۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ قیامت کی ابتداء نفحہ اولیٰ سے ہو گی اور **ذخول جنت و نار پر ختم ہو گی** تو جب تک جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے اس وقت تک کے تمام علوم میرے دعوے میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے حبیب **صلی اللہ علیہ وسلم** کو علم عطا فرمایا جتنا قرآن پاک نازل ہوتا رہا حضور **صلی اللہ علیہ وسلم** کو یہ علم حاصل ہوتے رہے یہاں تک کہ جب سارا قرآن پاک مکمل نازل ہو چکا تو علم ما کان و ما یکون بھی کامل طور پر حاصل ہو گیا۔

دیوبندی: افسوس مجھے مولینا کے حافظ کی شکایت پیدا ہو گئی شرائط میں یہ ہے کہ نفس مسئلہ پر استدلال **نصول قطعیہ** سے ہو گا۔ میں نے نفس مسئلہ پر کوئی استدلال نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نفس مسئلہ پر استدلال کی نوبت نہیں آئے گی۔ معی تو مولینا ہیں اپنے دعوے پر دلیل لانا تو آپ کا کام ہے میں اس وقت دعوے کی تنتیخ کراہ ہوں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول بے دردی سے ٹھکرایا گیا قیامت کا مطلب نفحہ اولیٰ سے ذخول جنت و نارتک سمجھ لیا گیا۔ خیراب یہ فرمائیے کہ قرآن کریم حضور کی وفات سے کس قدر قبل مکمل ہوا؟۔

شیئر سنت: جناب میرے حافظ کی شکایت غلط ہے نفس مسئلہ میں اس کے جمیع الہا و ماعلیہا سب داخل ہیں آپ نے اسی مسئلہ کے متعلق شاہ صاحب کا قول پیش کیا ہم بے ادب نہیں ہم نے شاہ صاحب کے قول کو نہیں ٹھکرایا بلکہ آپ کی قرارداد سے آپ کے استدلال کو ٹھکرایا ہے آپ پوچھتے ہیں قرآن عظیم کا نزول کب مکمل ہوا میں کہتا ہوں اس پر بحث کچھ مفید نہیں اس مسئلہ میں ہمارا آپ کا اختلاف نہیں جو وقت آپ فرمادیں گے ہم اسی کو تسلیم کر لیں گے۔ مسئلہ علم غیر ملکی میں ہمارا آپ کا اختلاف ہے اس پر بحث فرمائیے بنے تیجہ بحث کا کیا حاصل ہو گا۔

دیوبندی: جب مسئلہ پر بحث ہو گی اس وقت نصول کے دریابین گے لیکن مولینا پہلے یہ بتا دیں کہ نزول قرآن کب مکمل ہوا۔ میں کہتا ہوں مولینا کو معلوم ہوتا تو ضرور بتا دیتے اگر معلوم ہے تو بتا دیجئے اور اگر نہیں معلوم تو فرمادیجئے میں نقل صحیح سے تمامی نزول قرآن کی صحیح تاریخ بتا دوں گا یہ خوب فرمایا کہ جو تاریخ آپ بتا دیں وہی ہم مان لیں گے دعویٰ تو آپ کریں اور تاریخ میں بتاؤں۔ **شیئر سنت:** میں نے فضول بحث کو ختم کرنے کے لئے کہہ دیا تھا کہ جو تاریخ آپ بتائیں ہم اسی کو تسلیم کر لیں گے مگر آپ کو اسی پر اصرار ہے میں عرض کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر ہماری آپ کی بحث نہیں اس مسئلہ پر **لکن تو کیجئے جس میں اختلاف ہے اتفاقی مسئلہ کو بحث میں لانے کا کیا موقع ہے اگر کچھ جرأت ہے تو اصل مسئلہ کے متعلق جلد بحث شروع فرمائیے۔**

دیوبندی: دو مرتبہ درخواست پیش کر چکا ہوں مگر اسے رد کر دیا گیا تیسری مرتبہ پھر پیش کرتا ہوں اس مرتبہ صاف بتائیے

فُتُوحُ حَرَاطِيْهِ

مِنْتَجْ مُوْلَیْنَا

کہ پورا قرآن شریف کب نازل ہو چکا اگر اب بھی آپ نے نہ بتایا تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ مولیانا کو معلوم نہیں لیکن یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ اگر آپ کو معلوم نہیں تو اپنے استاذ سے پوچھ لیجئے اپنی طرف کے علماء سے دریافت کیجئے پھر جواب دیجئے تعین کر کے فرمائیے کہ فلاں دن نزول قرآن ختم ہوا۔ نفس مسئلہ پر جب بحث کا وقت آئے گا اس وقت نصوص کے دریابہادوں گا۔

شیعیٰ سُنتُّ: مولوی صاحب کو میں نے اپنا دعویٰ منادیا آپ کی سمجھ کے اندر نہیں آیا میں نے بار بار سمجھادیا آپ مجھ سے میرے دعوے پر دلیل طلب فرمائی۔ پھر اس مرضع یا تقضیٰ یا معارضہ لایئے آپ ان باتوں سے فرار فرماتے ہیں۔ نزول قرآن کی تماں کی تاریخ پوچھتے ہیں میں کہہ چکا کہ اس میں ہمارا آپ کا کوئی اختلاف نہیں جو تاریخ آپ بتا دیں وہ ہمیں مسلم ہوگی۔

دیوبندیٰ: آپ کو تاریخ معلوم ہے یا نہیں؟

شیعیٰ سُنتُّ: خدا رسول جل جلالہ، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے فضل و کرم سے مجھے معلوم ہے۔ سننے میں بیان کئے دیتا ہوں۔ تاریخ تماں نزول قرآن میں بہت اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں آٹھ قوں ہیں۔ (۱) حضور کے وصال شریف سے اکیاسی روز پیشتر (۲) یا ستا سی روز (۳) یا کیانوے روز (۴) یا بانوے روز (۵) یا نو دن قبل (۶) یا کیس دن قبل (۷) یا سات دن پہلے (۸) یا تین ساعت پیشتر نزول قرآن عظیم ختم ہوا۔ اکیاسی روز والے قول پر حدیث پڑھتا ہوں۔ ابن حجرینے ابن جریح سے تخریج کی کہ۔ ”مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ما انزلت هذه الآية احدى وثمانين ليلة قوله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم“ یعنی آیت کریمہ الیوم اکملت لكم دینکم کے نزول کے بعد حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اکیاسی رات دنیا میں تشریف فرمائے ہے۔ کہہ آپ کی نہم نگ میں اب بھی داخل ہوایا نہیں، فرمائیے اس بحث سے آپ کو کیا فائدہ ہوا ب تو جو آپ کی ہٹ تھی اُسے میں نے پورا کر دیا۔ اب مسئلہ علم غیب پر گفتگو شروع فرمائیے۔

دیوبندیٰ: مولیانا نے اپنا فرض منصی ایک حد تک پورا کیا، خیراب میں اسے چھوڑتا ہوں اور اصل بحث پر گفتگو کرتا ہوں۔ فرمائیے نزول قرآن کے مکمل ہو جانے کے بعد پھر بھی کوئی شیٰ حضور پر پوشیدہ رہی یا نہیں؟

شیعیٰ سُنتُّ: میں نے مولوی صاحب کے سوال کا مفصل جواب دیا۔ اور جو کام مجھ سے کرنا چاہا میں نے اسے انتہائی حد تک پورا کر دیا۔ لیکن مولوی صاحب کو خبر ہی نہیں فرماتے ہیں ”ایک حد تک پورا کیا“، یعنی پوری حد تک نہیں کیا۔ سبحان اللہ! میں نے تمام اقوال تفصیل آبتداریے، مفصل جواب پورا کر دیا۔ لیکن مولوی صاحب کی سیری نہیں ہوتی۔ ہاں! سن لیجئے قرآن عظیم کے مکمل نازل ہو جانے کے بعد جمیع ما کان و ما یکون میں سے کسی ذرہ کا علم حضور پر مخفی نہ رہا۔ ہاں علم ذات و صفات کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اُن علوم و معارف میں الی ابد الآباد حضور اقدس علیہ السلام کو ہر ہر آن میں ترقی ہوتی رہے گی اور کہیں ان کا احاطہ نہ ہو گا۔

دیوبندیٰ: الحمد للہ میرا اور مولیانا کا ایک حد تک اتفاق ہو گیا۔ نزول قرآن کے مکمل ہونے سے قبل ہم بھی مانتے ہیں کہ حضور کو تمام کائنات کا علم نہ تھا اور مولیانا بھی مانتے ہیں کہ نزول قرآن کے مکمل ہونے سے قبل تمام ما کان و ما یکون کا علم نہ تھا۔ ہاں

لے اور ہم کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کے صفحہ ۲ پر اپنی جماعت کا عقیدہ لکھتے ہیں:

”ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انہیاں علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔“

بعد تمامی نزول قرآن ہمارا اور مولینا کا اختلاف ہو جاتا ہے۔ مولینا فرماتے ہیں کہ بعد تمامی نزول قرآن حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم ہو گیا ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم نہ تھا۔ ہاں یہ ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مغیبات کی اتنی باتیں سکھائیں کہ اتنی کسی نبی، ولی، فرشتے کو نہیں بتائیں۔ تمام انبیاء، تمام اولیاء، تمام ملائکہ کے علوم مل کر بھی حضور کے علم کے برابر نہیں ہو سکتے حضور تمام مخلوق سے اوسع العلم ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی ترازوں نہیں جس سے ہم قول کر بتا دیں کہ حضور کے علوم غیریہ اس قدر تھے۔ مولینا فرماتے ہیں بعد تمامی نزول قرآن حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم حاصل ہو گیا۔ مولینا اپنے دعوے پر دلیل پیش کریں۔

شیعی سنت: مولوی صاحب! اذ را پنی اس تقریر کو لکھ کر مجھے دیجئے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء، اولیاء، ملائکہ سے زیادہ علوم غیریہ بخشئے۔ اس پر مولوی منظور حسین صاحب نے یہ تحریر لکھ کر دی:

”بسم الله الرحمن الرحيم. نحمد الله و نصلى على رسوله الکريم. اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلم لے کو اس قدر علوم غیریہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملنے کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو حضور اعلم الْخَلْقِ ہیں۔ فقط محمد ممنظور نعمانی غفرلہ۔“

شیعی سنت: آپ نے اس تحریر میں اپنا عقیدہ تو یہ لکھ دیا اور آپ ایک اس مضمون کی تحریر بھی دے چکے ہیں جو بالفاظ نقل کی جاتی ہے:

”باسم سبحانہ میرے اور علمائے دیوبند کے اصول موافق ہیں۔ فقط محمد ممنظور نعمانی غفرلہ۔“

دوسری تحریر یہ ہے:

”بسم الله الرحمن الرحيم. نحمد الله و نصلى على رسوله الکريم. میر اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ فقط محمد ممنظور نعمانی غفرلہ۔“

اور آپ پہلے میرے دعوے پر صدر الافاضل حضرت مولینا مولوی نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کی ”الكلمة العليا“ سے معارضہ کر کچکے ہیں لہذا میں پھر اس طریقے سے آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جناب نے اپنا عقیدہ یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس قدر علوم غیریہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملنے کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور علمائے دیوبند کے پیشووا، جن کا عقیدہ اور اصول آپ کی تحریر کی بنائی آپ کے موافق اور بالکل ایک ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے رسائل مسئلہ علم غیب کے صفحہ ۲ پر اپنی جماعت کا عقیدہ لکھتے ہیں:

اب فرمائیے کہ دیوبندی دھرم کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یادہ جو آپ کے پیشوں گنگوہی صاحب نے اور نیز آپ علمائے دیوبند کے عقائد کو اپنا عقیدہ فرمائے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں اگر ہوئے تو ان میں کون سا عقیدہ صحیح ہے اور کون سا غلط ہے اور نہیں تو آپ اپنی تحریر کی بنا پر کیا ٹھہر تے ہیں۔ اور لیجئے آپ کے دوسرے پیشوامولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اپنے رسالے ”براہین قاطعہ“ ص ۵۰ میں دیوبندی دھرم کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ لکھتے ہیں۔

”شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل
محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت
نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک
شرک ثابت کرتا ہے۔“

مولوی صاحب دیکھئے اس میں تمام روئے زمین کا علم شیطان اور ملک الموت کو ثابت کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لئے جو اتنا علم مانے اس کو مشرک کہا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن دونوں کا علم زیادہ مانا۔ تواب بتائیے کہ آپ کا وہ
عقیدہ کہ حضور کا علم تمام مخلوقات سے زیادہ ہے (یعنی علم الخلق) صحیح ہے یا آپ کے پیشوامولوی انبیٹھی صاحب کا۔ اور چونکہ ان
کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے لہذا آپ کے نزدیک بھی شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے۔ لہذا
مولوی صاحب آپ کا اور آپ کے بڑوں کا تو یہ عقیدہ ہے اب آپ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ حضور کے
برابر کسی ولی کسی نبی کسی فرشتے کو بھی علم غیب نہیں تھا۔ مولوی صاحب یہ کیا بات ہے کہ آپ کچھ کہتے ہیں، آپ کے پیشووا
کچھ۔ اور پھر اصول و عقائد سب کے ایک۔ آپ نے تو آریوں اور عیسایوں کو بھی اُن کی مشہور حرکتوں میں شرما دیا کہ ایک
مسئلہ علم غیب ہے اور اس میں ہر ایک دوسرے کے خلاف کہتا ہے۔ بالجملہ آپ ان سوالوں کے ٹھیک جواب عنایت کریں اور
دیوبندی دھرم میں مسئلہ علم غیب کا جو متفقہ ایک عقیدہ ہو وہ بیان کریں تاکہ جلد ہم علم غیب پر دلائل قائم کریں اور مسئلہ آفتاب کی
طرح ہر خاص و عام پر وشن ہو جائے۔

دیوبندی: مہربانم خاص مسئلہ علم غیب پر مناظرہ ہونا شرائط میں طے ہو چکا تھا تین روز تک اسی ایک مسئلہ پر بحث ہو گی مناظرہ
کی شرائط سے باہر قدم نہ کالئے مجھ کے خلاف بحث مناسب نہیں آپ دلائل پیش کیجئے اپنے دعوے کو مستحکم فرمائیے۔

شیعی سنت: مولوی صاحب آپ نے صدر الافاضل حضرت استاذ العلماء مولینا مولوی حافظ نعیم الدین صاحب مظلہ العالی کا
قول میرے دعوے پر پیش کیا تھا تو میں نے اس کو خلاف مجھ کہ کرنیں تلا تھا اب اس کے کیامنے ہیں کہ میں آپ کے دعوے
پر آپ کے بڑوں کے وہ ہی قول پیش کروں جو خاص مسئلہ علم غیب سے تعلق رکھتے ہیں، تو وہ مجھ کے خلاف ہو جائیں تو مولوی
صاحب آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی آپ پر اعتراض نہ کروں کیوں کہ میں جو اعتراض کروں گا اگرچہ وہ مسئلہ علم غیب کی بھی
جان ہو لیکن چوں کہ جناب سے اُس کا جواب ممکن نہیں لہذا وقت پورا کرنے کے لئے آپ کہتے رہیں گے کہ یہ بات مجھ سے

خارج ہے مجھ پر اس کا جواب دینا ضروری نہیں مولوی صاحب مجھے یہ دکھانا منظور ہے کہ آپ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس قدر علوم غنیمہ کا اقرار کرتے ہیں کہ کسی نبی ولی فرشتے کو بھی اس قدر علم نہیں مگر آپ کے تیرے پیشوامولوی اشرفتی صاحب تھانوی آپ کی ساری جماعت کا مسئلہ علم غنیمہ میں یہ عقیدہ حفظ الایمان کے صفحہ ۶ میں تحریر کرتے ہیں۔

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غنیمہ کا حکم کیا جانا اگر بقول زید حجج ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غنیمہ سے مراد بعض غنیمہ ہے یا کل غنیمہ اگر بعض علوم غنیمہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غنیمہ تو زید عمر بلکہ ہر صی مجنون (یعنی ہر بچہ اور پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (یعنی تمام جانوروں چارپائیوں) کے لئے بھی حاصل ہے۔“

اب بتائیے کہ آپ کا عقیدہ آپ کی ساری جماعت کا عقیدہ ہے یا تھانوی صاحب کا اور پھر یہ تھانوی صاحب کا عقیدہ بنابر آپ کی تحریر کے آپ کا عقیدہ بھی ہے۔ لہذا معلوم یہ ہوا کہ آپ کا اصل عقیدہ توہی ہے، جو تھانوی صاحب نے لکھا (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر بچوں پاگلوں جانوروں چارپائیوں کو علم غنیمہ حاصل ہے) لیکن خلق خدا کو دھوکہ دینے کے لئے آپ نے کہہ دیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر کسی کو اس قدر علوم غنیمہ عطا نہیں ہوئے۔ مولوی صاحب اب پہلے اس کو طے کیجئے کہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غنیمہ میں کیا عقیدہ ہے۔ اور زیادہ حرمت کی بات یہ ہے کہ عقیدہ بقول آپ کے سب کا ایک لیکن اگر ان کو جمیع کیا جائے تو سب ایک دوسرے کے خلاف، یہ کیا معتمد ہے؟ پہلے آپ اس کا جواب دیجئے اور اس کے بعد تم سے دلیل لیجئے۔

دیوبندی: حاضرین ہمارے فضل مخاطب کی دلیری ملاحظہ ہو کہ سائل میں تھا۔ سوال کا حق مجھ کو حاصل اور یہ امر بھی طے ہو چکا تھا کہ گفتگو مغض مسئلہ علم غنیمہ پر ہوگی لیکن ہمارے مخاطب نے سارا وقت خارج از بحث باتوں میں صرف کرنا شروع کر دیا اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ علم غنیمہ پر ہم سے بحث کرنا لوئے کے پنے ہیں اگر آپ کی ساری جماعت مل کر قیامت تک زور لگائے تو کثری کے جالے بر ابر بھی کوئی دلیل اس پر پیش نہیں کر سکتی۔

شیعی سنت: سُنّی بھائیو! تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب کتنی حیاداری سے کام لے رہے ہیں۔ مولوی اشرف علی خاص اسی مسئلہ علم غنیمہ میں کہتے ہیں کہ ایسا علم غنیمہ (یعنی جیسا حضور علیہ السلام کو بعض ہے) تو زید عمر بلکہ ہر صی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اب ذرا سی دیر انصاف کو دل میں جگہ دیتے ہوئے کہنا کہ کیا یہ مسئلہ علم غنیمہ کی بحث... نہیں ہوا؟ کیا تھانوی صاحب حضور صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے علم غنیمہ کوئی کہہ رہے ہیں؟

اور اسی طرح مولوی رشید احمد اپنی عبارت:

”ہر بچہ امامہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ ان بیان علیہم السلام غنیمہ پر مطلع نہیں،“

میں کیا مسئلہ علم غنیمہ کو بیان نہیں کر رہے ہیں؟ اور اسی طرح مولوی خلیل احمد کی براہین قاطعہ والی عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَالسَّلَامُ كَعِلْمٍ كَيْ بَحْثٌ نَّهِيْسُ هُنَّ ؟ تُوْ مِيرِي انْ عَبَارَتُوْلُ کے پیش کرنے پر یہ کہہ دینا کہ یہ خارج از بحث باتیں ہیں کیا صرتھ دھاندلي نہیں ہے؟ ضرور ہے۔

معزز حاضرین میرے دعوے پر جب انہوں نے حضرت مولیٰ نعیم الدین صاحب دام ظہمہ عالیٰ کا قول پیش کیا تھا اور میں اُس وقت یہ کہتا کہ جناب صدر الافاضل کا قول پیش کرنا خارج از بحث بات ہے تو ہمارے یہ مولوی صاحب کیا میری اس بات کو سن لیتے؟ ہرگز نہیں سنتے۔ پھر اگر میں نے اُن کے پیشواؤں کے اقوال خاص مسئلہ علم غیب ہی کے پیش کردیئے تو میں کس طرح خارج از بحث باتیں کرنے لگا اور کس طرح علم غیب کی گفتگو سے نکل گیا۔ مگر حقیقت اس کی یہ ہے کہ ان اقوال میں کفری مضمون ہے اور مولوی صاحب خود کہہ چکے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ لہذا وہ جب کافر ہوئے تو چونکہ مولوی صاحب بھی اُن کے ہم عقیدہ ہیں یہ بھی کافر ٹھہر تے ہیں۔ اس لئے یہ اُن اقوال کو اگر خارج از بحث کہ کرنے والیں تو اور کیا کریں۔ کیونکہ کفر کا بوجھ ان کے سروں سے اٹھانے کے لئے یہ مولوی صاحب ہی کیا بلکہ علمائے دیوبند بلکہ مصنفین بھی عاجز ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ لہذا اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان اقوال میں حضور ﷺ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی توہین ہوئی یا نہیں اور وہ آپ کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں؟ تو مولوی صاحب پہلے آپ عقیدہ مسئلہ علم غیب کے کفری اتزامات ائے سروں سے اُتار س تک آ کا مسئلہ علم غیب کے متعلق اک عقیدہ قائم ہو جائے تو پھر شبوث علم غیب کے درماباؤں۔

دیوبندی: مہر یا نام مناظرہ محض علم غیب میں ہے (یعنی وہی مرغ کی ایک ناگ) مولوی اشفعی صاحب و مولوی خلیل احمد صاحب کے کفر و اسلام میں نہیں ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام پر ہے تو آپ مجھ کو یہ تحریر دیجئے کہ ہم مسئلہ علم غیب پر مناظرہ کرنے سے عاجز ہیں تو بندہ اس کے لئے بھی حاضر ہے۔ لیکن اگر آپ کے پاس علم غیب کی کوئی گری پڑی بھی دلیل ہو اس کو پیش کیجئے۔ اور اس کے بعد میں حاضرین کی طہانیت کے لئے یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی براہین قاطعہ میں ہرگز توہین نہیں ہے۔ مولوی حشمت علی صاحب میرے پاس براہین نہیں ہے اگر آپ عنایت کریں تو ابھی میں دکھادوں۔ (چنانچہ ان کو براہین دی گئی اور اس کو بڑھنا شروع کیا) و بکھرے مولیٰ خلیل احمد صاحب اس عمارت کے بعدہ لکھتے ہیں:

”اور یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا کہ جہلا کا عقیدہ ہے۔“
مولینا اس میں علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں جو آپ حضرات کے زدیک بھی شرک ہے۔ اور مولینا اشرف علی صاحب
آپ کی اس پیش کردہ عبارت کے بعد لکھتے ہیں کہ۔

”جس قدر علوم لازمہ نبوت تھے وہ بتا مہار رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھے۔“
اس میں مولینا علوم لازمہ نبوت کو حضور ﷺ کے لئے خود ثابت کر رہے ہیں لہذا ان کلاموں میں تو ہیں کس طرح بیدا ہو سکتی ہے لیکن ایک تھمتوں سے بالکل بری ہز۔

پیشین سُنّت: مولوی صاحب مسئلہ علم غیب کے دلائل توجیب پیش کروں کہ یہاں آپ کا عقیدہ علم غیب کا اپک متعین ہو چاۓ۔

اور مناظرہ کا مقصد یہ ہی ہے کہ ہر ایک، دوسرے کے مذہب کی کافی چھان بین کرتا ہوا چلا جائے تو کیا آپ مسئلہ علم غیب کے متعلق اپنے بڑوں کے عقائد پیش کرنے سے چڑیاتے ہیں، یہ کیا بحث کا طریقہ ہے؟ اور جب اس مسئلہ میں دو مذہبوں کا فیصلہ منظور ہے تو اس مسئلہ میں کسی مذہب کے پیشوں کے اقوال کیوں پیش نہ کئے جائیں کہ مذہب تو پیشوادوں کے کلاموں سے سمجھا جاتا ہے اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ میر اور ان کا عقیدہ ایک ہے تو ہمارا یہ سوال کہ آپ کا تو یہ عقیدہ ہے اور آپ کے پیشوں اس کے خلاف کہتے ہیں کس طرح بیجا سوال ہے اور کیوں خارج از بحث ہے؟

رہی یہ بات کہ مناظرہ مولوی اشفعیٰ و مولوی خلیل احمد صاحبان کے کفر و اسلام میں نہیں ہے، ہم کب کہتے ہیں کہ ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہوتا تو کیا ہم مولوی اشفعیٰ و مولوی خلیل احمد کے صرف یہ دو کفر ہی پیش کرتے کہ ان کے بیسوں کفریات فقط اسی بحث کے لحاظ سے پیش نہیں کئے گئے اور پھر ان کی بھی کیا خصوصیت تھی مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان مولوی قاسم نانو تو ی مصنف تحریر الناس و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی محمود حسن دیوبندی کے اقوال کفریہ پیش نہ ہوتے۔ مگر ہم کو علم غیب ہی میں مناظرہ کرنا مقصود تھا اسی لئے ان کو پیش نہیں کیا گیا بلکہ صرف وہ اقوال جو علم غیب سے خاص تعلق رکھتے تھے پیش کئے تا کہ علم غیب میں آپ کا ایک عقیدہ معین ہو جائے اور بحث تیجہ خیز ثابت ہوا اور چونکہ آپ نے ان عبارتوں کے سمجھانے میں نہایت بے انصافی سے کام لیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ نے براہین قاطعہ کی عبارت سے جو یہ تیجہ نکالا ہے کہ مولوی خلیل احمد حضور علیہ اصلوۃ والسلام کے لئے علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں اور یہ واقعی شرک ہے علم عطا کی نہیں حالانکہ وہ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

”اویار کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ ان کو حضور علم حاصل ہو گیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لا کھ گنا اس سے عطا فرمائے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔“

کیا اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مولوی خلیل احمد علم عطا کی میں کلام کر رہے ہیں شیطان کیلئے خدا کا دیا ہوا تمام روئے زمین کا علم مانتے ہیں اور حضور کیلئے خدا کا دیا ہو تمام روئے زمین کا علم ماننے کو شرک کہتے ہیں علاوہ بریں اس عبارت میں اویار کیلئے حضور علم کا اقرار کر لیا لیکن حضور علیہ اصلوۃ والسلام کیلئے اویار کے برابر بھی علم نہیں مانا کیا یہ کفر نہیں ہے؟ اور پھر آپ بھی ان کی ہم عقیدگی کی بنابر کافر ہوئے یا نہیں اور پھر آپ کا یہ مطلب کہ حضور علیہ اصلوۃ والسلام کے لئے تمام روئے زمین کا ذاتی علم ماننا شرک ہے تو یہ قیاس سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے شرک کے ثبوت کیلئے نص کی ضرورت ہے۔ تو کیا شرک نص سے ثابت ہو سکتا ہے؟ اور مولوی اشفعیٰ صاحب کی یہ عبارت کہ ”نبوت کے لئے جو علم لازم تھے وہ آپ کو بتا مہا حاصل ہو گئے تھے۔“ آپ نے بڑے زور سے پیش کی کہ مولوی صاحب جب حضور کے لئے وہ تمام علوم مانتے ہیں تو توہین ان کی مراد کیسے ہو سکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ تھانوی صاحب نے علم غیب کی دو تھیں کیس کیں کل علم غیب اور بعض علم غیب کل علم غیب کو تو حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے لئے عقلًا و نقلًا باطل مانا اور بعض علوم کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم کے مثل بتایا تو وہ علوم جو نبوت کے لئے لازم و ضروری ہیں اور آپ اور تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ان تمام علوم کے لازم ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ تھانوی صاحب کی دو شقون میں سے کوئی شق میں داخل ہیں تو معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب نے علوم لازمہ نبوت کو جانوروں چارپاؤں کے علم کے مثل کہا کیا یہ تو ہیں اور کفر نہیں اور جب تھانوی صاحب کا اور آپ کا عقیدہ بالکل ایک ہے اور تھانوی صاحب جانوروں کے لئے علم مانتے ہیں تو کوئی آیت کریمہ، کوئی حدیث شریف، کوئی نص قطعی ایسی پیش کیجئے جس سے ثابت ہو کہ بچھیا کو اتنا علم غیب ہے اور بچھڑے کو اس قدر علم غیب ہے اور کتنا علم غیب ہے کیونکہ تھانوی جی کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے لہذا جناب اس کا ثبوت پیش کریں۔ یہاں تک (۱۲) چودہ سوال ہوئے ان کے جواب عنایت ہوں۔

دیوبندی: بنہ نواز یہاں کی پیلک جاہل نہیں ہے کہ آپ کی ان چالوں کو نہ سمجھے حاضرین آپ کی ان کارروائیوں کو سمجھ رہے ہیں کہ آپ اشتعال پیدا کر کے دونوں جماعتوں میں تصادم چاہتے ہیں۔ اور اس سے آپ مناظرہ سے جان چھڑانا چاہتے ہیں اور یہ خیال غلط ہے اور سب جانتے ہیں کہ آپ مسئلہ علم غیب پر بحث کرنے سے عاجز ہیں اور یہ آپ کے چودہ سوال نہیں بلکہ مناظرہ سے بھاگنے کے راستے ہیں۔ میں ان کا جواب اپنی تقریر میں دے چکا ہوں۔ اب ان سوالات کو پیش کرنا آپ کی حیاداری ہے۔ آپ کا یہ مقصد ہے کہ میں بھی ان خرافات کی طرف متوجہ ہوں اور مسئلہ علم غیب پر روشنی نہ پڑے۔ (اور اسی طرح وقت پورا کر دیا کوئی جواب نہ دیا)

شیعی سنت: مولوی صاحب آپ نے اس لغو تقریر میں میرے کون سے سوال کا جواب دیا! کیا بس یہی جواب ہو گیا کہ میں اس کا جواب دے چکا ہوں ہاں! ان کو خرافات کہتے جانا اور بچھڑا کو پنا عقیدہ بھی بنائے رکھنا یہ آپ کی حیاداری کا واقعی زبردست نمونہ ہے اور یہ امر تو حاضرین خوب احساس کر رہے ہیں کہ مناظرہ میں جان چھڑانا کوں چاہتا ہے اور خوب سمجھ رہے ہیں کہ مسئلہ علم غیب کے متعلق آپ کے پیشواؤں کا عقیدہ اور اس کی خرابیاں بیان کر رہا ہوں تو میں علم غیب کو خوب صاف کرنا چاہتا ہوں اور کافی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ لیجئے آپ اپنے پیشواؤں کے عقیدہ علم غیب کے متعلق اور خرابیاں ملاحظہ کیجئے۔

(۱۵) آپ چونکہ مسئلہ علم غیب میں بھی ان کے ہم عقیدہ ہیں، لہذا تھانوی صاحب جانوروں چارپاؤں کو علم غیب مان رہے ہیں آپ صرف اس قدر بتا دیجئے کہ مکھی، مچھر، کھٹل، پُشُو، جوں، بچھڑ، مکڑی، گدھے، الٰو، کُتے، سُور، کوس قدر علم غیب ہے۔ کسی آیت کریمہ یا حدیث صحیح یا نص قطعی سے ثبوت ہونا چاہئے۔

(۱۶) حضور کے لئے جن علوم لازمہ نبوت کا آپ اور تھانوی جی اقرار کرتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ علوم کب حاصل ہوئے آیا وقت ولادت یا وقت بعثت یا بعد تما می نزول قرآن یا تدریج یا فرقاً فرقاً یا وقت وصال اقدس؟ (۱۷) جب حضور کے لئے تمام علوم لازمہ نبوت حاصل ہیں اور ایسا علم غیب جانوروں چارپاؤں کو بھی آپ مانتے ہیں تو کیا تمام جانوروں کو وہ تمام علوم حاصل ہیں جو نبوت کیلئے لازمی اور ضروری تھے؟

- (۱۸) اگر بقول تھانوی تمام جانوروں کیلئے آپ اور وہ تمام علوم مانتے ہیں جو نبوت کے لئے لازم و ضروری ہیں تو تمہارے قول سے تمام جانوروں کے لئے نبوت ثابت ہوتی یا نہیں؟
- (۱۹) جانوروں کے لئے علوم لازمہ نبوت ماننے والا کافر ہے یا نہیں؟
- (۲۰) آپ نے ہم عقیدہ ہونے کی بنیا پر اور تھانوی صاحب نے علوم لازمہ نبوت مان کر جانوروں کو نبی مان لیا یا نہیں؟ اور آپ اور وہ دونوں کافر ہوئے یا نہیں؟

چودہ سوال پہلے لا جواب رہے چھ سوال اور حاضر ہیں گل میں سوال ہوئے۔

دیوبندی: اس سخت کلامی سے جناب کا مقصد یہ ہے کہ میں بھی جواب ترکی بہتر کی دوں لیکن میں آپ کی اس سخت کلامی کو اپنے ایمان کی علامت سمجھتا ہوں اور اس پر فخر کرتا ہوں اپنے احباب سے بھی بھی کہتا ہوں کہ وہ بھی صبر سے کام لیں اور پوری طرح تیقین سنت ہونے کا ثبوت دیں لہذا میں بطور خیرخواہی عرض کرتا ہوں اگر ہا سہا و فارقاً مُرکھنا ہے تو علم غیب پر دلیل پیش کیجئے۔

(اسی طرح ادھر ادھر کی باتوں میں وقت پوکر دیا)

شیعی سنت: مولوی صاحب یا آپ کے پیشواؤں کے عقیدے ہیں ان کو سخت کلامی سمجھتے یا صبر کیجئے یا صبر کی تلقین فرمائے یا ان پر فخر کیجئے یا اپنے نام نہاد ایمان کی علامت کہہ کر اپنا دل شاد کیجئے آپ جانیں۔ لیکن جب آپ ان کے مسئلہ علم غیب میں ہم عقیدہ بنے تو یہ سارے سوالات آپ پر بھی وارد ہوئے لہذا آپ ان کا جواب دیکر اپنا عقیدہ علم غیب کے متعلق قائم کیجئے یا ان پیشواؤں کے عقیدے سے انکار فرمائے تاکہ میں علم غیب پر دلائل شروع کروں۔ اور اگر آپ نہ ان کا جواب دیں نہ ان عقائد سے انکار کریں تو میں آخر کس طرح دلائل پیش کروں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ قیامت تک مسئلہ علم غیب کے متعلق ان عقائد کو چھوڑنے والے نہیں۔ تو پہلے اپنے سُنّتی بھائیوں کو ان عقائد کی پوری خرابیاں ہی دکھادوں پھر انشاء اللہ دلائل کے انبار لگادے جائیں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں سوالات پہلے ابھی تک لا جواب ہیں اب پانچ اور حاضر ہیں۔

(۲۱) کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ تمام روئے زمین کا علم شیطان کیلئے ٹھنڈے دل سے مانے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم ماننے کو شرک کہے؟

(۲۲) جب تمام روئے زمین کا علم حضور کے لئے ماندا یوں بندی و ہضم میں شرک ہے تو معلوم ہوا کہ تمام روئے زمین کا علم خدا کی خاص صفت ہے اور مولوی خلیل احمد صاحب نے اسی کوششیطان کے لئے ثابت مانا تو شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں اور چونکہ آپ کا اور ان کا عقیدہ بالکل ایک ہے لہذا آپ دونوں کافر ہوئے یا نہیں؟

(۲۳) کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ جانوروں کے لئے ٹھنڈے دل سے علم غیب کا اقرار کرے۔ اور حضور علیہ السلام کے لئے انکار کرے؟

(۲۴) آپ نے فرمایا کہ جب مولوی اشرفتی صاحب حضور کے لئے جو علوم لازم نبوت تھے مان رہے ہیں تو ان کی عبارت سے تو ہین کے معنی مراد لینے سخت ناصلی ہے تو کیا تعریف سے تو ہین مست جایا کرتی ہے؟

(۲۵) اگر کوئی شخص مولوی اشرفتی صاحب کو لکھے کہ:

”تمہاری صورت گدھے کی سی ہے، تمہاری آنکھیں الٰوی کی سی ہیں، تمہاری ناک سور کی سی ہے، تمہارے دانت کتے کے سے بیس اور اس کے آخر میں یہ لکھ دے۔“ لیکن آدمی کھلانے کے لئے جو نقشہ لازم و ضروری ہے وہ تماہا آپ کو حاصل ہے۔ تو کیا اس پچھلی تعریف سے وہ اگلی توبینیں نہ رہیں گی؟

مولوی صاحب ان پانچ سوالات کو ملا کر کل سوالوں کا عدد پچھس ہو گیا۔ اب ذرا جواب دیجئے کہ اس طرح اڑے اڑے پھر نے سے کام نہیں چلتا۔ دیکھئے ان پیشواؤں کے اصول و عقائد ماننے سے ان کے سارے کفر آپ کے گلے میں آپڑے اور میں جب تک آپ کی جماعت کے مختلف عقائد (جو فقط مسئلہ علم غیب سے متعلق ہیں) میں ایک عقیدہ قائم نہ کرالوں گا یہ میرے سوالات جاری رہیں گے۔

اس وقت چونکہ چارنج چکے تھے اس دن تو مولوی منظور حسین کو اپنی گردان چھڑانے کا خوب موقع مل گیا۔

۲۵ رب جمادی الاولی ۱۳۷۲ھ یوم جمعہ کے مناظرے کی تفصیل

دیوبندی: ہمارے فاضل مخاطب نے کل سارا وقت بے کار باتوں میں ضائع کر دیا تھا اور حفظ الایمان اور برائیں قاطعہ کی ایک خارجی بحث شروع کر دی تھی جس کو مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق نہ تھا میں دلیل کا مطالبہ کرتا ہوں لیکن مولوی صاحب میں پچھس سوالات کی فہرست پڑھ کر منادیتے ہیں۔

شیر سنت: حضرات میں تو اس ٹمنٹ میں تھا کہ مولوی صاحب کو تقریباً ۲۰ رکھنے کی بھی مہلت مل گئی ہے۔ لہذا مسئلہ علم غیب میں اپنا اور اپنے پیشواؤں کا ایک عقیدہ متعین کر لیا ہوگا اور یہ فیصلہ کر لیا ہوگا کہ یا تو ان پیشواؤں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق یہ غلط عقیدہ چھوڑنا چاہئے ورنہ ان عقائد پر جو سوالات کفری وارد ہوتے ہیں ان کے کافی جواب دے کر مسئلہ علم غیب میں ایک عقیدہ متعین کر لینا چاہئے مگر اس وقت کھڑے ہو کر میری ساری آرزوں پر پانی پھر دیا اور وہی مرغ کی ایک ٹانگ کہ میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں یہ ایک خارجی بحث ہے۔ مولوی صاحب افسوس صد افسوس! کیا حفظ الایمان و برائیں میں حضور کے علم غیب کی بحث نہیں ہے اور کیا آپ کا عقیدہ اس کے موافق نہیں ہے؟ ضرور ہے۔ تو پھر یہ خارجی بحث کیسے ہوگی اور اس کو علم غیب سے ایسا تعلق ہے کہ آپ کے یہ پیشواؤں خود آپ اس عقیدے کی وجہ سے کافر ہوئے کیونکہ اس عقیدہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت تو ہین ہے اور حضور کی ادنیٰ تو ہین ہمارے ہی نزدیک کیا آپ کے نزدیک بھی کفر ہے۔ لہذا آپ یا تو اس عقیدہ سے تو ہین کا وحیبہ میٹ دیں یا آپ اس عقیدہ سے توبہ کریں یا اس عقیدے سے آپ انکار کریں۔ دیکھئے میرے پچھس سوالات کل کے آپ

آپ پرسوار ہیں اور اب یہ نے سوالات حاضر ہیں۔ مجھے سخت افسوس ہے آپ ابھی مسئلہ علم غیب کے متعلق کوئی عقیدہ ہی قائم نکر سکے اور میرا اور میرے پیشواؤں کا کتنی جلد متعین ہو گیا (آپ بھی اپنا ایک عقیدہ متعین کریں) تاکہ میں پھر علم غیب پر دلائل پیش کروں۔

دیوبندی: آپ کے سوالات کا وہی ایک جواب ہے کہ وہ خارج از بحث ہیں ان کا جواب دینا اصول مناظرہ کے اعتبار سے ضروری تو ضروری درست بھی نہیں۔

شیعیٰ سُنّۃ: مولوی صاحب آپ ہمارے سوالات کے جواب دیں گے یا نہیں! انہایت شرمناک بات ہے کہ نہ آپ اپنے اُن پیشواؤں کے عقیدہ سے مسئلہ علم غیب میں انکار کرتے ہیں، نہ ان سے توبہ کرتے ہیں تو پھر ان سے تو ہیں شانِ رسالت کا وہ پہنچ کیوں نہیں میٹتے اس سے کام نہیں چلتا کہ آپ خارج از بحث کہہ کر ٹال دیا کریں۔ کیا حاضرین نہیں سمجھتے ہیں کہ بحث کسی شخص سے جب ہی ہو سکتی ہے کہ پہلے اُس کا ایک عقیدہ تو متعین ہو جائے۔ اور جب اس کا عقیدہ ہی متعین نہیں ہوا تو آخر بحث کس بات میں ہو گی وہ جس بات میں گرفت کرے گا وہ فوراً کہہ دے گا کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ تو مولوی صاحب یوں اڑے اڑے پھر نے سے کام نہیں چلتا ہے۔ آپ نے جس طرح مسئلہ علم غیب کے متعلق ایک میرا عقیدہ متعین کرالیا تھا تو پھر اب آپ بھی اپنا عقیدہ کیوں متعین نہیں کرتے ہیں۔ اگر میں بھی اپنا عقیدہ متعین نہیں کرتا اور جواب میں آپ کی طرح یہی کہہ دیتا کہ آپ کا یہ سوال خارج از بحث ہے تو کیا آپ مجھ سے اس مسئلہ پر کوئی گفتگو کر سکتے تھے؟ اور اگر کرتے بھی تو کیا وہ کوئی تیجہ خیز بحث ثابت ہوتی۔

اور آپ کا یہ کہہ دینا کہ ”مجھے اس کا جواب دینا ضروری نہیں“ مولوی صاحب! ضروری تو یوں ہے کہ جب آپ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اتنے علوم غیریہ عطا فرمائے جونہ کسی نبی کو ملے نہ ولی وفرشته کو اور آپ کے سب سے بڑے پیشوامولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ نبی غیب پر مطلع ہی نہیں اور مولوی خلیل احمد کہتے ہیں کہ شیطان کو حضور سے زیادہ علم ہے اور اشرفعی تھانوی کہتے ہیں حضور کے برابر تمام جانوروں چار پاؤں کو بھی علم غیب ہے اور ادھر آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند کا عقیدہ میرا عقیدہ ہے تو اب فرمائیے اس میں آپ کا عقیدہ کون ساما ناجائے اور کس عقیدے کو مدد نظر کھٹے ہوئے بحث شروع کی جائے۔ تو مولوی صاحب یا تو آپ اپنے پیشواؤں کے عقیدہ سے توبہ کیجئے۔ اور چوں کہ انہوں نے اس عقیدہ میں سرکار رسالت کی شان میں گستاخی کی ہے لہذا ان کو کافر کہیے ورنہ ان عقائد کی تو ہیں ہونے کی وجہ سے میرے اُن چھپیں سوالوں کا جواب دیجئے۔ مولوی صاحب یہ تھانوی و گنگوہی و انیٹھوی کی محبت آپ کے دل میں جگہ کر گئی ہے۔ تو کیا ان کی محبت آپ کو حضور ﷺ سے زیادہ محبوب اور بہت پیاری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ان کی ایسی سخت گستاخیوں کے بھی ان کو مسلمان کہتے ہیں اور ان سے بیزاری ظاہر کر کے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے!

دیوبندی: بحمد اللہ کل اور آج کی بحث نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ دلیل پیش کرنے سے عاجز ہیں آپ کے پاس علم غیب کے بارے میں مکڑی کے جا لے برابر بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے اب مجھ سے سُننے کے آپ حضور کو علم ما کان و ما یکون ثابت

کرتے ہیں اگر یہ صحیح مان لیا جاوے تو ایک علم شعر حضور کے علم سے نکلا جا رہا ہے۔ اور باوجود یہ وہ ما کان و ما یکون میں داخل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و ما علمنہ الشعو و ما ینبغی لہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے علیہ السلام کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ان کی شان کے مناسب ہے۔ تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں الشعو ای قول الشعو اے یعنی شعرا کا قول اور و ما ینبغی لہ نے یہ بھی اٹھادیا کہ شاید اس آیت کے بعد علم شعر دے دیا گیا ہو۔ اس آیت نے علم غیب کا خاتمہ ہی کر دیا۔ ہم تو حضور کے لئے بکثرت علوم غیریہ مانتے ہیں جو نبوت کے لئے لازم و ضروری ہیں۔ لیکن ہمارے پاس کوئی ایسی ترازوں نہیں ہے جس سے قول کر ہم بتا دیں کہ اتنا تھا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کل مان کان و ما یکون کا نہ تھا۔ اب آپ علم غیب کی ترازو پیش کیجئے۔

شیعی سنت: مسلمانو! تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب نے علم غیب کے متعلق کوئی عقیدہ قائم کرتے ہیں اور نہ اپنے پیشواؤں پر مسئلہ علم غیب کے متعلق اور خود مولوی صاحب پر بھی کیوں کہ مولوی صاحب ان کے ہم عقیدہ ہیں جو سوالات وارد ہوتے ہیں اس کے جواب کا نام لینا بھی سخت سخت حرام جانتے ہیں۔ اور ان کی ہوا بھی لگنے نہیں دیتے اور پھر یہ ڈھٹائی ملاحظہ ہو کہ دلیل کا پیش کرنا میراث تھا۔ لیکن جب مولوی صاحب نے یہ دیکھا، اگر دلیل پیش کرنی حشمت علی کے ذمہ باقی رہی تو حشمت علی جب تک اپنے ایک ایک سوال کا جواب نہیں لے لے گا اس وقت تک کوئی دلیل پیش نہیں کرے گا۔ اور ان سوالات کے جوابات ممکن ہی نہیں ہیں۔ لہذا خود دلیل پیش کرنی شروع کر دی اور حضور شافع یوم الششور ﷺ کی شان گھٹانے کو و ما علمنہ الشعو و ما ینبغی لہ پیش کرتے ہیں۔

تو مولوی صاحب پہلے تو آپ اپنا اور اپنے بڑوں کا مسلمان ہونا ثابت کرتے پھر قرآن شریف کی کسی آیت کو پیش کرتے۔ کیوں کہ قرآن پاک کے سچھنے کے لئے تو ایمانی نظر درکار ہے۔ اور پھر اگر پیش بھی کر دی ہے تو ذرا اس کو سمجھ کر بھی دیکھائیے کہ قرآن شریف کا ترجمہ دیکھ کر تو اکا سیدھا غلط مطلب لوٹ دیاں بھی نکال لیتی ہیں۔ اب تسریست فقط اسی آیت کریمہ کے متعلق جناب سے نو ۹ سوال پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) و ما علمنہ میں جو علم ہے اس کے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے معنی آتے ہیں؟

(۲) اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیت کریمہ میں علم بمعنی دانستن (جاننا) کی نفی ہے؟

(۳) شعر کے کس قدر معنی ہیں؟

(۴) کفار جو حضور ﷺ کو شاعر اور قرآن کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی؟

(۵) کفار جن معنی سے حضور کو شاعر اور قرآن کو شعر کہہ کر جو معنی مراد لیتے تھے اس آیت میں اسی معنی کا رد ہے یا کسی دوسرے معنی کا۔ اگر دوسرے معنی کا رد ہے تو کفار کی بات کا جواب نہ ہوا اور جس معنی کا انکار ہوا وہ کفار ثابت نہیں کرتے تھے۔ تو معاذ اللہ یہ لازم آیا کہ سوال دیگر جواب دیگر؟

- (۶) اور اگر اس معنی کا انکار ہے جو کفار ثابت کرتے تھے تو وہ کیا معنی تھے۔ آیا کلام موزوں یا قضا یا مخلیہ؟
- (۷) اگر کہئے کہ کفار کلام موزوں مراد لیتے تھے تو کیا قرآن پاک کلام موزوں ہے اور کیا کفار عرب جن کے لئے فنِ شعر مایہ افخار تھا، انہیں اتنی تمیز بھی نہیں تھی کہ کلام موزوں وغیر موزوں میں امتیاز کر سکتے؟
- (۸) اور اگر کہئے کہ قضا یا مخلیہ کے اعتبار سے کفار کہتے تھے تو سوال یہ ہے ان قضا یا صادقہ مراد تھے یا کاذبہ اگر صادقہ تھے اور قرآن پاک نے اسی کی نفی فرمائی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا قرآن عظیم میں بکثرت ایسی آیات موجود نہیں ہیں و اذ لفت الجنة للمرتقین و بزرت الجحيم للغوغين وغيرهذا لک تو اگر شعر کے یہ معنی مراد ہوں اور اسی معنی کی نفی آیت کریمہ نے فرمائی ہو تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ اس قسم کی صدھا آیات کریمہ کلام الہی نہ رہیں؟
- (۹) اور اگر کہئے کہ کفار شعر سے قضا یا مخلیہ کا ذبہ مراد لیتے تھے اور بیشک یہی معنی ان کی مراد تھے تو معلوم ہوا کہ کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر معاذ اللہ قرآن پاک کو جھوٹا کہتے تھے تو آیت کریمہ نے ان کی اسی مراد کا رد کیا تو کیا آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت نہ ہو گیا کہ آیت وما علمته الشعرو ما ينبع لة کا یہ مطلب ہوا کہ ہم نے اپنے حسیب ﷺ کو جھوٹ بولنا شے سکھایا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں۔

مولوی صاحب! قرآن پاک کا ترجمہ تو آسان تھا اب ذرا اس کو سمجھا کر بھی دکھائیے اور مولوی صاحب! جب حضور ﷺ کے علم اقدس کو تو نے کے لئے کوئی ترازو نہیں تو پھر کوئی ترازو آپ کے پاس ہے جس کے ایک پلہ میں آپ نے جمیع مکان و ما یکون کا علم رکھا اور دوسرا پلہ میں حضور ﷺ کے علم اقدس کو رکھا اور توں کر معلوم کر لیا کہ حضور ﷺ کا علم کل مکان و ما یکون کے علم سے کم ہے؟ پچھس سوال پہلے تھا اور نو (۹) یہ ہوئے اور ایک تو گل پینتیس سوال ہوئے۔

دیوبندی: مہربان من! اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم یہی مطلب ہے کہ ہم نے حضور کو جھوٹ بولنا نہیں سکھایا تو جھوٹ بھی تو ماکان و ما یکون میں سے ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جھوٹ کا علم نہیں دیا تو ثابت ہو گیا کہ حضور کو تمام ماکان و ما یکون نہیں تھا۔ علم کے معنی صراح میں ”دانستن“ یعنی جاننا اور شعر کا علم چوں کہ شانِ نبوت کے منافی ہے۔ اس لئے حضور کو شعر کا علم نہیں دیا گیا اور شاعر اس کو کہتے ہیں جو شعر جانتا ہو جب آپ کے نزدیک حضور کو شعر کا علم تھا تو کیا کفار کی طرح تم بھی حضور کو شاعر کہنے کے لئے آمادہ ہو؟

شایرِ سُنّۃ: مولوی صاحب میرے پینتیس سوالات تھے جن میں ایک کا جواب نہیں۔ اب رہی آپ کی خرافات کو جھوٹ بھی ماکان و ما یکون میں داخل ہے تو اس کا جواب سنئے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے حضور ﷺ کو جھوٹ بولنے کی قدرت نہیں دی ہے جس طرح شاعر پر شعروں میں جھوٹی باتیں بولا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب! آپ کی اس سمجھ پر آفریں ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنے شاہزادے کے متعلق اپنے دربار میں اعلان کرے کہ میں نے اپنے بیٹے کو ظلم و ستم کی تعلیم نہیں

دی ہے تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ بادشاہ نے شاہزادے کو ظلم و ستم کی برائیوں اور اس کی حقیقت سے بھی آگاہ نہیں کیا ہے۔ بلکہ مراد بادشاہ کی یہ ہے کہ ظلم و ستم کا ملکہ و عادت تعلیم نہیں کی ہے۔ کیوں کہ جب تک کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ ظلم و ستم کس فعل کا نام ہے۔ اس کی یہ حقیقت ہے تو وہ ظلم و ستم سے کس طرح پر ہیز کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم نے شعر (جھوٹ) کی تعلیم نہیں دی تو مراد یہ ہے کہ حضور جھوٹ نہیں بول سکتے ہیں۔ نہ یہ کہ جھوٹ کا علم ہی نہیں دیا۔ اسی بحث شعر پر ۹ رسماں تو پہلے پیش کئے گئے اب ۹ اور یجھے۔

(۱۰) جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں؟

(۱۱) اگر آیت کریمہ میں علم کے معنی ”داشتَنَ“ لئے جائیں تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شعر کا مفہوم اور اس کے معنی اور نظم میں فرق بھی معاذ اللہ نہیں سمجھتے تھے اور اس کا ثبوت کیا ہے؟

(۱۲) کیا علم کے معنی فقط ”داشتَنَ“ کے ہی آتے ہیں؟

(۱۳) علم کے معنی ملکہ کے بھی آتے ہیں یا نہیں؟

(۱۴) اگر کہنے آتے ہیں تو علم بمعنی ”داشتَنَ“ اور علم بمعنی ملکہ میں کیا فرق ہے اور علم بمعنی ملکہ کی نفی سے کیا علم بمعنی داشتن کی نفی بھی لازم آجائی ہے۔ اگر ہاں تو اس کا ثبوت کیا ہے؟

(۱۵) اگر کہنے کہ علم بمعنی ملکہ کے نہیں آتا تو اس آیت کریمہ و علم نہ صنعتہ لبوس اور اس حدیث شریف علموا اولاد کم السباحة والرمایة میں علم بمعنی ملکہ کے نہیں ہے تو اور کس معنی میں ہے؟

(۱۶) اس آیت کریمہ میں علم شعر کی نفی کو کس مفسر نے کون سی تفسیر میں لکھا ہے؟

(۱۷) جب شعر شانِ نبوّث کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو گنائیے جو شان رسالت کے منافی ہیں؟

(۱۸) جب آپ کے نزدیک جن کو شعر کا علم ہو یعنی وہ شعر جانتا ہو اس کو شاعر کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو تو آپ کے نزدیک بھی شعر کا علم ہے اور جسے شعر کا علم ہے وہ شاعر ہے لہذا لفاظ مکہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ شاعر کہا تھا آپ ان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کو شاعر کہنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

مولوی صاحب نو (۹) سوال اسی بحث شعر پر پہلے تھا اور نو یہ ہوئے یعنی کل ۱۸ اڑاٹھارہ ہوئے اور اس سے پہلے لہذا کل سو لالات ۲۲۲ رہو گئے۔ ان کے جوابات جلد از جلد دیجھے۔

مسلمانوں اور بکھوانہوں نے فقط آیت کے ظاہری لفظ کا ترجمہ کر دیا ہے کوئی تفسیر پیش نہیں کی۔ بلکہ تفاسیر پیش بھی نہیں کر سکتے کہ سب ان کے خلاف ہیں۔ چنانچہ یہی تفسیر مدارک جس کو مولوی صاحب نے اس آیت میں پیش کیا تھا۔ اسی میں ہے ای جعلناہ بحیث لو اراد فرض الشعرا لم یات لہ یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اپنے عجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کیا ہے کہ اگر شعر بنانے کا ارادہ کرتے تو اس کو لانہ سکتے۔ مراد یہ ہے کہ حضور کو شعر کا علم تھا لیکن ملکہ نہیں تھا۔

تفسیر روح البیان نے اس کو بالکل ہی صاف کر دیا۔

”والظاهران المراد وما ينبغي له من حيث نبوته وصدق لهجته ان يقول الشعر لان المعلم من عند الله لا يقول الا حقاً وهذا لا ينافي كونه في نفسه قادر على النظم والنثر ويidel عليه تمييزه بين جيد الشعر وردئيه اي موزونه وغير موزونه على ماسبق ومن كان مميزاً كيف لا يكون قادر على النظم في الالهيات والحكم لكن القدرة لا تستلزم الفعل في هذا الباب صوناً عن اطلاق لفظ الشعر والشاعر الذي يوهم التخييل والكذب وقد كانت العرب يعرفون فصاحتها وبلا غتها وعذوبة لفظه وحلاؤه منطقه وحسن سروره والحاصل ان كل كمال انا ما هو ماخوذ منه“

یعنی یہ ظاہر ہے کہ معنی آیت کے یہیں کہ حضور کے لئے بحیثیت نبی اور صادق البیان ہونے کے شعر گوئی مناسب حال نہیں کیونکہ اللہ کا سکھایا ہوا جوابات کہتا ہے حق ہی کہتا ہے اور یہ آپ کے فی نفسہ نظم و منزہ پر قادر ہونے کے منافی نہیں۔ اور اس پر حضور کا شعر کے جید و ردی اور موزوں وغیرہ میں تمیز فرمانا دلالت کرتا ہے۔ اور جو تمیز ہو کیوں کرا لہیات و حکم میں نظم پر قادر نہ ہو گا۔ لیکن قادر ہونا فعل یعنی شعر گوئی کرنے کو مستلزم نہیں تاکہ لفظ شعر اور شاعر کے اطلاق سے امن ہو کیوں کہ یہ لفظ تخييل و کذب کا موہم ہے اور بیشک عرب آپ کی فصاحت و بلاغت اور پاکیزگی الفاظ اور شیرین گفتاری اور خوبی روشن کے عارف تھے اور حاصل یہ ہے کہ ہر کمال آپ سے ماخوذ ہے۔

فی الحال اسی پر اتفاق کیا گیا ہے کہ اسی میں نہ فقط شعر بلکہ کلام موزوں پر حضور کو کتنے صریح الفاظ میں قدرت ثابت کی ہے۔ اگر آپ اس آیت کی یہ تفاسیر دیکھ لیتے تو پھر آیت کے پیش کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

دیوبندی: ہمارے فاضل مخاطب ذرا پہلے اپنے ایمان کی خبر لیں کہ قرآن پاک سے معارضہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف تو صاف الفاظ میں کہتا ہے۔ وما علمته الشعرو ما ينبغي له جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ما کان و ما یکون میں سے شعر کا علم آنحضرت ﷺ کی شان کے مناسب نہیں اور آپ کہتا ہیں تمام ما کان و ما یکون کا علم جس میں شعر بھی داخل ہے، شانِ نبوی کے مناسب ہے۔ اور اگر آپ بہت کریں تو اور آئیں پیش کروں آپ جواب دینے کی بہت سمجھئے۔ جس میں سے ایک پیش کرچکا ہوں۔ دوسرا سُنْنَة۔ قال الله تعالى ان الساعۃ اتیۃ اکاد اخفيها۔ یہ تحقیق قیامت آنے والی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ قیامت کے چھپانے کا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت جبڑل عَلَیْهِ اَصْلُوٰۃُ وَالسَّلَامَ نے حضور سے چند سوال کئے مجملہ ان سوالوں کے ایک یہ سوال تھا ”متى الساعة“ قیامت کب آئے گی؟ حضور نے جواب میں فرمایا۔ ما المسئول عنہا باعلم من السائل یعنی قیامت کے بارے میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ اس کے بارے میں علم نہیں رکھتا یعنی اس کا علم نہ مجھ کو ہے اور نہ تم کو۔ کیا ان نصوص کے بعد بھی کسی کو یہ نجاش رہتی ہے وہ یہ کہے کہ تمام ما کان و ما یکون کا علم رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے؟

شیئر سنت: معزز حاضرین آپ نے دیکھا کہ مولوی صاحب نہ پہلے ۲۶ سوالوں کے متعلق اب کھول سکے، نہ علم شعر کے متعلق ۱۸ سوالوں کا کچھ جواب دیا۔ اور خاص کر مولوی صاحب کا مدعای جب ثابت ہو سکتا تھا کہ وہ پہلے یہ کھاتے کہ فلاں مفسر نے اس آیت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شعر کی نفی مرادی ہے اور جب یہ ثابت نہ کر سکے تو باقی تقریر سب بے کار ہے۔ اور چوں کہ میرے پاس کوئی تفسیر نہیں تھی اس آیت کی تفسیریں بھی مولوی صاحب سے لے کر پیش کیں جن میں انہوں نے آفتاب کی طرح ثابت کر دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم شعر تھا۔ ہاں ملکہ شعر گوئی کا نہیں تھا۔ اب مولوی صاحب سے (۲۵ واؤ) سوال کیا جاتا ہے کہ۔

یہ مفسرین کرام جو حضور کو علم شعر مانتے ہیں قرآن پاک کے صریح الفاظ سے معارضہ کرتے ہیں یا نہیں؟ اور انہوں نے جو اس آیت سے مطلب سمجھا ہے وہ صحیح ہے؟ یا جو آپ نے سمجھا ہے وہ؟ آپ پہلے ان کے ایمان کی خبر لیجئے۔ لہذا اس آیت سے تو آپ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا علم گھٹانہ سکا ب کی مرتبہ آپ نے علم مبارک میں کی ثابت کرنے کے لئے آیت کریمہ ان الساعۃ اتیۃ اکادا خفیہا پڑھی۔ اس کے متعلق میرے دو سوال ہیں:

(۱) اخفاکی حد کب تک اور کہاں تک ہے؟۔

(۲) تفسیر کیمیں علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حضور کو وقوع قیامت کے علم پر مطلع ہونا مانتے ہیں۔ وہ حکم کے مستحق ہیں؟ اور انہوں نے قیامت کا علم حضور کے لئے کس طرح مانا؟۔

اب رہی آپ کی وہ حدیث ”ما المسئول عن هابا علم من السائل“ تو اس کے متعلق یہ سوال نمبر ۳۰ ہے کہ کیا حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یوں نہ فرماسکتے تھے کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا۔ اور یہ کیوں فرمایا گیا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ جانے والا نہیں ہے کیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا ہے کہ اے جبریل تم جو جمع میں قیامت کا سوال کرتے ہو تو اس سے تھا ماقصود کیا ہے تم خود اس کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس مسئلہ میں تم سے زائد مجھے علم نہیں تم خود قیامت کے علم سے واقف ہو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت۔ اور اگر جمع کو قیامت کے علم سے واقف کرنا چاہتے ہو تو یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کے علم سے عام لوگوں کو واقف کرنا اللہ عزوجل کی مصلحتوں کے خلاف ہے۔ اگر یہ مطلب غلط ہے تو اس کے غلط ہونے پر کیا دلیل ہے؟ مولوی صاحب لیجئے ۲۵ سوالات پہلے تھے تین یہ حاضر ہیں کل ۲۸ سوالات ہوئے۔

دیوبندی: میں ان سوالات کا جواب دیتا ہوں۔ اکادا خفیہا میں کوئی قید نہ کوئی نہیں وہ مطلق ہے۔ مالمسئول عنہا با علم من السائل کا یہ مفہوم کہ قیامت کے علم سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھی مشکوٰۃ شریف دیکھنے کا بھی اتفاق نہیں ہوتا۔ اسی حدیث میں حضور کے الفاظ یہ بھی موجود ہیں۔ فی خمس لا يعلمھن الا الله ان الله عنده علم الساعۃ الایہ یعنی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریل کو یہ جواب دیا کہ قیامت کے بارے میں تم سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ یہ ان پانچوں میں داخل ہے جن کے لئے قرآن پاک نے بتا دیا ہے کہ ان کو سوا اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا اور حضور نے بطور

استشهاد کے سورہ قمان کی اس آیت کو پڑھا ان اللہ عنده علم الساعہ اخ - یہ تو تھا آپ کے سوالات کا مختصر جواب -
 اب تیسری آیت سنئے : قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عنده علم الساعۃ و ینزل لغیث و یعلم ما فی الارحام
 و ماتدری نفس ماذاتکسب غدا و ماتدری نفس بای ارض قمود ان اللہ علیم خبیر -
 ترجمہ : یہ تحقیق اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم ... اور ہی نازل کرتا ہے۔ بارش کو اروہی جانتا ہے جو کچھ عورتوں کے جم میں
 ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا۔ یہ تحقیق اللہ ہی جانے والا اور خبردار ہے۔ اس
 آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں یہ بھی ما کان و ما یکون میں داخل ہیں۔
شیعر سنت: سبحان اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ کے جوابات ہضم اور صرف دو کے جواب اور پھر جواب بھی کتنے زبردست، اب ان جوابات
 پر سوالات حاضر ہیں۔

(۴۹) آپ نے فرمایا کہ آیت میں مطلق اخفا فرمایا گیا ہے اس پر سوال ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے یا اخفا نے مطلق؟

(۵۰) مطلق اخفا اور اخفا نے مطلق میں کیا فرق ہے؟

(۵۱) اخفا و قمود کا مطلق اخفا اور اخفا نے مطلق ہے یا نہیں مطلق اخفا موجبہ جزئیہ کو اخفا نے مطلق موجبہ کلیہ کو چاہتا
 ہے یا نہیں مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کریمہ کا موجبہ جزئیہ اس طرح بنے گا یا نہیں کہ بعض الزمان اکادا خفی
 فیہ الساعۃ یعنی کچھ زمانہ تک میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔ اور اگر اخفا نے مطلق مراد ہو تو آیت کریمہ کا موجبہ کلیہ اس طرح
 بنے گا یا نہیں کل زمان اکادا خفی فیہ الساعۃ یعنی ہر زمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔ جب قیامت قائم ہوگی اس
 وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں۔ اگر آیت میں اخفا نے مطلق مراد لیا جائے تو یہ لازم آئے گا یا نہیں کہ کسی زمانہ کی
 وقت میں کسی پر قیامت ظاہر نہ ہوگی۔ یہ معنی غلط ہیں یا نہیں اگر یہ معنی غلط ہیں تو آیت میں اخفا نے مطلق مراد لینا غلط اور مطلق
 اخفا مراد لینا صحیح ہو یا نہیں؟ اگر آیت کریمہ میں مطلق اخفا مراد ہے تو آیت کریمہ کا یہ مطلب ہو یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمانہ
 تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہتا تمام مخلوق سے۔ اگر آیت کریمہ کا یہی مطلب ہے تو جس زمانہ میں یہ آیت نازل ہوئی اس
 وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں عطا فرمایا ایسا اعتقاد رکھنے میں اس آیت کریمہ کی کیا
 مخالفت ہو سکتی ہے۔ اور مولوی صاحب نہایت ہٹ دھرمی کی بات ہے کہ آپ نے فقط مشکوہ شریف ہی کو دیکھ کر اپنا غلط
 مطلب اس پر تھوپ دیا۔ مولوی صاحب! انصاف کی بات تو تھی کہ اس حدیث کی شروع بھی دیکھ لی ہوتیں۔ مگر چونکہ ان میں
 آپ کے مطلب کے خلاف ہے اس لئے آپ نے ان کا ذکر تک نہیں کیا۔ مجتنے اب مجھ سے سُننے کے شیخ محقق عبدالحق محدث
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشتعة المعمات میں انہیں پانچوں باتوں کے متعلق جو آیت میں مذکور ہیں اور جن میں سے قیامت بھی ہے
 تحریر فرماتے ہیں:

”مراد آنست کہ بے تعلیم الہی بحساب عقل ایں ہاراند انہا ازا مور غیب انکہ جز خدا کے آں راند انگر

ل آں کوے تعالیٰ از نہ خود کے را بوجی والہام بدانا ند۔“

دیکھئے اس میں حدیث کی مراد کتنے صاف طریقے سے ظاہر فرمادی کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے تعلیم الہی کوئی شخص ان امور کو انکل اور قیاس سے نہیں جانتا کہ یہ امور غیر ہیں سوائے خدا کے کوئی ان کا جانے والا نہیں مگر جس کو اللہ جل شانہ نے وحی والہام کے ذریعہ سے تعلیم فرمایا ہو۔

مولوی صاحب! وحی نبی کو اور الہام ولی کو ہوتا ہے تو سوال یہ ہے کہ:

(۵۳) کیا اشتعال المعمات کی اس عبارت کا یہ مطلب نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو وحی والہام سے ان پانچوں باتوں کا علم جن میں علم قیامت بھی ہے عطا فرماتا ہے۔ لہذا باوجود وہ اس کے آپ کا یہنا کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے سو اکسی کو حاصل نہیں کہاں تک صحیح ہے؟

(۵۴) حضرت شیخ انبیاء اور اولیاء کو ان پانچوں باتوں کا علم لکھتے ہیں اور آپ یہ کہتے ہیں کہ خدا کے سو اکسی کو علم حاصل نہیں۔ لہذا ان دونوں قولوں میں کس کا قول صحیح ہے اور کس کا غلط اور یہ شیخ کس حکم کے مستحق ہیں؟ اب رہی سورہ لقمان کی آیت اس پر ایک سوال ہی پیش کر دیا جاتا ہے۔

(۵۵) ان میں جن پانچ چیزوں کے علم کا ذکر ہے آیا اللہ تعالیٰ ان کا علم کسی دوسرے کو دے بھی سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس آیت کریمہ کا بھی یہی مطلب ہے یا نہیں ان پانچوں باتوں کا علم اپنی عقل سے بالذات بے واسطہ اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ جس کو واقف کرے وہ یقیناً ان کو جان سکتا ہے۔ مولوی صاحب میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ قرآن پاک سمجھنے کے لئے ایمانی نظر درکار ہے اور جب مسئلہ علم غیر میں اپنے پیشواؤں کے عقائد ماننے کی وجہ سے آپ پر اور ان پر ایک دو فرنہیں بلکہ بے شمار کفریات لازم آ رہے ہیں تو پھر آپ کی سمجھ اور قرآن پاک کے عالی نکات!۔ اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ آپ پہلے اپنے اور اپنے بڑوں کے سر سے کفری الزامات اٹھادیں پھر دلائل میں بحث کریں۔ لیکن آپ نے ان کا مطلق کوئی جواب نہیں دیا اور اپنی ناقص سمجھ پر اعتماد کر کے قرآن پاک کی آیات پیش کرنی شروع کر دیں پھر اگر آپ تفاسیر ہی دیکھ لیتے تو ایسے لغوسوالات کی توجہات نہ ہوتی۔

دیوبندی: افسوس کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کافروں کو مسلمان بنایا کرتے تھے نہ مسلمانوں کو کافر بنانا مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ہی شروع کیا ہے۔ کہ مولوی اسماعیل شہید کافر، علمائے دیوبند کافر اور ندوہ میں جو شریک ہوں وہ کافر اور آپ کے علیٰ حضرت نے خلافت کے شرکار کو بھی کافر کہا آپ نے تو ساری دنیا کو تی کافر بنادیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے سوالوں کا جواب دو میرے محترم دوست! یہاں کی پیلک اتنی ناصبحہ نہیں ہے اور آپ کی ان چالوں میں آنے والی نہیں ہے۔ حاضرین خوب سمجھتے ہیں کہ یہ سوالات نہیں بلکہ مناظرہ علم غیر سے بچئے کی چالیں ہیں اور جو سوال نے پیش ہوئے ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے زندگی ضرور اس پر قادر ہے۔ کہ ان چیزوں کا علم کسی کو دے دے۔ لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کسی

کو دیا نہیں اور نہ دے گا۔ ان علوم کو قرآن میں اس نے اپنے ہی ساتھ خاص بتایا ہے اور مشکلاۃ شریف والی حدیث کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ اس میں علم ذاتی کی نفی ہے اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ حدیث میں علم ذاتی کی نفی مقصود نہیں۔

شیعی سُنتُ: مولوی صاحب بے شک حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کافروں کو مسلمان بنایا کرتے تھے لیکن اس کفر سے توبہ کرنے کے بعد اور جب تک وہ اپنے کفر پر اڑ رہتے تو کیا ان کو اس حالت میں بھی حضور علیہ الرضا وَ السَّلَامُ مسلمان کہا کرتے تھے اور جو مسلمان ہو کر کفر کرتے تھے کیا ان کو بھی حضور مسلمان ہی فرمایا کرتے تھے؟ دیکھئے میں آپ کو اسی مسئلہ علم غیب کے انکار پر نہ صرف سر کار مدینہ کا حکم بلکہ ربُّ الْعَزَّةَ تبارک و تعالیٰ کا حکم سناؤ۔

تفسیر دُرِّ منثور میں ہے کہ ایک منافق نے جو ظاہرًا مسلمان تھا شان رسالت میں یہ کہہ دیا کہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی اونٹی فلاں جنگل میں ہے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) غیب کیا جائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوتی ہے۔ قل ابَا اللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كَنْتُمْ تَسْتَهْزُؤُنَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بِعِدَّ ايمانِكُمْ۔ کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

مولوی صاحب ملاحظہ کیجئے کہ اس نے فقط حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم غیب کا ہی تو انکار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان کو بیان کرتے ہوئے اس کے کافر ہونے کا حکم دیا۔ تو کیا آپ اس کلمہ گوئی کی بناء پر اس کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر نہیں سمجھتے تو کیا آپ ایک اس شخص کو جو مسلمان تھا کافر کہتے ہیں؟۔

اور اسماعیل دہلوی اور علمائے دیوبند کے اسلام کا، کیا آپ بلکہ آپ کی ساری جماعت اب یا مشورہ کر کے کوئی ثبوت پیش کر سکتی ہے؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کے مسلمان ہونے کی آپ کوئی وجہ پیش نہیں کر سکتے اور اللہ ہرگز پیش نہیں کر سکتے۔ تو ہمارے اعلیٰ حضرت نے اگر ان کے کلمات کفریات... پران کو کافر کہا تو کیا بیجا ہے؟ یہ آپ جب کہہ سکتے تھے کہ پہلے ان کا مسلمان ہونا ثابت کر دیتے۔

اسی طرح وہ خلافت کمیٹی والے جنہوں نے گاندھی کو بالقوہ نبی کہا، یا اپنی عمر جو آیت و حدیث میں گذری تھی اس کو ایک بت پرست پر شمار کر دیا، یا جنہوں نے قشے لگوائے یا اور ایسے ہی کفریات کئے تو ایسوں کو اگر کافر کہا تو کیا غصب ہے؟ یہ کیا آپ کے نزدیک باوجود ان افعال کے کافرنہیں؟ اور تمام علمائے ندوہ کو اعلیٰ حضرت نے کافر کہاں لکھا ہے ذرا ثبوت پیش کیجئے! مولوی صاحب ایسے اتهامات سے کام نہیں چلتا ہے۔

اب رہا ساری دنیا کو کافر کہہ دینا، تو یہ آپ ہی حضرات کا کام ہے۔ دیکھئے آپ اپنے مذہب کی مقدس کتاب ”تقویۃ الایمان“، جس میں انسان تو انسان بلکہ فرشتے بلکہ کسی نبی، رسول بلکہ خود اللہ تعالیٰ کو بھی حکم کفر و شرک سے نہیں چھوڑا ہے۔ لہذا فرمائیے کہ اب آپ حضرات ساری دنیا کو کافر و شرک کہنے والے ہیں یا ہم؟ ذرا اپنے گریبان میں منہڈاں کر دیکھئے! کیا مولوی صاحب آپ کے نزدیک کوئی مسلمان ہو کر اگر معاذ اللہ کفر کرے تو وہ

کافر ہی نہیں ہوگا۔ پھر آپ قادر یا نیوں کو کیوں کافر کہتے ہیں؟

مولوی صاحب واقعی حاضرین خوب سمجھ رہے ہیں کہ میرے سوالات میں سے ایک بھی خارج از بحث نہیں ہیں اور اٹھارہ تو خاص کر آپ ہی کے پیش کردہ علم شعر پر کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک کا جواب نہیں۔ لہذا مسئلہ علم غیب سے آپ کو سوں دور بھاگ رہے ہیں یا ہم؟

یہ تو تمام پلک خوب احساس کر رہی ہے کہ آپ ایک دلیل پیش کرتے ہیں اور جب اس پر سوالات کئے جاتے ہیں تو فوراً دوسرا پیش کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اس کی بھی خبر لی جاتی ہے تو تیسرا اور چوتھی کی کوشش کرنے لگ پڑتے ہیں۔ مولوی صاحب اپنے ۵۵ سوالات پہلے تھے آٹھ اس میں ہوئے اور پانچ سوال آپ کے ان جوابوں پر کئے جاتے ہیں۔

(۶۲) بخاری و مسلم میں ہے کہ ہر شخص کا مادہ پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر چالیس روز تک جما ہوا خون رہتا ہے پھر چالیس روز تک گوشت کا لوثک اپھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کے لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے۔ وہ فرشتہ اس کے تمام رزق کو جو ساری عمر میں کھائے گا لکھتا ہے اور وہ کب اور کہاں مرے گا یہ بھی لکھتا ہے اور جو کچھ اپنی عمر میں عمل کرے گا وہ بھی لکھتا ہے کہ سعید ہے یا شقی یعنی حنفی ہے یا دوزخی۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ یوم باریع کلمات یکتب رزقه واجله و عمله و سعید اوشقی۔ فرمائیے جب آپ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کا علم اللہ نے کسی کو دیا نہ دے گا۔ تو اس فرشتے کو ان چیزوں کا علم کیسے ہو گیا؟

(۶۳) مشکوٰۃ شریف میں دلائل النبوة سے منقول ہے کہ امام افضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ ارات کو میں نے براخواب دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں کیا دیکھا؟ عرض کرتی ہیں بخت خواب ہے۔ فرماتے ہیں بیان کرو۔ عرض کرتی ہیں، میں نے دیکھا گویا حضور کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں رأیت خیر اسلد فاطمۃ انشاء اللہ غلاماً یکون فی حجرک۔ یعنی تم نے اچھا خواب دیکھا، میری بیٹی فاطمہ کے ایک لڑکا ہوگا۔ جو تمہاری گود میں رہے گا۔ امّا افضل فرماتی ہیں پھر حضرت فاطمہ زہرا کے صاحبزادے پیدا ہوئے اور میری گود میں رہے جیسا حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ کیوں مولوی صاحب! آپ فرماتے ہیں کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے اس کا علم اللہ نے کسی کو نہیں دیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کیوں کرہو گیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لڑکا ہوگا؟

(۶۴) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روز خیر فرمایا: لا عطین هذہ الرایہ غدا رجلاً یفتح اللہ علیٰ یدیہ یحب اللہ و رسوله ویحبه اللہ و رسوله یعنی کل میں یہ جہنم ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا جو اللہ رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صحیح ہوئی تمام لوگ خدمت اقدس میں یہ تنالے کر حاضر ہوئے کہ کاش یہ جہنم دا ہم کو عطا فرمایا جائے۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی کئی کہانی کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا انہیں بلا و مولیٰ علیٰ حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

لعادب وہن اقدس.... لگا دیا فوراً آپ جھے ہوئے جیسے کبھی ان کی آنکھیں دُکھی ہی نہ تھیں۔ پھر انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ کیوں جناب! آپ تو فرماتے ہیں کہ اس بات کا علم کہ میں کل کیا کروں گا۔ اللہ نے نہ کسی کو دیانتہ کسی کو دے گا۔ پھر حضور اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کہ میں کل یہ کروں گا۔ اور مولیٰ علیؑ کے ہاتھ پر فتح ہوگی کیوں کر ہوگیا۔ چونکہ میرا وقت ختم ہو گیا۔ باقی ثبوت آئندہ نہ سر میں پیش کروں گا۔

نواب صاحب: (صدر جماعت دیوبندیہ) چونکہ ہمارے مناظر کے وقت کے بعد ۵ منٹ باقی رہتے ہیں اس لئے مولوی منظور حسین صاحب کو سب وقت دے دیا جائے۔

خان صاحب: (صدر اہل سنت و جماعت) انصاف تو یہ ہے کہ اس وقت کو بھی نصف نصف کر دیا جائے۔

نواب صاحب: بہت بہتر منظور ہے۔

دیوبندی: میں اس سے بہت خوش ہوں کہ آپ ہر مرتبہ اسی طرح نامنہاد سوالات سنادیا کریں اور میں قرآن و حدیث سے مسئلہ علم غیب پر روشنی ڈالا کروں۔ آپ کی دولت بس یہی سوالات ہیں جن پر پیلک ہنس رہی ہے اور میرے پاس محض قرآن و حدیث کی دولت ہے۔ کل حزب بما لدیہم فرحوں (اور اسی طرح اپنا وقت پورا کیا)

نواب صاحب: ڈھانی منٹ باقی ہیں اس میں مولوی حشمت علیؑ صاحب کیا کام کر سکیں گے۔

شیعیٰ سُنتُ: میں ڈھانی منٹ میں کروں گا اپنا پورا کام۔

نواب صاحب: بگڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا یہ کیا تو ہیں کے لفظ آپ بولتے ہیں کہ دوں گا ان لفظوں سے پڑھیز کیجئے۔

شیعیٰ سُنتُ: جناب ان لفظوں میں آپ جیسے مولویوں کی تو ہیں ہو جاتی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ جانوروں پا گلوں کی مثل ہے۔ اور ان کا علم معاذ اللہ شیطان کے علم سے کم ہے۔ ان ناپاک لفظوں میں حضور کی آپ کے نزدیک تو ہیں نہیں ہوتی کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ شرم شرم شرم۔ میں اپنا پہلا مضمون بھی پورا کئے دیتا ہوں۔

(۲۷) مسلم کی حدیث ہے۔ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوہ بدرا سے ایک روز پہلے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل بدرا کی قتل گاہیں دکھاتے تھے اور فرماتے تھے۔ هذا مصروع فلا ان شاء الله وهذا مصروع فلا ان شاء الله۔ یہ کل فلاں کی قتل گاہ ہو گی اور فلاں یہاں قتل ہو گا انشا اللہ۔ عمر فاروق فرماتے ہیں کہ اس خدا کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کفار کہ میں سے ہر ایک اسی جگہ مارا گیا۔ جو حضور نے اس کے لئے فرمائی تھی۔

کیوں مولوی صاحب! جب کسی کو اللہ نے نہیں بتایا کہ کوئی کہاں مرنے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عیم کس طرح ہو گیا؟

(۲۸) حدیث مشکوٰۃ میں میرے علم ذاتی کی لنگی کرنے کو آپ نے کہا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے تو مولوی صاحب میں نے یہ اکثر مفسرین و علماء کا قول پیش کیا تھا۔ جن میں سے ایک شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت پیش کی گئی تھی، الہذا مولوی صاحب! کیا ائمہ مفسرین و علماء کرام اور خاص کر حضرت شیخ تمام جاہل ہیں اور ان کا یہ لکھنا جہالت کا ثبوت ہے؟ ذرا ہوش

کی پی کر کہئے۔ مولوی صاحب اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ پانچ چیزیں جن کا ذکر سورہ لقمان کی آیت میں ہے (یعنی علم قیامت، مادہ کے پیٹ میں کیا ہے، مینھ کب بر سے گا، کون سی زمین میں مرے گا کل کیا کرے گا) شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کلام سے ظاہر ہو گئیں کہ انہیا اور اولیا کو بھی وحی والہام سے یہ علوم حاصل ہوتے ہیں اور ہر ایک کا بیان فرد افراداً... حدیثوں سے بھی ثابت کر دیا گیا۔ الہذا یہ علوم بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بعطا ہے خداوندی حاصل ہیں۔

اس وقت مناظرہ ختم ہو گیا۔ شام کو اس طرح شروع ہوا۔

دیوبندی: حضرات جس مسئلہ کی بحث کے لئے اس جلسہ کا انعقاد کیا تھا اس پر کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ میں تین آیتیں پیش کر چکا ہوں۔ جن کا جواب ہمارے فاضل مخاطب نے یہ دیا کہ تم ان آیات کا مطلب نہیں سمجھتے اور میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ مفسرین کے کلام سے بیان کیا ہے۔ میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بیان کرنا حرام سمجھتا ہوں تو میرے فاضل مخاطب میرے بیان کردہ مطلب کو غلط نہیں بتا رہے ہیں بلکہ مفسرین کے مطلب کو غلط بتا رہے ہیں۔ بلکہ سورہ لقمان کی آیت کا مطلب تو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف سے بیان کیا ہے۔ کیا معاذ اللہ آپ کے نزدیک حضور نے بھی قرآن کا مطلب نہیں سمجھا؟ اب چھوئی آیت سنئے۔ یسئلو نک عن الساعۃ ایا نمرسها قل اما علیہا عند ربی لا یجليھا لوقتها الا هو ثقلت فی السموات والارض لا تاتیکم الا بعنة یسئلو نک کانک حفی عنہا قل اما علیہا عند الله ولكن اکثر الناس لا یعلمون۔ (اعراف ۲۳۴) لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب آئے گی فرمادیجھے کہ بس اس کا علم میرے رب ہی کو ہے نہیں ظاہر کرے گا اس کو اس کے وقت مگر اللہ تعالیٰ بھاری ہے وہ آسمانوں اور زمینوں میں وہ اچانک بے خبری ہی میں آئے گی، وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ اس کو جانتے ہیں۔ کہہ دیجھے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس راز سے ناواقف ہیں۔ غور کیا جائے کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو یہ نجاش ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ علم قیامت حضور کو حاصل تھا۔

شیعی سنت: مولوی صاحب! واقعی اگر آپ ان آیتوں کا صحیح مطلب سمجھتے ہو تو توہرگزان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفع نہیں کرتے اور کم از کم ان کی تفاسیر ہی کو ملاحظہ کر لیتے تو اتنی شرمندگی اٹھانی نہ پڑتی اور پھر اس پر آپ کی یہ جرأت کہ میں جو کچھ بیان کیا ہے مفسرین کا کلام بیان کیا ہے لکھا جیتا جھوٹ ہے لیجھے پہلے میں حاضرین کو یہی دکھادوں کہ مولوی صاحب نے تفسیروں کا کلام بیان کیا ہے یا ان کے بالکل خلاف کہا ہے۔

پہلی آیت علم شعر کی و ماعلمنہ الشعرا الیہ آپ نے پیش کی الہذا فرمائیے کہ اس کے متعلق کس مفسر نے یہ لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شعر کا علم نہیں دیا گیا۔ جیسا آپ کہتے ہیں اور مجھ سے سُننے تفسیر مدارک میں بحث شعر میں پیش کر چکا ہوں کہ انہوں نے علم شعر کی حضور سے نفع نہیں کی ہے۔ تفسیر خازن و تفسیر علامہ ابو سعود و تفسیر بکری میں بھی یہی مضمون ہے کہ حضور پر شعر کی نظم و اداث و شوارق تھی یعنی ملکہ نہ تھا۔ اور تفسیر روح البیان میں تو خاص اس امر کی تصریح کر دی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَمٌ شِعْرٌ كُوْجَانِتے تھے حضور کو شعر کا علم تھا ہاں شعر کہتے نہیں تھے۔ اس لئے کہ شعرگوئی سے لفظاً شاعر کے اطلاق سے امن ہو۔ اس کی پوری عبارت کو مسئلہ شعر کی بحث میں پیش کیا۔

اب رہی آیت سورہ لقمان جس میں علم خمس کا بیان ہے۔ اس کی تفسیر سے آپ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ یہ پانچوں علم حضور کو اللہ عزوجل نے عنایت ہی نہیں فرمائے اور مجھ سے سننے کے تفسیر احمدی میں ہے۔ ولک ان تقول ان علم هذه الخمسة وان كان لا يعلمها احد الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبيه واوليائه بقدر نه قوله تعالى ان الله علیم خبیر بمعنى المخبر يعني تو یہ کہ سلتا ہے کہ ان پانچوں چیزوں کا علم اگرچہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن وہ جس کو چاہے اپنے مجھیں اور اولیاء کو تعلیم فرمادے۔ بقرینہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے یعنی مخبر یعنی خبر دینے والا ہے۔ نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام آپ نہیں علم خمسے کے متعلق سن چکے۔

اب رہی تیسری آیت فقط علم قیامت کی اس کا بیان بھی اسی تفسیر احمدی اور شخ کے کلام سے ظاہر ہو گیا کیونکہ ان پانچوں میں علم قیامت بھی ہے اور اگر خاص نظر تھے پھر ہوتے تفسیر بکر میں سورہ جن کو ملاحظہ کیجئے کہ وہ خاص کر علم قیامت کو ہی ثابت فرمائے ہیں۔ مولوی صاحب! اب فرمائیے کہ تفسیروں کے کلام یہ ہیں جو میں نے بیان کئے یا وہ جو آپ نے بیان کئے؟ اب آپ اپنے اس جملہ کو یاد کریں "میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بیان کرنا حرام سمجھتا ہوں" اور یہ بھی ساتھ کہئے کہ حشمت علی کے مطلب کو جو میں نے غلط کہا تھا وہ حقیقتہ مفسرین کے بیان کردہ مطلب کو غلط کہا۔ پھر مولوی صاحب آپ کا یہ کہنا کہ سورہ لقمان کی آیت کا مطلب حضور کی حدیث سے بیان کیا ہے۔ میں بھی یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے صحیح کے آخری بیانوں میں حدیث شریف ہی سے سوال نمبر ۲۷ میں ایک فرشتہ کو موت کا اور عمل کا علم اور سوال نمبر ۲۵ میں مادہ کے پیٹ کا علم اور سوال نمبر ۲۶ میں اس کا علم کہ کل میں کیا کروں گا اور سوال نمبر ۷ میں اس کا علم کہ فلاں وہاں مرے گا خود حضور ﷺ و سلم نے اپنے لئے بیان کئے جو اسی سورہ لقمان والی آیت کے پانچوں علموں میں ہے۔ تو مولوی صاحب! ذرا اب سوچ کر بتائیے کہ حضور نے اس سورہ لقمان کی آیت کا کیا مطلب سمجھا اور حضور نے جو علوم کہ اللہ عنده و جل جل کے ساتھ مخصوص تھے اپنے لئے ہی نہیں بلکہ ایک فرشتہ کے لئے بھی کیوں ثابت کئے؟

اڑسٹھ سوال پہلے تھا اور چار یہ نئے ہوئے۔ مولوی صاحب! اللہ اکبر! حضور علیہ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کا علم گھٹانے کے لئے آپ نے اتنی محنت کی ہے کہ آپ جوچھی آیت بیش کرتے ہیں یسئلو نک عن الساعة، الایہ اُس کو ذرا تفسیر روح البیان میں ہی دیکھ لیا ہوتا کہ تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے بعد لکھتے ہیں۔ قد ذہب بعض المشايخ الی ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعة باعلام الله تعالیٰ یعنی بعض مشايخ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وقت قیامت کو جانتے تھے، اللہ عزوجل کے واقف کرنے سے۔ مولوی صاحب آپ اب تو اس توہین رسول کی آفت سے بچے! دیوبندی: محترم بزرگو! تم سوالات توگلی ہی سُن رہے ہو میں بقدر ضرورت ان کے جوابات بھی دے چکا ہوں۔ ہمارے

مخاطب جن عقائد کو میرے اکابر کی طرف منسوب کرتے ہیں بحمد اللہ ان کا دامنِ قدس ایسی خرافات سے بالکل پاک ہے۔ لیکن زبانِ درازی کا اعلانِ حکم کے پاس ہے۔ میں مولوی صاحب کے اُن لغویات سے اعراض کرتے ہوئے اصل مبحث کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

پانچویں آیت سنئے : يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا جبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب اس دن کے جمع کرے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پس فرمائے گا ان سے تم کو کیا جواب دیا گیا۔ عرض کریں گے وہ کہ ہمیں علم نہیں آپ ہی غیب کی باتوں کے جانے والے ہیں۔ اس میں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ فرماتے۔

شیعیٰ سُنّۃ : حضرات میرے سوالات تو واقعی آپ سنتے ہی رہیں گے۔ اور آپ جواب جب سن سکتے ہیں کہ مولوی صاحب جواب دیں اور آپ یہ بھی اپنے دلوں میں سوچیں کہ میرے ۲۷ رسولوں میں سے مولوی صاحب نے جواب دینا تو درکنار کسی سوال کو چھوٹا بھی نہیں ہے۔ لہذا اُس پر مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ ”میں بلقدر ضرورت ان کے جوابات دے چکا ہوں“ کیا صریح جھوٹ نہیں ہے۔ اور پھر یہ کہہ دینا کہ ”ہمارے اکابر کی طرف جو عقائد منسوب ہیں ان سے ان کا دامن بالکل پاک ہے“، کتنی کھلی بے ایمانی ہے۔ مولوی صاحب میں کل سے یہی تو عرض کر رہا ہوں کہ اپنے اکابر کا دامن ذرا یہ عقائد کفریہ سے پاک کر کے دکھائیے اور ان کے سروں سے الزامات کفریہ کو اٹھائیے۔ میرے پہلے سوالات کے ذرا جوابات دینے کا ارادہ تو کچھ پھر آپ کو ہی کیا بلکہ سارے حاضرین کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا دامن ان خبیث عقائد سے پاک ہے یا سر اسلام ملوث ہے۔

آپ کی اس بے سود رُن سے کام نہیں چلتا کہ میرے اکابر کا دامن پاک ہے۔ مولوی صاحب! آپ پہاں تک تو دشمنی مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اندھے ہو گئے ہیں کہ یہی آیت کریمہ یوم یجمع اللہ الرسل الایہ انبیاء کے عدم علم کی دلیل ہے ہر ادی حالاں کہ یہ ان مقدس گروہ کا کمال ادب ہے کہ اللہ عز و جل کے رو برو وہ اپنے علم کو شماری نہیں کرتے جیسے کوئی لائق شاگرد اپنے جلیل القدر استاذوں کے سامنے اپنے علم کا اٹھا رہا اور دبی سمجھتا ہے اور حقیقتہ تمام مخلوقات کا علم خالق جل جلالہ کے علم کے موازنہ میں مثل لاشتے کی ہے۔ تفسیر خازن میں تفسیر کبیر سے نقل کرتے ہیں :

<p>یعنی جب انبیاء کرام علیہم السلام نے یہ ملاحظہ کیا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے جاہل نہیں ہے اور حليم ہے سفیہ نہیں ہے عادل ہے ظالم نہیں تو پھر ہمارا کہنا کسی خیر کا افادہ اور شر کو دفع نہیں کرے گا تو انہوں نے سکوت میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرنے میں ادب مذنون رکھ کر کہا کہ ہم کو علم نہیں۔</p>	<p>ان الرسل عليهم السلام لما علموا ان الله تعالى عالم لا يجهل و حليم لا يسفه و عادل لا يظلم علموا ان قولهم لا يفيد خيرا ولا يدفع شررا فهو الادب في السكوت و التفويف الامر الى الله تعالى عده فقا لهم السلام لنا</p>
---	---

لیکن مولوی صاحب! آپ نے یہ تجھے کالا کہ ان کو علم ہی نہیں کتنا خود مطلبی ہے۔ شرم! شرم!! شرم!!!
دیوبندی: ہمارے فاضل مخاطب کے پاس کوئی دلیل تو مسئلہ علم غیب میں نہیں ہے۔ لہذا وہ مجبور ہیں کہ اسی طرح ادھر ادھر کی

باتوں میں اپنا وقت پورا کر دیا کریں۔ کبھی کسی پر کوئی افتر اکر دیا۔ کبھی کسی کو گالیاں دے دیں۔ بس ان کا یہی سر ما یہ ہے۔

شیعیٰ سنت: بزرگو! یہ آپ نے خوب اندازہ کر لیا ہے کہ مولوی صاحب میرے سوالات کے جوابات دینے سے بالکل عاجز ہیں اور دفع الوقت کر رہے ہیں مناظرہ کے تین دن کسی صورت سے پورے کرنے چاہتے ہیں اور جہاں بے گھاٹ پھنس جاتے ہیں فوراً اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے دلیل کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔ لیکن مجھے دلائل پیش کرنے کی تو ضرورت نہیں تھی کہ مولوی صاحب جب اپنے دلائل سے اپنا معنی ثابت نہ کر سکے تو میرا معنی نہایت زبردست طریقہ سے ثابت ہو گیا۔ مگر چونکہ یہ بھائیوں کے ایمان کی اور تازگی ہو گی اس لئے میں بھی بطور نمونہ کے چند آیات و احادیث پیش کرتا ہوں۔

مشکلاۃ شریف میں معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ میرا رب نہایت اچھی تجھی کے ساتھ مجھ پر جلوہ فرمادیا۔ مجھ سے پوچھا اے محبوب! فرشتے آپس میں کس بات پر بحث کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کی مجھ نہیں معلوم فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردا ناملہ بین ثدی فتجالی لی کل شی و عرفت۔ یعنی میں نے دیکھا کہ میرے رب جل جلالہ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو اس کی برکت سے ہر چیز مجھ پر ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر شی کو پیچاں لیا۔ اور عبد الرحمن ابن عائش رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ فعلم مافی السموات والارض۔ یعنی جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے میں نے جان لیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت اشعة المعمات میں فرماتے ہیں۔ ”پس دانتہم ہر چہ در آسمانہوا ہر چہ در زمین بود عبارت است از حصول تمامہ علوم کلی و جزوی و احاطہ آں۔“ یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے یہ تمام کلی و جزوی علوم سب مجھے حاصل ہو گئے اور میں نے ان کا احاطہ فرمالیا۔ لیجے مولوی صاحب! اب بھی حضور کے ایسے علم پر ایمان لائیے گا یا نہیں؟۔

دیوبندی: مولوی صاحب! آپ نے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے جو حدیث پڑھی ہے اگر چہ از روئے شرائط مناظرہ مجھ کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں کہ یہ کوئی نص قطعی نہیں ہے اور شرائط میں کتب عقائد و نصوص قطعیہ کا پیش کرنا طے ہو چکا ہے۔ مولوی صاحب! اس کے متعلق کہتا ہوں کہ یہ حدیث کس زمانہ کی ہے؟

شیعیٰ سنت: مسلمانو! تم نے دیکھ لیا کہ مولوی صاحب اس حدیث کا جواب تو کچھ بھی نہ دے سکے اور صرف یہ کہ کہہ کر ٹال دینا چاہتے ہیں کہ یہ نص قطعی نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا زمانہ بتا دو۔ مولوی صاحب کا مقصد یہ ہے کہ چوں کہ اس حدیث سے حضور ﷺ کا علم غیر ثابت ہوا جاتا ہے۔ لہذا اس میں کوئی نہ کوئی تو اعتراف پیدا کر دتا کہ حضور کا علم ثابت نہ ہونے پائے۔ لہذا خارجی بحث شروع کرتے ہیں تاکہ زمانے کی بحث میں لوگ اس حدیث کا مضمون بھول جائیں۔ مولوی صاحب! یہ کوئی بحث کی بات نہیں کہ جو زمانہ آپ بتا دیں گے وہ ہی، ہم مان لیں گے۔ اب خارج از بحث باتوں میں وقت پورا نہ کیجئے۔

دیوبندی: مہر انم! معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث معراج ہے اور یہ شب معراج میں پیش آیا اور معراج ہجرت سے بھی پہلے ہے۔



لہذا یہ وفات شریف سے بہت پہلے ہوئی اور آپ خود اس زمانہ میں حضور کو علم غیب نہیں مانتے تو حدیث آپ کے مذہب کے مخالف ہوئی۔

شیئِ سُنّۃ: مولوی صاحب! ان باتوں سے آپ کا مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ پہلی حدیث کا حاشیہ لکھتا ہوں۔ ظاہر ہذا الحدیث ان ہذہ الروایة فی النوم فلا یحتاج الی تاویل۔ یعنی اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا تو اس میں کسی تاویل کی حاجت نہیں اور یہی ضمون دوسری حدیث کے حاشیہ پر ہے۔ اور اگر ہم اس کو بھی تسلیم کر لیں کہ یہ واقعہ معراج شریف میں ہوا تو کیا استحالة لازم آتا ہے؟ رہی یہ بات کہ ہم ہجرت سے قبل حضور کے علم غیب کے قائل نہ ہوں یہ بالکل غلط ہے۔ لیجئے اور حدیث سنئے: عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله زوى لى الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا یہاں تک کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا۔ مولوی صاحب! اب آپ علمائے دیوبند کے عقائد کفریہ سے توبہ کر لیجئے۔

دیوبندی: ہمارے فاضل مخاطب کی دلیری ملاحظہ ہو کہ یہ نصوص قطعی نہیں کتب عقائد اور نصوص قطعیہ کے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

شیئِ سُنّۃ: مولوی صاحب! آپ اگر حدیثیں پیش کریں تو وہ نصوص قطعی ہو جائیں اور اگر ہم پیش کریں تو اس پر اعتراض، آپ بے کار باتوں میں وقت ضائع نہ کریں یہ خارج از بحث باتیں کرنا مناسب نہیں آپ کے پاس اگر ان حدیثوں کا جواب ہو تو پیش کیجئے اور سنئے۔ بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ قام فینا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما ما ترك شيئاً يكون في مقامه ذالك الى قيام الساعة الا حدث به۔ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو قیامت تک جو حیز اپنے مقام میں ہونے والی تھی سب کا بیان فرمایا۔

بولئے! اب بھی حضور کے لئے ما کان وما یکون کا علم آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ مولوی صاحب! اگر کچھ ہمت ہے تو ان حدیثوں کا جواب دیجئے!

دیوبندی: میرے محترم! نص قطعی کی دھوکہ تین ہیں۔ ایک یہ کہ وہ قرآن پاک کی آیت ہو وہ سرے یہ کہ کوئی ایسی حدیث ہو جس کے راوی اتنے ہوں کہ اس کے فرمان رسول ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے آپ نے نہ کوئی آیت پیش کی نہ کوئی حدیث متواتر اور میں نے ابھی تک کوئی حدیث دلیل میں پیش نہیں کی ہاں آیت کی تائید میں ضرور پیش کی ہے۔ اب مجھ سے چھٹی آیت سنئے:

وَيَقُولُونَ مَتَى هُذَا الْوَعْدُ إِنَّا نَنْتَمِ صَادِقِينَ || يَكْفَرُ كَتَبَتْ هُنَّا كَمْ دَيْجَسَ إِنَّا كَعْلَمُ اللَّهَ قَلَ أَنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَّنَا يَرْمَبِينَ ۝ ||

حضرات میں چھا بیتیں پیش کر چکا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کوئی نص قطعی پیش کریں۔

شیعی سُنّۃ: مسلمانو! تم نے دیکھ لیا کہ میرے سوالوں کا جواب ابھی تک مولوی صاحب نہیں دیا ہے اور ایک غیر متعلق بات نص قطعی کی بحث شروع کر دی تاکہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے کسی طرح علم غیب ثابت نہ ہونے پائے۔ مولوی صاحب! ابھی آپ نے کیا دیکھا ہے انشا اللہ الکل کے دریا ہہا دوں گا۔ لیجیے نص قطعی بھی لیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَعَلَیْکَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ وَکَانَ فَضْلُ اللَّهِ اَعْجَبُ مَنْ كَانَ فَضْلُهُ عَلَیْکَ عَظِيمًا**

تفسیر جلالین میں ہے۔ ای من الاحکام والغیب۔ یعنی غیب اور احکام۔ لیجیے مولوی صاحب اب اس پر تو ایمان لایئے۔ اور اپنے پیشواؤں کے اقوال کفریہ کو چھوڑ کر اب مسلمان ہو جائیے۔

اب رہی وہ آیت جو آپ نے پیش کی ہے وہ ہمارے خلاف نہیں چوں کہ ایسی آیتوں کے جواب جن میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم کی نگی ہوتا مُفسِرین و علمائے امت نے ان کی صحیح مراد طاہر فرمادی (دیکھئے تفسیر کبیر خازن و مدارک و نیشاپوری)۔ شرح شفارش فرشتہ رشیف فتاویٰ حدیثیہ نسیم الریاض وغیرہ) کسی نے کہا کہ علم ذاتی کی نگی ہے۔ کسی نے کہا علم بے واسطہ کی نگی ہے۔ کسی نے کہا علم استقلالی کی نگی ہے۔ لہذا باوجود ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے پھر ایسی آیات کا پیش کرنا شانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو لکھنا ہے۔ مولوی صاحب آپ ایسی توہینوں سے توبہ کیجئے۔ اس دن اسی تقریر پر مناظرہ ختم ہو گیا۔

شنبہ کو اس طرح شروع ہوا:

دیوبندی: آپ حضرات کو معلوم ہے کہ مناظرہ محض علم غیب کے تصفیہ کے لئے ہوا تھا اور یہ امر بھی طے ہو چکا ہے کہ جو مسئلہ علم غیب سے باہر قدم نکالے گا اس کی شکست مانی جائے گی۔ تو میرے محترم بزرگو! یہ اقراری شکست ہمارے مقابل کو پہلے روز ہی سے ہو رہی ہے۔ ان کی کوئی تقریر ایسی نہیں ہوتی جس کا نتیجہ مبحث سے نکل جانا نہ ہو ہاں کل چلتے وقت ایک آیت پڑھی تھی جس کے متعلق ایک یہ سوال ہے کہ یہ آیت کس زمانہ میں نازل ہوئی۔

شیعی سُنّۃ: معزز حضرات یہ آپ کل سے دیکھ رہے ہیں کہ اگر مسئلہ علم غیب کا تصفیہ منظور ہے تو صرف مجھ کو ہے اور مولوی صاحب تو مسئلہ علم غیب کی بخشوش سے کوسوں دور بھاگنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ خوب دیکھ چکے ہیں کہ مولوی صاحب علم غیب کے متعلق ابھی تک کوئی ایک عقیدہ متعین نہیں کر سکے۔ اور جب مولوی صاحب اپنے بڑوں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق عقیدہ مانتے ہیں تو ان کے تمام کفریات اُن پر وار ہوئے۔ یہ تمام بحثیں مسئلہ علم غیب سے مولوی صاحب کے نزدیک خارج۔ مولوی صاحب علم شعر کو پیش کریں تو وہ مسئلہ علم غیب میں داخل ہے۔ اور اگر میں اسی علم شعر پر بحث کروں تو وہ بحث سے خارج ہو جائے۔ مولوی صاحب اگر علم خس و قیامت میں بحث کریں تو بحث میں داخل رہے۔ اور اگر ہم اسی علم خس و قیامت پر سوالات کریں تو

مجھ سے بے تعلق ہو جائیں اور میرے سوالات (جو علم شعر و علم خمس پر ہوں) نہایت بے دردی سے یہ کہہ کر ٹھکرایئے جائیں کہ یہ سب خارج از بحث ہیں، ان کے جواب دینے کی مجھ کو ضرورت نہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ میں نے جو علم غیب کے ثبوت میں آیات و احادیث پیش کرنی شروع کر دیں تو وہ شرائط مناظرہ کے خلاف ہو گئیں۔ تو اب میرے محترم بزرگو! آخر مسئلہ علم غیب کی کس چیز سے بحث کی جائے کہ وہ داخل بحث رہے۔ کیونکہ اس کے عقیدہ پر بحث وہ خارج از بحث اس کے دلائل پر بحث خارج از بحث تو پھر داخل بحث کیا چیز رہ گئی؟۔ اب میں آپ کو مولوی صاحب کی بحثوں کا خارج از بحث ہونا دکھاوں۔

(۱) تمامی نزول قرآن کی بحث۔

(۲) حضرت صدر الافق کا قول پیش کرنا۔

(۳) الیوم اکملت الایہ کی آخری آیت ہونے کی بحث۔

(۴) اپنے عقیدہ بدلوں متعین کئے ہوئے اپنے بڑوں کے کلاموں پر بحث۔

(۵) اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اذمات۔

(۶) نص قطعی کی بحث۔

(۷) ہر ایک آیت و حدیث کے زمانہ کی بحث۔ وغیرہ وغیرہ۔

پھر مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا کہ بحث سے کون بھاگتا ہے۔ اور کس کا قدم مسئلہ علم غیب کی بحث سے باہر نکلا۔ اور کس کے حق میں شکست مانی جائے۔ اب مولوی صاحب مجمع نے خوب احسان کر لیا ہے کہ سوالوں کا ہضم کرنا اور کسی سخت ضرب پر خاموش ہو کر دوسری کروٹ بدلتا، یہ وہ بتائیں ہیں کہ مشکل سے جناب نے اس کمال کو پہنچائیں ہیں کہ ہر شخص آپ کے داؤ میں آ جاتا ہے۔ اور پھر یہ کہہ دینا کہ ”ہمارا مقابل بحث سے نکلا چاہتا ہے“، لکھنی حیداری کی زبردست دلیل ہے۔ میں نے جب حدیثیں پیش کی تھیں تو مولوی صاحب نے اس کے متعلق یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ نصوص قطعیہ سے نہیں۔ پھر میں نے نص قطعی پیش کی تو اس پر یہ کہہ دینا کہ یہ کس زمانہ میں نازل ہوئی۔ مولوی صاحب! مناظرہ علم غیب پر ہے یا اس پر کہ فلاں آیت کب نازل ہوئی، فلاں حدیث کس وقت کی ہے۔ میں ایسی خارج از بحث باتوں کو بہت بُری نظر سے دیکھتا ہوں آپ کو جواب دینے کا حوصلہ ہو تو جواب دیجئے۔

دیوبندی: کل اور پرسوں کی بحثوں میں کسی آیت و حدیث کی تحقیق کہ وہ کس وقت نازل ہوئی اور کیوں نازل ہوئی اور مفسرین و محدثین نے اس کی بابت کیا لکھا ہے۔ یہ سب میرے ہی حصہ میں ہے لیکن یہ آیت تقریباً سات برس قبل وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل ہوئی اور آپ کا دعویٰ اکیاسی روز پیشتر کا ہے۔ لہذا یہ آیت بھی آپ کے دعویٰ کے لئے مفید نہیں علاوہ بریں اگر یہ آیت علم محیط ثابت کرنے کے لئے کافی ہے تو کہیں آپ کفار کے لئے علم غیب ثابت نہ کر دیں کہ ایسے ہی الفاظ قرآن عزیز میں یہود کے متعلق وارد ہیں:

وعلیتم مالہ تعلموا انتہم ولا آباء کم ۹ اور سکھلا دیا تم کو جو نہیں جانتے تھے تم اور نہ تھا رے باب دادا۔ مجھے اس آیت کے متعلق بہت کچھ کہنا تھا لیکن سردست اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

شیئِ سُنّۃ : مولوی صاحب! واقعی ایسی خارج از بحث بالوں میں بحث کرنا اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا اور اس پر فخر کرنا میں بھی اور تمام حاضرین بھی کہتے ہیں کہ یہ آپ کے ہی حصہ میں ہے۔ ہم ایسی بحثوں کو مناظرہ کی غرض سے بالکل غیر مفید سمجھتے ہیں۔ اب رہا آپ کا یہ اعتراض کہ دعویٰ تما می نزول قرآن تک کا ہے اور اس دلیل میں اس سے قبل ثابت ہو رہا ہے تو کیا اس سے یہ مٹ گیا کہ حضور کو ما کان و ما یکون کا علم حاصل نہیں؟ مولوی صاحب کیا کلام اللہ میں احکام مکرنا زل نہیں ہوئے ہیں اور کیا آیات نکرنا زل نہیں ہوئیں؟ ضرور ہوئیں! بیہاں تک کہ علماء نے تو کئی سورتوں کا نکرنا زل بتایا تو پھر آپ کو اعتراض کا کیا موقع ہے؟ ورنہ جس طرح آپ علم نبی ﷺ کا انکار کرتے ہیں اسی طرح ان آیات کے کلام الہی ہونے کا بھی انکار کر جائے۔ پھر آپ کا آیت کریمہ علم تعلمتم مالہ تعلموا انتہم ولا آباء کم ۹ بیش کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اس لئے کہ میں نے علمک مالہ تکن تعلم کی تفسیر جلالین شریف سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی تھی من الا حکام والغیب یعنی اے محبوب جو کچھ شریعت کے احکام اور جو کچھ غیب تم کو معلوم نہ تھے سب ہم نے تمہیں بتایے تو کیا کسی مفسر نے علمتم مالہ تعلموا میں بھی یہود کے لئے علم غیب ثابت کیا ہے؟ چہ جائے کہ غیب کا محیط علم۔

میرے محترم بزرگو! تم نے دیکھا کہ میں نے علمک مالہ تکن تعلم کی باوجود یہ کہ ایک محض تفسیر حضور ﷺ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کے متعلق نقل کی تھی۔ اب اسی آیت کریمہ کے متعلق دوسری تفاسیر پیش کرتا ہوں۔

تفسیر بیضاوی، من خفیات الامور او من امور الدین والشرع اے۔ تفسیر مدارک "وعلمک مالہ تکن تعلم" من امور الدين والشرع ومن خفیات الامور وضمائر القلوب۔ تفسیر خازن۔ وقيل علمک من علم الغیب مالہ تکن تعلم وقيل معناه وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب۔ ان عبارات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فیض سے احکام شرع اور امور دین اور علوم غیب اور پوشیدہ باتیں اور دلوں کے بھید حضور نہیں جانتے تھے تعلیم فرمائے۔ مولوی صاحب! میں نے تو اس آیت کا مطلب ان تفاسیر کے اعتبار سے عرض کیا تھا مگر آپ نے اللہ اکبر حضور علیہ الرضا و السلام کا علم گھٹانے کے لئے و علمتم مالہ تعلموا کا اپنے دل سے نیا مطلب گذھ کر اس آیت کے ساتھ معارضہ پیش کر دیا۔ اب ذرا غور کر کے فرمائیے کہ آپ کا کفار کے لئے علم غیب ثابت کرنے کا الزام مجھ پر ہی نہیں ہوا۔ بلکہ ان مفسرین کرام پر ہوا اور اگر آپ کا وہ کلام یعنی "میں جو کچھ کہتا ہوں وہ مفسرین کا کلام ہوتا ہے۔ میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بتانا حرام سمجھتا ہوں" صحیح مان لیا جائے کہ آپ بھی ان تفاسیر کو ضرور مانتے ہیں تو وہ یقیناً آپ ہی کے سر پر پڑا۔ اب مولوی صاحب! آپ کے دورانستے ہیں یا تو مفسرین کے ان اقوال سے انکار کر جائے اور صاف طریقہ سے یہ کہہ دیجئے کہ یہ تفاسیر بالکل غلط ہیں۔ تاکہ آپ کا اعتراض صحیح ہو جائے۔

ورنہ اپنا اعتراض اپنے ہی سر پر ماریئے کہ باتیاع مفسرین آپ بھی اس کے قائل ہوئے۔ مولوی صاحب! اس کا جواب دیجئے! دیوبندی: مولوی صاحب! چھ آیتیں میں اس سے قبل اپنے مدعا کے اثبات میں پیش کر چکا ہوں ساتویں آیت اور پڑھتا ہوں جس سے نہایت واضح طریقہ سے ثابت ہو جائے گا کہ جمع ما کان و ما یکون حضور کو ثابت نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کا علم اپنی ذات کے لئے خاص فرمایا ہے اور مخلوق میں سے کسی کو اس کا علم نہیں عطا فرمایا۔ وعده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا ہو (انعام) اسی کے علم میں یہ مفاتیح غیب نہیں جانتا ان کو اس کے سوا کوئی۔ اس آیت کی تفسیر کو یہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں: مفاتیح الغیب خمس لا یعلمها الا اللہ ان اللہ عنده علم الساعة الیہ پڑواه البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ یعنی مفاتیح الغیب پانچ چیزیں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ (اور باقی چاروں باتیں لقمان والی آیت کی) اور اصول تفسیر کا یہ مسئلہ ہے کہ جس آیت کریمہ کی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مردی ہو تو اس کے مقابلہ میں کوئی تفسیر مسوم نہ ہوگی اس کے مقابلہ تمام تفاسیر ٹھکراؤ جائیں گی۔ اور حضور کے بعد صحابہ کی تفسیر ہے اس کے مقابلہ میں غیر صحابہ کی تفسیریں اعتبار کے قبل نہیں ہوں گی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی مفاتیح غیب سے وہی پانچ چیزیں مراد یتے ہیں۔ جو لقمان والی آیت میں مذکور ہیں (دمشور) اسی کے قریب قریب الفاظ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہے۔

جب اس آیت کی ایسی تقاضیر ثابت ہو گئیں تو اب کسی مدعا اسلام کو سرتاہی کرنے کے لئے گنجائش باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے سرا کا بدقرار آقائے ناما رصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا غلام اور صحابہ کا سچا قبیع بن کرنجات ابدی حاصل کرے اور جس کا جی چاہے آنکھیں بند کر کے جہنم کا راستے لے اللہ کی جدت تمام ہو چکی۔ والحمد لله ذالک۔

شیعی سنت: مولوی صاحب تعجب ہے کہ جب ان چھ آیتوں سے آپ کا مدعا ثابت نہ ہو سکا اور انہیں آیتوں سے آپ کے مدعا کا کافی رد ہو گیا تو پھر ان کو اپنی سند میں شمار کئے جانا کتنی بڑی ناصلانی ہے۔ مثلاً پہلی آیت و ما علمته الشعرو ما ينبعى لہ سے جب آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم شعر کی نفی ثابت نہ کر سکے اور کسی تفسیر سے آپ علم شعر کی نفی اس آیت کریمہ میں مراد ہونا نہ کھا سکے (اور انشا اللہ نہ قیامت تک آپ دکھائیں گے) تو اب یہ آیت آپ کی دلیل کس طرح ہوگئی یا کم از کم جن مفسروں نے اس آیت سے ملکہ کی نفی ثابت کی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم شعر مانا ان کا درکرتے تو پھر اس آیت کو آپ اپنی پہلی دلیل شمار کر سکتے تھے۔ اور جب آپ کسی طرح اپنامدعا (یعنی علم شعر کی حضور سے نفی) اس آیت سے ثابت نہ کر سکے اور نہ آئندہ کسی کریمی کریمی کے تو آپ کا اس آیت کریمہ کو یہ کہ جانا کہ میری پہلی دلیل و ما علمته الشعرا الیہ ہے کیا مسلمانوں کو دھوکہ بازی اور اپنی چال بازی کا بینن ثبوت نہیں ہے؟

معزز حاضرین! یہ تو مولوی صاحب کی پیش کردہ پہلی آیت کے متعلق منحصر ا اعتراض کیا گیا۔ اب رہیں مولوی صاحب کی پیش کردہ باقی پانچ آیتیں تو وہ بھی اسی طرح ان کے مدعا کے بالکل خلاف ہیں جن کا تفصیلی بیان ہر ایک کی جگہ پڑھم نے

پیش کیا ہے۔ پھر ان کو بھی اپنے دلائل میں شمار کئے جانا مولوی صاحب کی ہی حیاداری ہے۔ لہذا مولوی صاحب اب آپ کو یہ کہنا چاہئے کہ میری ثابت مدعاً اب پہلی آیت و عنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا ہو ہے۔ کیونکہ جب میں نے اس کے متعلق ابھی کچھ کہماں نہیں ہے تو آپ کے ذہن میں اگر آپ کامدعاً ثابت کرنے والی ہے تو یہ ایک آیت ہے اور اگر اس کے بعد کوئی اور آیت پیش کرنی ہو تو اس کے اعتبار سے البتہ یہ پہلی ہو جائے گی۔ یہاں تک تو آپ کے مغالطہ کی حقیقت تھی۔ اب سُنْتَ اس آیت کے متعلق بھی۔

مولوی صاحب! ان پانچوں باتوں کا علم اللہ تبارک و تعالیٰ کو یاد آتی (جو خود بخود حاصل ہوا درکسی کی عطا کا اس میں بالکل داخل نہ ہوا ویری مقتضائے ذات ہو) ہو گایا عطاً (جوب مقتضائے ذات نہ ہوا ور عطا سے حاصل ہو) تو اللہ عزٰ و جلٰ کو ان پانچوں چیزوں کا علم عطاً تو ہونہیں سکتا کہ یہ بے شمار کفریات کو مستلزم ہے۔ تو یقیناً ذاتی ہوا۔ لہذا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ان پانچ باتوں کا علم غیب ذاتی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تو یہ مولوی صاحب ہمارا ایمان ہے۔ چنانچہ ہمارے زندگی جو شخص کسی غیر خدا کے لئے عام ازیں کہہ انبیاء ہوں یا ملائکہ ہوں یا اولیاء ہوں کسی ادنیٰ اسی ادنیٰ چیز کا علم غیب ذاتی ثابت کرے گا تو قطعاً کافر ہے۔ لیکن ان بیانات میں کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ ایک ایسی بات ہے جس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

اب رہا آپ کا بخاری شریف کی حدیث، یا حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اقوال ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان غیوب خمسہ کو ذاتی طریقہ سے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ورنہ ان پانچوں کا علم خود حضور اقدس نے اپنے لئے بیان فرمایا ہے۔ لیکن آپ ایک ایک کو سُنْتَ جائیے۔

(۱) میخ کا بر سنا:

مشکلۃ شریف باب العلامات بین یدی الساعة میں نواس ابن سمعان سے ایک طویل حدیث میں حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے یہ الفاظ مردی ہیں ثم یرسل الله مطر الایکن منه بیت مدرولا و بو۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد فتنہ یا جرح و ماجرح کے اللہ تعالیٰ ایک ایسا بینہ بھیجے گا جس سے کسی شہر یا گاؤں کا کوئی مکان خالی نہ رہے گا۔ دوسری حدیث اسی کے باب لا تقوم الساعة الا على شرار الناس میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ الفاظ مردی ہیں ثم یرسل الله مطر کانہ الطل فینبیت منه اجساد الناس یعنی (سب آدمیوں کے مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ میخ بھیجے گا گویا کوہ شبنم ہے۔ پس اس بینہ سے آدمیوں کے جسم اگیں گے۔ تفسیر عرائیں البیان میں تو اسی آیت کریمہ کے تحت میں اولیاً کرام کے لئے بھی ثابت کیا ہے۔ عبارت یہ ہے۔ ولکن کثیراً ما سمعت من اولیاء یقول یمطر السماء غداً ولیلاً فیمطر یعنی میں نے اولیاء سے یہ بہت سنا ہے کہ کل کوینہ برس سے یارات کو پس برستا ہے۔ اسی روز کہ جس روز کی انہوں نے خبر دی ہے۔ ان دو حدیثوں سے خود حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے اور اس تفسیر سے اولیاء کرام

کے لئے بھی انہیں پانچوں چیزوں سے مینہ بر سنے کا علم ثابت ہو گیا۔

(۲) اس کا علم کہ پیٹ میں کیا ہے؟

اس کی خبر بھی حضور سے ثابت ہے۔ چنانچہ سیکڑوں برس پہلے امام مہدی کی خبر دینا اور ایک حدیث کل کے بیانوں میں پیش کی تھی کہ حضور نے ام افضل سے فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لڑکا پیدا ہوگا۔ معزز حضرات! حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اس کا علم ہونا انھیں حدیثوں سے ثابت ہو گیا۔ بلکہ حضور کی بدولت آپ کے خدام کو حاصل ہے۔

چنانچہ تاریخ الحلفار میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مردی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انہیں بتادیا کہ ائے میری بیٹی! مجھے تیرمالدار ہونا بہت پیارا ہے۔ اور غریب ہونا بہت ناگوار۔ اس درخت کھجور سے اب تک جو کچھ تم نے فائدہ اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا۔ وانما ہواليوم مال وارث وانما ہمما اخواک و اخوات فاقسموہ علی کتاب اللہ فقالت يا ابتو لو کان کدا و کذالتر کته انما ہی اسماء فمن الاخری قال ذوبطن ابنة خارجة اراها جارية۔ یعنی لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے۔ اور تمہارے وارث صرف تمہارے دنوں بھائی اور دنوں بہنیں ہیں۔ اس کو شرع کے موافق تقسیم کر لینا۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن میری تو صرف ایک بہن اسماہی ہے آپ نے دوسری کون سی بتادی؟ فرمایا ایک تو اسماہ ہیں دوسری بہن اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ تو ام کلثوم پیدا ہوئیں کہ دوسری روایت میں فولدت ام کلثوم آیا ہے۔ لہذا اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ یہ علم بھی حضور کو حاصل ہے۔ چونکہ میرا وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے باقی تین امور پھر پیش کروں گا۔

دیوبندی: محترم! اس وعظ گوئی سے کامنہیں چلتا ہے۔ کیا آپ نے اس کو جامع مسجد یا حافظ شوکت حسین صاحب کامکان مقرر کر کھا ہے۔ کیا آپ اس وعظ سے حاضرین پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ وہ متاثر ہو کر میرے دلائل کو بھول جائیں اور آپ اپنی اس آواز کے بلند ہونے پر اپنا غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان تمام بھاگنے کی چالوں کو چھوڑ کر میری دلیلوں کا رد کیجئے یہاں کی پہلی ایسی جاہل نہیں ہے کہ آپ کے داؤ میں آجائے۔ اور میرے سوالات اسی پرده میں لا جواب رہ جائیں۔ (اور ایسی ہی لغوباتوں میں اپنا وقت پورا کر دیا)

شیئِ سُنّۃ: حضرات گرامی! اپنی پہلی تقریر کا بقیہ عرض کرتا ہوں۔

(۳) کل کی بات کا علم:

ایک حدیث تو اس مضمون کی کل پیش کر چکا ہوں کہ حضور انس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے جنگ خیبر میں فرمایا کہ میں کل ضرور یہ جہنمؐ ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت کرے گا۔

دوسری حدیث مشکوٰۃ میں وہ ہے جو خاص و عام کی زبان پر ہر وقت جاری ہے۔ کہ حضور فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اتریں گے پھر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال ٹھہر کر انتقال کریں گے۔ اور میرے ساتھ قبر میں دفن کئے جائیں گے۔

تیسرا حدیث مثبت بالسنۃ میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری ہجرت کے ساٹھوں سال حسین قتل کئے جائیں گے۔ مولوی صاحب دیکھئے ان حدیثوں میں کتنے روشن طور سے ثابت ہو گیا کہ حضور کو علم بھی حاصل ہے۔

(۴) اس کا علم کہ کہاں مرے گا:

اس کے متعلق بھی ایک حدیث تو کل سنا چکا ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں یہاں قتل ہو گا اور فلاں کی قتل گاہ یہ ہے۔ دوسری حدیث وہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہ اس میں ان کی وفات اور دفن کو بیان کر دیا۔

(۵) قیامت کا علم:

اس کے متعلق تفیریٰ کبیر پیش کر چکا ہوں اور دیگر کتب میں ہمارے علماء اس کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ثابت کرتے ہیں چنانچہ تفسیر روح البیان میں نہایت صاف الفاظ میں لکھتے ہیں۔ ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرف وقت الساعۃ باعلام الله تعالیٰ یعنی بیکھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے واقف کرنے سے قیامت کا وقت پہچانتے تھے اور کتاب ابریز میں تو حضور کے خدام کے لئے بھی علم قیامت ثابت کیا ہے۔ عبارت یہ ہے۔ وکیف یخفی علیہ ذلك والاقطاب السبعة من امة الشريفة يعلمونها وهم دون الغوث فكيف بسيد الاولين والآخرين الذي هو سبب كل شيء ومنه كل شيء۔ یعنی قیامت کا علم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں کرو پشیدہ رہ سکتا ہے جبکہ آپ کی اُمتِ شریفہ کے ساتوں قطب اس کو جانتے ہیں اور غوثوں کا مرتبہ قطبوں سے بھی بالاتر ہے۔ تو کس طرح اس کے عالم نہ ہوں گے۔ اور سیدِ اولین و آخرین احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نیاز مند جب اس کے عالم ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ کہ حضور تو ہر چیز کا سبب ہیں اور عالم کی ہر شے کا وجود حضور ہی کی بدولت اور حضور ہی سے ہے۔

مولوی صاحب! آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے کسی کو ان کا علم عطا نہیں فرمایا تو ان عبارات کا کیا جواب ہے؟ دیکھئے میں انہیں پانچوں علموں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کیسی صریح حدیثوں اور تفسیروں سے ثابت کر چکا بلکہ

لے عبارت یہ ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ ابن مریم الى الارض ويتزوج ويولد له و يمكنه خمسا واربعين سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری پ (الحدیث) لے جس کی عبارت یہ ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الحسین علی راس ستین سنۃ من مهاجری پ (رواہ الطبرانی)

حضور کے صدقے سے حضور کے نیازمندوں کو بھی انہیں پانچوں باتوں کا علم ثابت ہو گیا۔ اگر اور صاف طریقہ سے دیکھا منظور ہے تو سئنے کہ اسی ابریز میں ہے کہ شیخ عبدالعزیز عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا گیا۔ علماء طاہر اس مسئلہ میں مختلف ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا جو سورہ لقمان والی آیت میں ہیں فقاں کیف یخفی امور الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اهل التصرف من امة الشريفة لا یمکنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس۔ تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ ان پانچوں چیزوں کا علم حضور پر کسے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ جبکہ ایک صاحب تصرف امتی کو بغیر ان پانچوں کے علم کے تصرف ممکن نہیں۔

مولوی صاحب! اب تو آپ کو سرتابی کرنے کی گنجائش نہیں رہی۔ اب فرمائیے کہ حضور کا سچا غلام اور صحابہ کرام اور امت کے علماء عظام کا سچا مقیم کون ہے۔ اور کس نے حضور کے علم گھٹانے کے باعث آنکھیں بند کر کے جہنم کی راہ اختیار کی۔ ہمارا آیت پر اور ان صحابہ کی مراد پر ایمان ہے۔ لیکن اس میں علم عطائی کی نفی مراد نہیں۔ چنانچہ تفسیر عرائیں اس البيان میں لکھتے ہیں: قوله لا يعلمها الا هواي لا يعلم الا ولون والاخرون قبل اظهاره تعالى ذالك لهم۔ یعنی آیت کامطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے کے پہلے کوئی نہیں جان سکتا۔ اسی تفسیر میں چند سطر بعد لکھتے ہیں: قال الجريري لا يعلمها الا هو ومن يطلعه عليها من صفي و خليل و حبيب و ولی۔ یعنی جریری نے کہا کہ مفاتیح غیب کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جس کو اللہ عز و جل اُن پر مطلع کر دے خواہ وہ صفحی ہو یا خلیل یا حبيب یا ولی۔

کہئے؟ کیا اب بھی آپ یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے کوئی مخلوق میں ان کو نہیں جان سکتا۔ بلکہ صاف ظاہر ہو گیا کہ اللہ عز و جل کے اظهار کے بعد اولیا تک کو ان مفاتیح غیب کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ خود حضور کی تفسیر اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی تفاسیر کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کو بغیر اللہ کے واقف کئے کوئی بالذات نہیں جانتا ورنہ ان حدیثوں اور تفسیروں کے متعلق آپ کیا حکم لگاتے ہیں۔ اور یہ جرأت تو آپ ہی کو حاصل ہے کہ ان تفاسیر کو ٹھکراؤں۔ لہذا فرمائیے کہ کیا آپ ان تمام حدیثوں اور تفسیروں کے ٹھکرانے کے لئے تیار ہیں۔ اور کیا آپ خود اللہ تعالیٰ کی تفسیر کو بھی مانتے ہیں یا نہیں؟

دیوبندی: حضرات میں نے کہا تھا کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر سے جو تفسیریں ٹکرائیں وہ ٹھکراؤں جائیں گی۔ ہمارے فاضل مخاطب اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس تفسیر کو بھی سینے سے لگائیں گے جو حضور کی تفسیر سے ٹکراتے۔ میرے محترم! کیا آپ کے نزدیک خدا اور خدا کے رسول کی تفسیریں دو دو ہیں؟ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے وہی خدا کی ہے۔ قرآن عزیز نے خود فرمایا: و ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى ۝

مولینا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفتَ اُو گفتَه اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

(ٹھکرانے سے جوتی کی ٹھوکر مارنا مراد نہیں)

شیعیٰ سُنّتُ: معزز حاضرین! آپ نے اپنے کان سے سن لیا کہ تفسیریں ٹھکرادی جائیں گی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ کیا ایسا کہنا تفسیروں کے ساتھ گستاخ نہیں ہے؟ ضرور ہے۔ لیکن مولوی صاحب کا تو نہ بھی ہی یہی ہے کہ جن تفسیروں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علوم عالیہ ثابت ہوں وہ ٹھوکر مارنے کے قابل ہیں۔

اللہ اکبر! وہ مفسرین کرام جو سرکار مدینہ احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان من فسر القرآن برآ یہ فقد کفر۔ جس نے قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ کافر ہو گیا۔ کو مدنظر رکھتے ہوئے تفسیریں لکھیں تو ان کی تفسیریں حضور کی تفسیر سے کیا ٹکرائیں ہیں؟ ہرگز نہیں کیوں کہ جب تک ان کی تفسیر دوسری آیات اور احادیث سے ماخوذ ہو گی تو وہ ہرگز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر سے ٹکرائیں سکتی۔ ہاں جب ان کی تفسیر بالرائے ہو گی تو اس کا ٹکرانا ممکن ہے۔ لیکن وہ اس صورت میں کس حکم کے مستحق ہوں گے۔ اور آیا اس حدیث شریف کے مصدق بیں گے یا نہیں؟

مولوی صاحب! اب آپ سے سوال یہ ہے کہ مفاتیح غیب (جن کی تفسیر علوم خمس سے کی گئی) کو یہ چند تفسیریں (جو ہم نے پیش کیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی تعلیم الہی مان رہی ہیں۔ تو آپ کے نزدیک یہ تفسیریں حضور کی تفسیر سے ضرور ٹکرائیں اور یہ صورت جب ہی ہو سکتی ہے کہ ان کی تفسیر بالرائے ہو۔ لہذا یہ مفسرین کافر ہوئے یا نہیں؟ اور یہ بھی کہے کہ حضور کا کلام خود اپنے آپ سے ٹکرا گیا کیوں کہ ہم نے کتنی حدیثوں سے یہ ثابت کیا کہ یہ مفاتیح غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہیں لہذا مولوی صاحب اب تو اقرار کر لیجئے کہ ان علوم خمس کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے، وہی خدا کی تفسیر ہے۔“ تو مولوی صاحب! ہماری ان پیش کردہ احادیث میں علوم خمس کو حضور نے خود اپنے لئے ثابت فرمایا تو گویا حضور نے یہ تفسیر فرمائی کہ یہ مفاتیح غیب تعلیم الہی بھی کو حاصل ہیں۔ اور آپ اپنا عقیدہ یہ کہتے ہیں کہ جو حضور کی تفسیر ہے، وہی خدا کی تفسیر ہے۔ لہذا اب اللہ تعالیٰ کی تفسیر بھی یہی ہو گئی کہ یہ مفاتیح غیب میری عطا سے دوسروں کو بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ تو مولوی صاحب! دیکھئے جو ہمارا عقیدہ تھا وہ آپ کو بھی زبان سے کہنا پڑ گیا کاش! اگر آپ اپنے بڑوں کو چھوڑ کر یہی عقیدہ مان لیں تو پھر اس مسئلہ میں کوئی جھگڑا ہی باقی نہ رہے۔ لیکن آپ تو کل کی تقریر میں یہ کہہ چکے ہیں کہ خدا نے ان علوم خمس کو نہ کسی کو دیا نہ دے گا۔ تو یا تو آپ اس جملہ کو واپس لے لیجئے ورنہ کوئی ثبوت پیش کیجئے۔ میں اپنے مدعاً پر اور دلائل قائم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما هو على الغيب بضنيين يعني حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں۔ ایک حدیث بھی سن لیجئے۔ مثلاً تشریف میں ہے۔ عن انس ان النبی صلی الله علیہ وسلم صعد احداً و ابوبکر و عمر و عثمان فرجف بهم فضر به بر جله فقال اثبت احد فانما عليك نبی و صدیق و شهیدان۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایک روز احمد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہ بہت سے لرزے لگا حضور نے ایک ٹھوکر ماری اور کہا رک جا۔ کیوں کہ تجھ پر ایک نبی اور ایک

صدیق اور دو شہید ہیں۔ دیکھئے! اس حدیث میں ان علوم خمس سے ایک کا علم (یعنی کل کیا کرے گا) حضور کو حاصل ہو گیا۔ کہ حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی حضور نے شہادت دی۔ مولوی صاحب! اگر ہمت و حوصلہ ہوتا ہے جواب عنایت ہوں!۔

دیوبندی: میں اس دلیل پر اعتراض کرتا ہوں۔

(۱) اس آیت کا ترجیح یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غیر پر بخیل نہیں۔ لہذا آپ کے نزدیک اس سے کل مغیبات مراد ہیں یا بعض اگر کل مراد ہیں تو آپ خود کیوں کل مغیبات کا علم جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے نہیں مانتے اور کیوں محدود علم ثابت کرتے ہیں۔ تو اس آیت کو پیش کرنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔

(۲) آپ کا دعویٰ ابتدائے آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کا علم جزویہ و کلیہ محيط آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو حاصل کرنا ہے۔ لہذا اس آیت میں نہ ابتداء کا ذکر ہے نہ انتہا کا تقدیل دعوے مُنْظَبٌ نہیں اس مرتبہ آپ نے خلاف عادت میری پیش کردہ دلیل کی طرف توجہ کی ہے اور یہ کہا کہ آیت میں علم ذاتی کی نفی کی گئی ہے نہ عطاً کی۔ میں کہتا ہوں کہ علم عطاً کی بھی نفی ہے۔ بس، ہم اس نزاع کا فیصلہ آقائے نامدار مذینہ کے تاجدار کے دربار سے کرائیں۔ لیکن یہ واضح ہے کہ اس دربار کے ناطق فیصلے کے بعد اگر ذرا بھی چوں و چرا کی گئی تو بس ٹھکانا جہنم میں ہے۔

درمنشور میں ہے کہ ایک شخص نے بنی عامر میں سے حدیث بیان کی انه قال یا رسول الله هل بقى شئ لاتعلمه قال لقد علمتني الله خيرا و ان من العلم مالا يعلمه الا الله الخمس ان الله عنده علم الساعة ف الايه کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کیا علم میں سے کوئی ایسی بات باقی رہ گئی ہے۔ جس کو آپ نہ جانتے ہوں؟ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بہت کچھ خبر سکھائی اور تحقیق بھی علم میں سے وہ بھی ہیں۔ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ہی پانچ چیزیں ہیں اور حضور نے وہی سورہلقمان والی آیت تلاوت فرمائی۔ کہنے کیا اس حدیث کے بعد بھی کسی بایمان کو کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ وہ یہ کہہ کر علم ذاتی کی نفی مراد ہے نہ عطاً کی۔

شیعی سُنّۃ: مولوی صاحب! آپ کتنا ہی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم کو گھٹائیں۔ لیکن بقول اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

تو گھٹائے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
عقل ہوتی تو خدا سے نہ بڑائی لیتے

مگر مجھے یہ دیکھنا ہے کہ آپ کے یہ لغو اعتراضات کہاں تک چلتے ہیں۔ باوجود یہ کہ قابلیت کا یہ حال ہے کہ ”مغیبات“ باوجود یہ ملاحظہ کے پہلے دن پندرہ بیس مرتبہ دریافت کیا گیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ رسول دریافت کیا گیا تھا کہ کون سا صیغہ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے؟ لیکن آج تیسرا دن ہے کہ پھر وہی غلط صیغہ زبان پر جاری ہوا۔ مولوی

صاحب! آپ کے کئی درجن مولوی موجود ہیں۔ ان سے دریافت کر لیا ہوتا یا کسی کتاب ہی میں دیکھ لیا ہوتا۔ مگر اتنی لیاقت ہوتی
دیکھیں۔ خیرا پنے سوال کا جواب لیجئے۔

ہم حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے بعض علوم غیبیہ ثابت کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایسے بعض نہیں ہیں جو
بقول اشرفتی صاحب تھانوی کے جانوروں، پالگوں کو بھی حاصل ہیں کہ جانوروں پالگوں کو علم غیب ہی کب ہے۔ بلکہ وہ بعض
علوم غیبیہ ثابت ہیں جو تمام ما کان و ما یکون کو محیط ہیں۔ ہاں کل علوم غیبیہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ حضور کے
علم کو اللہ عز و جل کے علوم سے وہ مناسبت ہے جو قطرہ کو دریا سے ہوتی ہے۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے دعویٰ کا اس میں خلاف کب ہے۔ خلاف توجیب ہوتا کہ اس میں حضور کے
لئے علم غیب کی لفظی ہوتی۔ اب رہا بتداوہنہا کاذکر۔ تو اس آیت میں چونکہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم غیب دوسروں کو
تعلیم فرمانے کا تذکرہ ہے اس لئے یہاں حضور کے علم کی ابتداوہنہا کی ضرورت ہی نہیں۔ علاوه بریں ایک اور جواب یہ ہے
کہ کچھ دریہوئی کہ آپ خود فرمائچے ہیں کہ ”ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تفسیر ہے وہ خدا کی تفسیر ہے۔
اور اس کی آپ نے دو دلیلیں پیش کی ہیں۔ پہلی دلیل یہ ہے۔ **وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهُوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ** اور دوسری
دَلِيلٌ مَولِينَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا شعر۔

گفتہ اوْلَفَتَهُ اللَّهُ بُودَ گرجہ از حلق قوم عبد اللہ بود

ان دونوں کی مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ وہ وحی ہوتی
ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ کہ ان کا فرمایا ہوا اللہ عز و جل کا فرمایا ہوا ہے۔ لہذا میں حدیث پیش کرتا ہوں کہ وہ
بقول آپ کے بھی وحی ہے۔ اور اللہ کا ہی فرمایا ہوا ہے۔ حضرت امیر امویین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔
قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فاخیرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم و
اہل النا رمنا ز لهم۔ (بخاری شریف) یعنی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک بارہم میں کھڑے ہوئے توجیب سے مخلوقات کی
پیدائش کی ابتدا ہوئی اور اس وقت سے جب تک جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں اس وقت تک تمام چیزوں
کا بیان فرمادیا۔

کیوں مولوی صاحب! اس حدیث سے دیکھئے ہمارے دعویٰ کی ابتداوہنہا اور تمام ما کان و ما یکون کا تفصیلی علم ثابت
ہو گیا نہیں؟ اور بقول آپ کے حضور کا اپنے علم کی تفصیل بیان کرنا ان جیسی آیات کی تفسیر ہو گیا اور حضور کی تفسیر خدا کی تفسیر ہے۔

لہذا یہ آیات اس حدیث کے موافق ہیں یا مخالف؟ ذرا سوچ کر جواب دیجئے گا کہ میں نے بھی اس زمانے کا فیصلہ دارین
کے سردار دونوں جہان کے مختار مینہ کے تاجدار آقا نے نام امحبوب غفار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کرادیا۔ لیکن آپ کاں کھول کر سن
لیجئے کہ اگر اس سرکار عالی جاہ کے ناطق فیصلہ کے بعد کچھ چون وچرا کی تو بس دوزخ کے آخری طبقہ میں ٹھکانا ہے۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ

میں کہتا ہوں کہ علم عطائی کی بھی نفی ہے۔ حقیقتاً حضور کے علم کو گھٹانا ہے۔ اول تو یہ فرمائیے کہ میں نے ان علم خمسہ کے احادیث سے ثابت کر دیا اور خود حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان علم کی فرد افراد اخبار دی۔ تو مولوی صاحب! ان حدیثوں کی بنابر آپ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے ان علم خمسہ کا علم ذاتی مانتے ہیں یا عطائی؟ اگر دونوں سے انکار ہے تو کیا آپ احادیث کو محض اس وجہ سے چھوڑ رہے ہیں کہ ان سے حضور کا علم وسیع ہوا جاتا ہے؟

اب رہی آپ کی پیش کردہ حدیث اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک حضور کو ان علم خمسہ پر اطلاع نہ دی گئی ہو لیکن یہ کہاں معلوم ہوا کہ آئندہ بھی ان پر اطلاع انہیں دی گئی۔ باوجود یہکہ ائمۃ مفسرین و علمائے راسخین اس کے قائل ہیں کہ حضور کو ان پر بھی مطلع کر دیا گیا۔ چنانچہ چند تفاسیر احمدی و روح البیان و عرائس البیان و کمیر وغیرہ میں نے پیش کیں اور چند دیگر کتب مثلاً ابریز وغیرہ سے بھی اس کی تائیدات نقل کیں۔ اب مسئلہ میں بسط کی ضرورت توباتی نہیں رہی لیکن اور مزید اطمینان خاطر کے لئے ایک حوالہ اور پیش کرتا ہوں۔ علماء ابراہیم یجوری شرح قصیدہ برده میں فرماتے ہیں۔ ولم يخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى بهذه الامور الخمسة يعني حضور دنیا سے تشریف نہیں لے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان علم خمسہ پر مطلع فرمادیا تھا۔ اب کہنے کیا اس حدیث کریمہ اور تصریحات علماء کے بعد بھی کسی بے ایمان کو کوئی نفتگلوکی گناہ اس باقی رہ گئی؟۔

مولوی صاحب! اگر اس اعتقاد پر آپ میراثکا ناجہنم بتاتے ہیں تو چونکہ میر العقاد ان محبوبان خدا سے وابستہ ہے لہذا ان تمام مفسرین و علمائے ربائبین کو بھی (معاذ اللہ) جہنمی کہئے۔

دیوبندی: حاضرین! میری پیش کردہ حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور نے بھی اس آیت سے علم عطائی کی نفی بھی ہے اور مولوی نعیم الدین صاحب اپنی کتاب الكلمة العليا میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے علم عطائی کی نفی نکالنا ظلم ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظالم ہیں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہم بھی۔ چونکہ وہ علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ کہاں ہیں علمائے دیوبند کو بُرا کہنے والے کہ مولوی نعیم الدین صاحب کی اس گستاخی کو دیکھیں کہ کس کس کو ظلم کا مرتكب بتا رہے ہیں اور جبل احمد اور غزوہ خیر کی جو دو حدیثیں پیش کیں اُن سے جزوی علم ثابت ہوتا ہے۔ ہم کو اس سے انکار نہیں اور ہم ان پانچ چیزوں کے علم کلی کے عطا کے قائل نہیں۔ لیجئے آپ نے جو دلیل پیش کی تھی اس کا جواب کافی ہو گیا۔

شیعی سنت: مولوی صاحب! نہایت افسوس ہوتا ہے کہ آپ کو حضور کی فضیلت علم یہاں تک ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ آپ کہے جاتے ہیں اس آیت میں علم عطائی کی نفی ہے۔ باوجود یہ حضور افظُس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک دو حدیث میں نہیں بلکہ متعدد احادیث میں ان پانچ چیزوں کا علم خود اپنے لئے حاصل مانتے ہیں اور حضرت صدیق اکبر دیگر صحابہ ان علم کی خبر دیتے ہیں اور مفسرین و علمائے کرام اولیا رتک کے لئے ان علم کا حصول مان رہے ہیں۔ جن کی عبارتیں اور پوری تفصیل انہیں خس کی

بجھوں میں مفصل پیش کیں۔ تو کیا یہ ان پانچ چیزوں کا علم بالذات مانتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ علم عطاً ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ خود ان کے الفاظ شاہد ہیں۔ تو اب آپ کا یہ کہنا کہ خود حضور اور حضرت عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ ابن مسعود و حضرت صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام علم عطاً کی نفی کرتے ہیں ان مقدس ہستیوں پر سراسرا فترت اور جیتا بہتان ہے یا نہیں؟ کہ العیاذ باللہ یہ حضرات کسی غیر خدا کے لئے علم ذاتی کے قائل ہو سکتے ہیں؟

مولوی صاحب! خود حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہ کے لڑکا پیدا ہونے کی خبر دی اور حضرت صدیق اکبر نے حضرت صدیقہ سے ان کی تیسری بہن پیدا ہونے کی خبر دی تو کیا حضور کو اور حضرت صدیق کو انھیں پانچوں علموں میں سے مافی الارحام کا علم ذاتی تھا اور اگر ذائقی دونوں طریقہ کا علم نہیں تھا۔ تو آخر حضور نے اور حضرت صدیق نے یہ کس طرح خبر دی۔ ذرا باب اپنے بڑوں سے ہی دریافت کر کے جواب دیجئے۔

اب رہائیک حدیث پیش کر کے آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ حضور نے بھی اس آیت سے علم عطاً کی نفی سمجھی ہے کتنی خود مطلبی اور اپنی بد باطنی کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ لیجئے میں عرض کروں ذرا غور سے سُنئے۔ اگر بالفرض آپ کی پیش کردہ حدیث کا یہی مطلب تسلیم کر لیا جائے کہ حضور کو ان پانچ چیزوں کا علم عطاً بھی نہیں ہے اور نہ تا وفات شریف عطا ہوا۔ تو پھر حضور کا خود دوسری متعدد حدیثوں میں مثلاً ایک علم مافی الارحام سے حضرت فاطمہ کے صاحبزادے کی خبر دینا، دوسرے علم بای ارض تموت سے بدر میں ہر ایک کی قتل گاہیں دکھانا کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر آپ کو ان کا علم عطاً نہ مانا جائے تو آخر ان جیسی سیکڑوں حدیثوں کا کیا مطلب لیا جائے۔ کیا ان حدیثوں کو غلط کہا جائے، کیا ان احادیث کو قرآن پاک کے مخالف کہا جائے، کیا وہ تمام مفسرین جو ان پانچوں چیزوں کا علم عطاً غیر خدا کے لئے صاف طریقہ سے ثابت کرتے ہیں ان کو کافر و مردود کہا جائے، کیا وہ تمام علماء متفقین و اولیاء کا ملین جو اپنی تصنیفوں میں انہیں پانچوں کا علم عطاً حضور ہی کے لئے نہیں بلکہ اس امت کے ہر غوث و قطب بلکہ ہر مترضف کے لئے مانے کیا ان کو زنداق و گمراہ و بے دین کہا جائے؟ اب ذرا سوچ سمجھ کر جواب تو دیجئے۔ ساری حقیقت کھل جائے گی۔

مولوی صاحب! یہی وجہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے علم عطاً کی نفی کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی لئے حضرت صدر الافق مولینا نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے جس کی پوری عبارت یہ ہے۔

”امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی وفات کی خبر دی تھی اس کا پورا واقعہ بیان کر کے لکھتے ہیں۔“ کہہتے صاحب یہاں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کی خبر دی اور آپ کو ابھی سر و کرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم میں شبہہ ہے۔ اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ اس آیت (یعنی سورہ لقمان وابی) سے نفی علم عطاً کی سمجھنا مخالف ہی کا کام ہے۔ اور اسی کے مضمون کے قریب قریب ایک دوسری آیت جو ہر دماغ افسوس کی زبانوں پر رہتی ہے اور جس سے بے محل استشہاد کیا جاتا ہے یہ ہے۔ وعدۂ مفاتیح الغیب لا یعلمها الا ہو۔ یعنی اللہ ہی کے پاس ہیں غیب کی بخیاں نہیں جانتا ہے کوئی اس کو گمراہ ہی۔ اس آیت سے بھی نفی علم عطاً کی ثابت کرنا ظلم ہے۔“

اب مسلمانو! تم نے ان کی بے ایمانی کو دیکھا اس عبارت میں حضور ﷺ اور حضرت عبد اللہ بن عباس و حضرت عبد اللہ بن مسعود و حضرت صدیقہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السلام اجمعین کو کہاں ظالم لکھا ہے۔ تم خود جو سڑی سڑی گالیاں محبوبان خدا کو دینے کے عادی ہوتے کیا عملائے حقانی بھی آپ کو ایسے ہی گستاخ سوجھتے ہیں؟ العیاذ باللہ۔

یہ آپ ہی کا جگہ ہے کہ حضور ﷺ سے شیطان کو زیادہ علم ہے، حضور کو جتنا علم غیب ہے ایسا ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے، حضور اللہ کی شان کے آگے چوہڑے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ اور اس قسم کی سیکڑوں خرافات سے تمہاری کتابیں پڑھیں اور اتنا تو حاضرین خوب محسوس کر رہے ہیں کہ پرسوں سے آپ اور آپ کے تمام مولوی آقا نامدار ﷺ کے علم گھٹانے کے لئے تمام تمام رات گزار کر آتیوں اور حدیثوں پر غلط مطلب تھوپ کریے کوشش کرتے ہیں کہ حضور کا جتنا بھی علم گھٹایا جائے گھٹ جائے۔ میں اور میرے سارے علماء لئے شب بیداری کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو حضور ﷺ کا علم و سمع ثابت ہو۔ لہذا مولوی صاحب ہر منصف اسی میری اور میرے پیشواؤں کی کوشش، آپ اور آپ کے پیشواؤں کی کوششوں سے ہر کسی کے مذہب کے متعلق یہی منصفانہ رائے قائم کرے گا کہ حشمت علی تو سید عالم نور مجھ سے ﷺ کی شان ارفع واعلیٰ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور حشمت علی اور اس کے پیشواؤں کو ہر آن یہی خیال مدنظر رہتا ہے۔ اور مولوی منظور حسین اور ان کے پیشواؤں حضور شافع یوم النشوّر ﷺ کی شان گھٹانا چاہتے ہیں اور ان کا نقطہ نظر یہی ہے۔ کیا مولوی صاحب اس سے آپ اپنی گستاخیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں؟ آپ کے گفریات تمام ویسے ہی آپ کے سر پر سوار ہیں۔

اور مولوی صاحب آپ کی یہ جواب کہ جب احمد اور خیر والی دونوں حدیثوں سے علم جزوی ثابت ہوتا ہے۔ اس سے ہم کو انکار نہیں۔ تو اس پر دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں حضور نے انہیں پانچوں علموں میں سے ایک علم مافی الغدر (یعنی کل کیا ہوگا) کی خبر دی ہے اور آپ اس کا ذاتی علم تو انہیں سکتے۔ لہذا وہ جزوی علم عطاً ہو گا اور وہ آپ بھی اب مانتے ہیں اور اس سے پہلے اپنی تقریر میں آپ یہ کہہ چکے ہیں کہ جو ان پانچوں باتوں کا علم عطاً مانے وہ جہنمی ہے اور آپ مانتے ہیں اگرچہ جزوی سہی لہذا آپ بقول اپنے جہنمی بے ایمان خدا و رسول جل جلالہ و ﷺ کے نہایت سخت مخالف ٹھہر تے ہیں۔ کہنے کیسی یا اقبالی ڈگری ہوئی!

دیوبندی: دیکھئے مولوی نعیم الدین صاحب نے حضور کو ظالم کہا اور مولوی احمد رضا خاں صاحب خالص الاعتقاد میں لکھتے ہیں ”کہ ابلیس کا علم معاذ اللہ ہر گز علم اقدس سے وسیع تر نہیں“، تو آپ کے **اعلیٰ حجۃ** حضور کے علم سے ابلیس کے علم کو وسیع تر نہیں مانتے تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک ابلیس کا علم حضور کے علم سے زائد نہیں لیکن بر ابر ضرور ہے۔ دیکھئے اس عبارت میں تو ہیں وکفر ہے ہمارے بعضے بھولے بھائی کہا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبندی کی عبارتوں میں کچھ بے ادبی و گستاخی تو ہو گی۔ آخر مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے موافقین نے بلا وجہ تو ان کو بے ادب و گستاخ بتایا ہی نہیں ہو گا۔ کیا وہ اپنی اس انکل سے یہاں

بھی کام لیں گے کہ جو شخص حضور کو ظالم کہے اور حضور کے علم کو برابر کہے اس سے کیا بعید ہے کہ وہ حضور کے غلاموں کو فرماتے تاے۔ کیا اس پر دوسروں کی تکفیر کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب! دیکھا کافروں کا کفر یوں ثابت ہوتا ہے۔

شیئِ سُنّت: حاضرین کرام! آپ نے خوب دیکھ لیا کہ میں نے حضرت مولینا نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کی پوری عبارت پیش کی اس میں حضور کو ظالم کہا لکھا ہے؟ اس میں تو یہ لکھا ہے کہ ”اس آیت سے بھی فی علم عطاً کی ثابت کرنا ظلم ہے۔“ چونکہ وہابی اس آیت سے علم عطاً کی فی کرتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ ظالم ہوئے۔ میں نے حدیثوں سے بخوبی ثابت کر دیا کہ حضور ﷺ کا علم عطاً کی فی کی ہوتا ذرا پیش کیجئے ابھی حقیقت کھل جائے گی۔ اور تمام مفسرین اور تمام علماء متقدیں اور تمام اولیاء کا ملین بھی علم عطاً اپنی تحریریوں میں نہایت زبردست طریقہ سے ثابت کر رہے ہیں تو مولوی صاحب! اگر آپ کو خدا کا خوف نہ تھا تو بندوں سے بھی شرم نہ آئی کہ یہ مقدس ہستیاں کس طرح ظالم ہوئیں؟ ظالم توجہ ہوتیں کہ یہ بھی علم عطاً کی فی کرتے اور جب یہ علم عطاً کی فی نہیں کرتے ہیں تو اس عبارت سے یہ کس طرح ظالم ہو گئے؟ مسلمانوں! تم نے دیکھا کہ اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانا ہے اور ایسا جیتا افتخار صریح بہتان تم نے بھی سننا!

دوسرابہتان اعلیٰ حضرت قبلہ پر کیا۔ اول تو یہ خالص الاعتقاد کی عبارت نہیں۔ اگر کچھ حیا ہے تو دھاؤ کے خالص الاعتقاد میں کہاں لکھا ہے۔ بلکہ رسالہ ”رماح القہار“ کے صفحہ ۵ پر ہے۔ اور یہ رسالہ مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب بتوہری کا ہے۔ اس سے ”خالص الاعتقاد“ پر کیا اعتراض۔ اور جب خالص الاعتقاد پر اعتراض نہ ہوا تو اعلیٰ حضرت کی ذات پر اس کا کیا اثر! علاوه بر اس ذرا باب پوری عبارت تو من لیجئے۔ پوری عبارت یہ ہے۔

”رسول اللہ ﷺ عالیٰ تھالیٰ علیٰ وَسَلَّمَ کا علم اور لوگوں سے زائد ہے بلیں کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع تر نہیں۔“

اس میں حضور کے علم کو بلیں کی برابر کہاں کہا ہے؟ اس میں تو صاف یہ ہے کہ حضور کا علم اور لوگوں سے زائد ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ میں کچھ بھی حیثت اور غیرت باقی رہ گئی ہوتا ذرا ان کلاموں میں تو ہیں ثابت تو کر دیجئے! کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ حاضرین ہمارے اس فریب میں آجائیں گے۔ اور اپنے بڑوں کے سر سے کفر کا بوجھ انثار لیں گے۔ آپ اس خیال کو دور رکھئے آپ کی ان چالوں سے علماء دیوبند کے کفریات پر پردہ نہیں پڑھ سکتے۔ علماء دیوبند کے تو وہ کفر ہیں جن کو ہر اردو خواں سمجھ کر مطلب نکال لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ علماء حر میں اور تمام علماء ہند نے علماء دیوبند کے کفر کے فتوے دے دیئے۔ آج کتنے برس ہوئے کہ ان سے سینکڑوں مرتبہ یہ مطالبہ کیا گیا کہ تم اپنے سروں سے کفر کا ازار مأٹھاؤ، اپنی عبارتوں کا صحیح مطلب اگر بتاسکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر وہ سب خاموش ہیں۔ آج آپ ان لچر پوچ طریقوں سے ان کا دھمہ میٹھا چاہتے ہیں اگر جناب ہی کو حوصلہ ہے تو میں نے مولوی اشرف علی کی عبارت اور مولوی خلیل احمد کی عبارت پر جو اعتراضات کئے ذرا انھیں کے جواب دیجئے۔ خیر ان بحثوں میں تو آپ اپنا وقت پورا کرنا چاہتے ہیں میں اصل مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

دیکھئے تفسیر خازن و معالم ”وما هو علی الغیب بضدین“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں : يقول انه صلی الله عليه وسلم یاتیہ علم الغیب ولا یدخل به عليکم بل یعلمکم۔ یعنی قرآن عظیم فرماتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب آتا ہے۔ تو وہ تم پر بخیل نہیں فرماتے بلکہ تمہیں بھی تعلیم دیتے ہیں اور آیت مجھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

عَالَمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظَهِّرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَن|| یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط ارتضی من رسول ۴ نہیں فرماتا سوا اپنے پسند فرمائے ہوئے رسولوں کے۔

کہنے ! حضور کے لئے علم غیب ثابت ہوا یا نہیں ؟ کہ جب حضور بھی پسندیدہ رسول ہیں تو ان کو بھی علوم غیب دیئے گئے۔ لہذا حضور کے لئے علم غیب ثابت ہو گیا یا نہیں ؟۔

دیوبندی : آپ نے شمار بڑھانے کیلئے جو آیت پیش کی اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ اگر آیت کی یہ مراد ہے کہ کل علم غیب پر برگزیدہ رسول کو اطلاع دی جاتی ہے۔ تو یہ آپ کے خلاف ہے اور اگر بعض پر اطلاع منظور ہے جیسا کہ تفسیر مدارک و معالم و ابو سعود وغیرہ میں ہے۔ تو ہمارے خلاف نہیں۔ نیز آیت میں ابتداء انتہا کا ذکر نہیں جو آپ کے دعوے میں داخل ہے۔ آپ اس کا جواب دیجئے۔

شیعی سنت : مولوی صاحب ! انشاللہ ہماری دلیلوں کی تو شمار، ہی بڑھتی رہے گی۔ لیکن جناب تو ایک دلیل بھی علم غیب کی نظر کی پیش نہ کر سکے۔ اور نہ انشاللہ پیش کر سکیں گے اور جو دلیلیں پیش کی تھیں انھیں سے ہمارا عقیدہ ثابت ہو گیا۔ اب کہنے آپ کے پاس کون ہی دلیل ہے۔ اور جب آپ کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں تو پھر آپ شمار کیا بڑھ سکتے ہیں۔ اب مجھے اپنے سوالات کے جوابات۔

مولوی صاحب ! میں اس کے قبل بھی عرض کر چکا ہوں کہ حضور کے لئے کل غیب حاصل ہونے کا تو کوئی قائل ہی نہیں وہ تو ذات باری جل جلالہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اب رہا بعض تو الحمد للہ کہ آپ بھی اس کے قائل بنے لیکن مولوی صاحب ! ذرا اپنے پیشوامولوی رشید احمد صاحب کی تو خبر مجھے کہ وہ مسئلہ علم غیب میں لکھتے ہیں :

”ہر چہارائی مہینہ و جملہ علماء متفق ہیں کہ انہیاً علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں۔“

اور آپ کہتے ہیں کہ بعض مغیبات پر اطلاع ہمارے خلاف نہیں لہذا اب اس میں سے کس کا قول صحیح مانا جائے۔ اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ لہذا آپ کا یہ بھی عقیدہ ہوا۔ تو آپ ہی کا یہ عقیدہ بھی ہوا کہ مطلع ہیں۔ اور یہ بھی عقیدہ ہوا کہ مطلع نہیں۔ مولوی صاحب ! یہ کیا بات ہوئی کہ جس کا اثبات اسی کی نظری اور جس کی نظری اسی کا اثبات ! یہ مجلس مناظرہ ہے ذرا ہوش میں آجائیے۔ یہ کیا معاملہ ہوا حاضرین نہیں کے حضرات ! مولوی صاحب آپ کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ بعض مغیبات پر مطلع ہونا تو ہمارے مخالف بھی نہیں۔ ورنہ مولوی رشید احمد صاحب سے مولوی صاحب بے زاری ظاہر کریں۔ اور جب بے زاری ظاہر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

اب رہا آپ کا دوسرا سوال، اُس کا جواب بھی اسی سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہمارا عقیدہ یہ تھا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیر عطا فرمائے۔ اور وہ اس آیت سے ایسے ثابت ہو گئے کہ باوجود آپ کے منکر ہونے کے آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔ چونکہ آپ کی مرتبہ ان سوالوں کو دُہرا دیتے ہیں۔ اس لئے میں دریافت کرتا ہوں کہ ”کُل“ کی تعریف ہے اور ”بعض“ کی کیا اور ان میں کیا نسبت ہے؟ اور دلیل کسے کہتے ہیں اور دعویٰ کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟ اب چونکہ آپ کا خزانہ تو خالی ہو گیا۔ لہذا صرف اپنا وقت پورا کیا جا رہا ہے۔ لیجے میں اور دلیل پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ما کان اللہ لیطلاعکم علی الغیب ولكن اللہ ॥ یعنی اللہ اس لئے نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس بات کے لئے چن لیتا ہے تو اسے غیب پر مطلع فرماتا ہے۔

فرمایئے اس سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے علم غیر ثابت ہوا یا نہیں؟

دیوبندی: آپ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کل اور بعض کی تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے اور دلیل دعویٰ کس کو کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے اگر اس کے دریافت کرنے کا شوق ہے تو میرے پاس مدرسہ میں تشریف لائیے یہ مناظرہ میں پیش کرنے کی بات نہیں ہے۔ اور علی ہذا آپ کی یہ دلیل بھی دعوے پر منطبق نہیں اور پھر وہی سوال وارد ہوتا ہے کہ اس سے کل مراد ہیں یا بعض اگر کل مراد ہیں تو تمہارے بھی خلاف ہے۔ اور اگر بعض مراد ہیں تو وہ ہمارے مخالف نہیں وہ یعنہ ہمارا مذہب ہے اور یہ آیت کریمہ بھی کہی ہے۔ اگر بفرض اس سے یہ علم محیط ثابت ہو تو بحیرت سے پہلے بھی مانا پڑے گا اور آپ اکیاسی روز قبل مانتے ہیں۔ مولوی صاحب یہ دو تین اعتراض، محمد اللہ آپ کی ساری دلیلوں کا خاتمه کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ اگر کسی دلیل میں بغض باقی ہو تو فرمائیے تاکہ کچھ اور اعتراض کر دیا جائے۔

شیعی سُنت: مولوی صاحب! آپ میرے ان سوالوں کا جواب دیتے ہیں کہ تم میرے شاگرد ہو، میں تم کو پڑھادوں گا اور بتادوں گا کہ کل اور بعض اور دلیل دعوے میں کیا نسبت ہے۔ میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ کیا آپ کو ایسا ہی شاگرد بنانے کا شوق ہے۔ جیسا گنگوہی و نیٹھی کو تھا کہ براہین قاطع صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں:

”مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ کو اور دو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علم اے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رُتبہ اس مدرسے کا معلوم ہوا۔“

مولوی صاحب جس کے لئے اللہ تعالیٰ یہ فرمائے۔ و علمک مالم تکن تعلم اے محبوب! جو کچھ تم نہیں جانتے تھے، ہم نے تم کو سکھا دیا۔ اس ذات کو اردو زبان مدرسہ دیوبند سے سکھائی جاتی ہے۔ شاید دیوبندی دھرم میں اللہ تعالیٰ کو بھی اردو زبان نہ آتی ہوگی جو اسے معلوم تھا وہ سکھا دیا ہوگا اور فرمایا ہوگا کہ اردو زبان ہم کو ہی نہیں معلوم تم کو کیسے سکھائیں۔ ہاں تیرہ سو برس کے بعد دیوبندی مولوی اردو جانے والے پیدا ہوں گے ان سے سیکھ لینا۔ اور سبحان اللہ! اردو بھی ایسی فتح بلیغ کہ ”کلام آگئی“ اور سکھائی جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے میں کہوں مولوی منظور حسین صاحب بیٹھ گئیں۔ العیاذ بالله تعالیٰ۔

مولوی صاحب اگر آپ ان سوالوں کا جواب دیتے تو پھر آپ کو ان کے ذہرانے کی بہت نہ ہوتی۔ اب میری اس پیش کردہ آیت پر پھر وہی سوالات آپ پیش کرتے ہیں میں چند مرتبہ ان کے جواب دے چکا ہوں۔ اب ان کو بار بار ہر مرتبہ کہنا صرف اپنے وقت کا پورا کرنا ہے۔ حاضرین نے یہ خوب اچھی طرح احساس کر لیا کہ آپ میرے دلائل کا جواب دینے سے پہلے دن، ہی سے عاجز ہیں۔ مگر آپ کوئی طرح مناظرہ کے دن پورے کرنے منظور ہیں۔

اب رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علوم ثابت ہونے کی صورت میں آپ کا یہ کہنا ”وہ ہمارے مخالف نہیں وہ یعنیہ ہمارا مذہب ہے۔“ تو گزارش یہ ہے کہ اس کے متعلق ایک قول تو مولوی رشید احمد گنگوہی کا پہلی تقریر میں پیش کرچکا کہ ”انیا، علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں“۔ جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ آپ کا مذہب یہ ہے کہ آپ بعض علم غیب پر بھی حضور کو مطلع نہیں مانتے۔ لیکن آپ کا یہ کہنا کہ بعض علم غیب پر مطلع ماننا ہمارا مذہب ہے۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ دوسرا قول انھیں گنگوہی کے فتاویٰ رشید یہ جلد سوم صفحہ ۷۳ سے پیش کرتا ہوں سنتے وہ لکھتے ہیں:

”علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہا مہشرک سے خالی نہیں۔“

اور آپ بعض معیبات کا علم غیر خدا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے مان رہے ہیں تو آپ اپنے پیشوائے حکم سے مشرک ہو گئے۔ اور چونکہ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے وہ میرا عقیدہ ہے۔ تو یہ آپ کا عقیدہ بھی ہوا۔ لہذا آپ اپنے ہی حکم سے مشرک ہو گئے۔

مسلمانو! تم نے دیکھا ان کا اصل مذہب تو یہ ہے کہ جو خدا کے سواسی کیلئے کسی تاویل سے (یعنی چاہے بطریقہ عطائی ہو) بعض علم غیب بھی مانے وہ مشرک ہے۔ لیکن اس وقت تم کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے ہیں، کہ یعنیہ ہمارا مذہب بعض علم غیب حضور کیلئے ثابت کرنے کا ہے۔ خیر مولوی صاحب تو وقت گزاری کر رہے ہیں، لیکن میں اور دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الرَّحْمَنُ عَلِمَ الْقُرْآنَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ عَلِمَهُ || يعنی جن جل جلالہ نے قرآن سکھایا انسان کو پیدا فرمایا اُسے
الْبَيَانُ ۖ بیان سکھایا۔

تفسیر معالم تفسیر خازن میں اس آیت کے تحت میں لکھا ہے: خلق الانسان: یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، علمہ

البيان: یعنی بیان ما کان و ما یکون، انسان: سے مراد انسان کامل یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور انھیں ما کان و ما یکون سکھایا۔ یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو گا سب کا علم عطا فرمایا۔ مولوی صاحب! اب بھی ایمان لے آئیے۔ دیکھئے آفتاب کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ما کان و ما یکون عطا ہوا۔ ملاحظہ ہو کہ ہم نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔

دیوبندی: حاضرین اس مبارک جلسے کے آخری اجلاس میں۔ آپ حق و باطل کے امتیاز کرنے میں انتہائی توجہ سے کام لیں میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ دیکھئے کہ کس کے ہاتھ میں قرآن عزیز ہے اور احادیث کس کی حقانیت کی شہادت دے رہی ہیں۔ صحابہ و تابعین و دیگر سلف صالحین رضوان اللہ عنہم کا دامن کس کے ہاتھ میں ہے۔ نام کی دلیلیں توہر باطل سے باطل فرقہ بھی پیش کر دیتا ہے۔ لیکن دلیل وہی ہوتی ہے جو عقل و نقل کی کسوٹی پر کس جائے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے فاضل مخاطب نے جتنی نام نہاد دلیلیں پیش کیں ان کے کئی کئی جواب دئے گئے جن پر ان کو ایک حرفاً کہنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ ہو گی۔ اور میں نے جو ادلهٗ پیش کئے ہمارے فاضل مخاطب قسم کھانے کو بھی اس کا جواب نہیں دے سکے۔ میں نے آیت و ماعلمہ الشعور و ماینبغی لہ پیش کی وہ لا جواب رہی۔ بعد ازاں آیت یوم جمیع الہ الرسول الایہ پیش کی وہ بھی اس وقت تک لا جواب ہے۔ اس کے علاوہ اور چار آیتیں پیش کیں تھیں وہ بھی لا جواب ہیں۔ آج صحیح ساتویں آیت پیش کی تھی اس پر ہمارے فاضل مخاطب نے بڑی جرأت سے کہا تھا کہ اس میں علم ذاتی کی نظری ہے۔ میں نے خود حضور اور دیگر صحابہ کے اقوال سے ثابت کر دیا کہ اس میں علم عطا یکی بھی نظری ہے جس کے جواب میں ہمارے فاضل مخاطب ایک حرفاً نہ کہہ سکے۔

شیعی سُنّۃ: معزز حاضرین! جس قوم کا خدا جھوٹ بول سکے اس کے پچاری کیوں اپنے لئے جھوٹ بولنا ضروری نہ ہمچیں گے۔ یہ فیصلہ میں آپ ہی پر چھوڑ تا ہوں کہ مولوی صاحب نے ایک آیت بھی ایسی پیش کی جس کا یہ مطلب نکلے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں چیز کا علم عطا نہیں کیا گیا۔ اور نہ کہی عطا کیا جائے گا۔ اور میں نے پانچ آیتیں کیسی صرف تھیں کیں۔

(۱) وعلمك مالم تكن تعلم یعنی اے محبوب اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے اور اس کی تفسیر نقل کی تھی۔ من الا حکام والغیب یعنی احکام اور غیب۔

(۲) وما هو على الغیب بضمنیں۔ یعنی ہمارا حبیب غیب تنانے پر بخیل نہیں۔

لہ اس کے جواب اور تفسیر اور علم شعر کی نظری پر اٹھارہ سوال اسی رواد کے صفحہ ۲۱ ر سے صفحہ ۲۳ پر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس نے جواب دیا اور کس نے نہیں۔ لہ رواد کے صفحہ ۳۳ پر اس آیت کی بحث ہے وہیں آپ کو ان کی صداقت کا پتہ چل جائے گا۔

تمہارے اس سے اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں لعنة اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کا ہر دیکھنے والا انشار اللہ یہی کہے گا۔

(۳) عالم الغیب فلا يظهر على غیبہ احد الامن ارتضی من رسول یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسند فرمائے ہوئے رسول کے۔

(۴) وما كان الله ليطلعكم على الغیب ولكن الله يجتبی من رسّله من يشاء یعنی اللہ اس لئے نہیں کہ ائے لوگوں میں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس بات کے لئے جن لیتا ہے۔

(۵) الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمه البيان اور پھر اس کی تفسیر خازن معلم سے خلق الانسان: یعنی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علمه البيان: یعنی بیان ما کان و مایکون یعنی حُمَن جل جلالہ نے قرآن سکھایا۔

انسان: یعنی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پیدا فرمایا۔ اور انھیں بیان: یعنی ما کان و مایکون کا علم عطا فرمایا۔ یہ پانچ آیتیں تو وہ تھیں جن کو میں پیش کر چکا ہوں۔ اب چھٹی آیت اور لیجئے۔

(۶) تلك من انباء الغیب نوحیها اليك یعنی غیب کی خبریں ہیں ہم ان کو آپ کی طرف بھیجتے ہیں۔ مسلمانو! اب میں بھی تھیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان آیات سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو علم غیب عطا ہوا۔ لہذا آپ خود انصاف سے کہنا کہ قرآن کس کے ہاتھ میں ہے۔ اب رہیں حدیثیں تو دو حصہ تھیں میں معراج والی پیش کر چکا ہوں جن کے مضامین ہیں کہ شبِ معراج جب اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھا تو حضور فرماتے ہیں: فعلمتم ما فی السموات و الارض یعنی جو کچھ میں اور آسمانوں میں تھا سب میں نے جان لیا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں فتجلى لی کل شئ و عرفت یعنی میرے لئے ہر چیز ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر شئ کو پیچاں لیا۔

تیسرا حدیث: ماترک شيئاً يكون في مقامه ذلك الى قيام الساعة الاحدت به یعنی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ حضور ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو قیامت تک جو چیز اپنے مقام میں ہونے والی تھی سب کا بیان فرمایا۔ چوتھی حدیث: حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مردی ہے۔ قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منزلهم و اهل النار منازلهم یعنی حضور ہم میں ایک بار کھڑے ہوئے۔ توجب سے مخلوقات کی پیدائش کی ابتداء ہوئی اس وقت سے جب تک جنتی جنت میں چلے جائیں گے۔ اور دوزخی دوزخ میں اس وقت تک تمام چیزوں کا بیان فرمادیا۔

حدیثیں تو کئی اور بھی پیش کی تھیں لیکن بطور نمونہ کے ان کو میں نے دُھر ادیا۔ لہذا معزز حاضرین! ان حدیثیوں سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضور کو ابتداء آفریش سے دخول جنت و دوزخ تک کی ہر چیز کا تفصیلی علم عطا کیا گیا۔ اور حضور نے ان میں کچھ علوم ظاہر ہی فرمادیئے۔ اب ائے برادر ایں ملت اذرا انصاف سے کہنا کہ احادیث کس کی حقانیت کی شہادت دے رہی ہیں؟۔ اب رہے صحابہ و تابعین سلف صالحین، ان کا حال بھی انھیں حدیثیوں سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر فاروق و حضرت حذیفہ

رضی اللہ عنہما بھی ان کو روایت کر کے حضور کے ابتدائے آفرینش، دخول جنت و دوزخ تک ہر ہر شے کا حضور کو تفصیلی علم مان رہے ہیں۔ علاوه بریں شرح زرقانی میں ہے۔ اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاز مون باطلاعہ علی الغیب۔ یعنی صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔ اب رہے تابعین اور سلف صالحین، تو وہ بھی ان حدیثوں کو روایت کرتے ہیں۔ ان کو بے تأمل مانتے ہیں۔ ان حدیثوں کو حضور کے علم پر دلیل لاتے ہیں۔ علاوه بریں ان کی تصریحات بھی پیش کرتا ہوں لیکن بطور نمونہ کے پیش کی جاتی ہیں۔

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

”ووے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است برہمہ چیزے از شیونات ذات الہی واحکام و صفات حق و اسما و آثار و بکمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نموده است و مصدق فوق کل ذی علم علیم است۔“

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات الہی کی تمام شانوں اور اس کے احکام اور اس کے اسماء و صفات و آثار کو جانے والے ہیں۔ اور تمام علوم ظاہری و باطنی اور اول و آخر کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور فوق کل ذی علم علیم کا مصدق ہے۔ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

فَانْ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَ ضُرْتَهَا

وَمِنْ عِلْمِكَ عِلْمُ الْلُّوحِ وَالْقَلْمَ

یعنی ائمۃ بنی مکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے دریائے عطا و خامیں سے دنیا و عقبی ہے۔ اور مجملہ آپ کے علوم سے لوح و قلم کا علم ہے۔

علامہ علی قاری ”حل العقدہ شرح البردہ“ میں فرماتے ہیں:

یعنی علم لوح و قلم کے آپ کے علوم میں سے ہونے کا بیان یہ ہے کہ آپ کے علوم متعدد ہوتے ہیں۔ کلیات و جزئیات و حقائق و عوارف و معارف کی طرف جو ذات و صفات سے متعلق ہیں۔ اور لوح و قلم کے علوم آپ کے علوم کے سمندروں میں سے ایک نہر اور آپ کے علوم و سیعہ کی سطروں میں سے ایک حرف ہیں۔

لیجنے مولوی صاحب! یہ بطور نمونہ کے سلف صالحین کے اقوال پیش کئے گئے۔ اور یہ اقوال تو ہمارے دعوے سے بھی

اور عالی ہیں کہ ہم تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے صرف ماکان و ما یکون کا علم ہی ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ اور ان میں ماکان و ما یکون کے علوم کو حضور کے علوم کا بعض کہا جا رہا ہے۔ کیونکہ ماکان و ما یکون کے تمام علوم اوح میں ہیں اور اوح کے تمام علوم کو حضور کے علوم کا بعض کہا۔ لہذا ماکان و ما یکون کے تمام علوم حضور کے تمام علوم کے بعض ہوئے۔ مولوی صاحب! اب کہئے کہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضوان اللہ علیہم آجعین کا دامن ہمارے ہاتھ میں ہوا یا آپ کے ہاتھ میں؟ اور نام نہادا آپ کی دلیلیں ہیں یا ہماری۔ اور تمام امت مرحمہ ہمارے ساتھ ہے یا تمہارے؟

اور مولوی صاحب آپ یہ جو فرماتے ہیں کہ ہماری دلیلوں کا کوئی جواب نہیں دیا اس صریح کذب جیتے جھوٹ کوں کر تمام حاضرین اپنے دلوں میں آپ پر خود ہی لعنت بھیجتے ہوں گے۔ مولوی صاحب اگر خدا کا خوف نہ تھا تو اتنے بڑے مجمع کی تو شرم کرتے۔ کہنے والا تو میں تھا کہ مولوی صاحب آپ نے میرے کسی سوال کا جواب تو کیا بلکہ جواب کی ہوا بھی نہیں لگنے دی۔ لیکن آپ یہ خوب سمجھتے تھے کہ حشمت علی اب آخری اجلاس میں اپنے سوالات کی فہرست پیش کرے گا۔ اس لئے آپ نے اس سے پہلے ہی پیش بندی شروع کر دی۔ مگر حاضرین ان عاجزانہ حکتوں کو خوب سمجھ رہے ہیں کہ: ع

”نمودار چیزیں چھپانے سے حاصل۔“

دیوبندی: حضرات ہمارے فاضل مخاطب نے صح شمار بڑھانے کے لئے دو دلیلیں پیش کی تھیں جن میں پہلی اور تیسرا دلیل کا ایک مضمون تھا۔ لہذا دونوں پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے جوابات دے کر اپنے دعوے پر مطبق کیا جائے اور بغیر اس کے ان آیات کو اپنے دعوے کی دلیل بنانا ایسے ہو گا جیسے کوئی شخص علم غیب کے ثبوت میں قل هو اللہ احد پڑھ کر سننا دے۔ اب میں آٹھویں دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یسأّلَكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا لَوْلَمْ يَرْجِعُنَّ إِلَيْهِ فَرِمَادِيَّةٌ (ازباب) عَنْدَ اللَّهِ هُوَ الْأَحَدُ

نویں دلیل سننے:

وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تَرْجِعُونَ هُوَ سَوْمَیْرِ دلیل سننے:

الْيَهِ يَرِدُ عِلْمُ السَّاعَةِ الْأَلِيَّةُ

ہمارے پاس دیکھنے کیسے کیسے ادلة قائمہ ہیں۔ ذرا جواب دینے کی توہمت بھیجئے۔ ابھی تو دس ہی آیتیں پیش کی ہیں۔ اگر

سے اس کھلے جھوٹ کو اگر دیکھنا منظور ہو تو جو دلیل اس رواد میں جہاں بھی پیش کی گئی ہیں اس کی پوری حقیقت رداقوں مفسرین اور ان کی اس پیش کردہ دلیل پر اعتراضات تمام بالتفصیل موجود ہیں۔ اور مولوی صاحب کی صداقت کا پورا امتحان ہو جائے گا۔ اور آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ جواب کس نے دیا اور کس نے نہیں۔

وقت ملاؤ انشا اللہ چا لیس آیات کریمہ سے آپ کے اس خانہ ساز عقیدہ کی حقیقت کھول دی جائے گی۔

شیئِ سُنّۃ: حاضرین کرام! جس قوم نے خدا کو بھی بے عیب نہ چھوڑا بلکہ اس پر بھی جھوٹ کا دھنہ لگا دیا، اُس کی کیا شکایت! لیکن فقط میں آپ حضرات کو صرف اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو دلائل میں نے پیش کئے ہیں، وہیں پر مولوی صاحب کے لغوسوالات کے کافی جواب بھی دے دیئے ہیں۔ لیکن میں نے اختصار کے ساتھ ان دلائل کو اس سے پچھلی تقریر میں دُہرایا ہے۔ لہذا ذرا الصاف سے کہنا کہ کیا وہ چھا آیتیں مسئلہ علم غیب سے ایسی ہی بے تعلق ہیں جیسے قل هو الله احد جس کا ترجمہ یہ ہے اے محبوب فرماد تجھے کہ اللہ ایک ہے۔ اگر نہیں ہیں تو مولوی صاحب نے ان آیتوں سے انکار کیا نہیں؟ اور اس میں دیدہ و دانستہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم کو گھٹانا ہے یا نہیں؟

مسلمانو! تمہارے سمجھنے کیلئے بہی بہت کافی ہے کہ جن آیتوں اور حدیثوں سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کیلئے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے علم غیب ثابت ہوتا ہے۔ ان سب کو پس پشت ڈال کر اپنے دل سے چند آیتوں کا وہ نیا مطلب گڑھ کر جو کسی مفسر نے نہیں لکھا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا زبردست علم گھٹایا جاتا ہے۔ اور پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہمارا آیتوں حدیثوں پر ایمان ہے۔ تفہیم ہے تھہاری ایسی مسلمانی پر۔

اب مولوی صاحب آٹھویں آیت پیش کرتے ہیں۔ باوجود یہ کہ پہلی ساتوں آیتوں کی ہم نے تفسیروں سے صحیح مراد فلک کر کے نہایت واضح طریقہ سے یہ ثابت کر دیا کہ ان میں سے کسی آیت سے نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب عطا نہ کیا ہو۔ اور نہ آئندہ کبھی عطا کرے گا۔ اور خاص کر علم قیامت پر نہایت جم کرتقریر کر چکا ہوں لیکن مولوی صاحب محض اپنی شمار بڑھانے کے لئے یہ آٹھویں اور دسویں آیات اسی علم قیامت کی پھر پیش کرتے ہیں۔ اور میں کل کی تقریروں میں یسئلوں ک عن الساعۃ ایام مرسها کے تحت میں جو تفسیر روح البیان میں لکھا تھا وہ پیش کر چکا ہوں۔ لیجئے پھر سُنْتَهُ۔ قد ذہب بعض المشايخ الی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعۃ باعلام اللہ تعالیٰ وہو لاینا فی الحصر الایة کمالاً یخفی۔ یعنی ہمارے بعض مشاٹ خاس طرف گئے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے واقف کرنے سے وقت قیامت کو جانتے تھے۔ اور یہ ان آیات کے خلاف نہیں ہے۔ جن میں اللہ کیلئے اس کو خاص کیا گیا۔ اور اس میں کچھ پوشیدگی نہیں۔

مراد یہ ہے کہ جن آیات میں علم قیامت کو اللہ تعالیٰ کیلئے خاص کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کا علم ذاتی ہے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کیلئے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ناجار ہا ہے۔ تو علم ذاتی خدا کے ساتھ ہی خاص رہا۔ وہ ہمارے نزدیک بھی سوا خدا کے کسی کو حاصل نہیں۔ کہنے مولوی صاحب اس مفسر نے آپ کی ان ساری آیات کا مطلب بتا دیا کہ ان آیات میں قیامت کا علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونا بیان کیا جا رہا ہے۔ اب فرمائیے کہ آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے لیکن میں اس کی اور مزید تفصیل عرض کرتا ہوں۔

امام قسطلانی شرح بخاری تفسیر سورہ رعد میں فرماتے ہیں۔ لا یعلم متى تقوم الساعة الا الله الامن ارتضى من رسول فانه يطلعه على من يشاء من غبيه۔ یعنی کوئی خدا کے سوانحیں جانتا کر قیامت کب آئے گی۔ سو اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ اللہ انہیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے۔ یعنی وقت قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں۔ اور تفسیر کبیر نے تو نہایت صاف طریقہ سے علم الغیب فلا یظهر علی غبیہ کی تفسیر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم قیامت ثابت کیا۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں قیامت کو اللہ تعالیٰ کے علم خاص میں داخل فرمائے گئے ہیں:

”وَطَّعَنَى كَنْدِيرَ غَيْبٍ خَاصٍ خَوْدَ يَنْجَحُ كُسْ رَايْوَ جَهْنَمْ كَرْ فَرْ تَلْبِسْ وَاشْتَبَاهَ وَخَطَاَةَ كُلِّ درَاسِ اطْلَاعِ باشَدَ مَغْرِبَةَ كَسَرَ كَهْ پَسِنْدِيَ كَنْدِيرَ آسَ كَسْ رَسُولَ باشَدَ خَوَاهَ ازْ جَنْسِ مَلْكَ وَخَوَاهَ ازْ جَنْسِ بَشَرِّ مَثَلَ حَضْرَتَ مُحَمَّدَ مَصْطَفَى عَلَيْهِ الْأَصْلَوَةَ وَالسَّلَامُ أَوْ اطْهَارَ بِرَغْيَوبِ خَاصَّهِ خَوَدَ فَرَمَيْدَ“

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب خاص جس میں قیامت بھی ہے، اپنے پسند کئے ہوئے رسول کو بھی مطلع فرمادیتا ہے۔ مولوی صاحب فرمائیے! شاہ صاحب اور علمائے کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم قیامت مانا یا نہیں۔ مگر حضور کی عدالت آپ کو یہ کیسے تسلیم کرنے دے گی۔ معزز حاضرین! آپ نے مولوی صاحب کی یہ دلیلیں کہ محض حضور کا علم گھٹانے کے لئے تمام مفسرین و علمائے امت کے خلاف ایک نیا مطلب اپنے دل سے گڑھ کر تھوپا ہے۔ ان کے علاوہ جو مولوی صاحب چالیس اور بتاتے ہیں وہ بھی ایسی ہی ہوں گی۔ اور جب آپ پیش کریں گے تو انشا اللہ ہم دکھادیں گے۔ اور یہ بھی ایک لغوگوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کے ہر صغير و كبير پڑھے اور بے پڑھے کی زبان پر یہی آیتیں چڑھی ہوئی ہیں۔ اب رہا آپ کا ہمارے عقیدے کو خانہ ساز کہنا تو اس کے متعلق میں حاضرین کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تین دن کی مولوی صاحب کی اور میری تقریروں سے خود نتیجہ چالیس کے خانہ ساز عقیدہ میرا ہے یا مولوی صاحب کا اور تمام امت مرحومہ میری، ہم عقیدہ ہے یا مولوی صاحب کی۔

اب ساقویں آیت سنئے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویکون الرسول علیکم شہیداً یعنی یہ رسول تم سب پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ جب تک حضور کو اپنی تمام امت کے تمام اعمال کا علم نہ ہو گا شہادت کیسے دے سکتے ہیں۔

دیوبندی: حاضرین! اس آیت سے بقول ہمارے فاضل مخاطب کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کو کسی ذریعہ سے اعمال کی اطلاع ہوتی ہے۔ حاضرین غور فرمائیں کہ اس کو ہمارے مخاطب صاحب کے دعوے سے کیا تعلق ہے۔ پھر یہ اطلاع کب ہوتی ہے۔ اجمالی یا تفصیلی۔ اس وقت میرے مخاطب کسی صحیح الحواسی سے کام کرتے رہے ہیں۔

گیارہوں دلیل سنئے: وما يعلم جنود ربک الا هو (مشر) یعنی اللہ کے لشکروں کی تعداد اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

بارہویں دلیل ملاحظہ ہو: یسئلونک عن الساعۃ ایاً مرسُهَا فیمَا انت من ذکرا ها الی ربک
منتهاها۔ تفسیر مدارک میں ہے: الی ربک منتهاها منتهی علمها متى تكون لا یعلمها غيره۔ یعنی وقت قیامت
کے علم کی اپنا اللہ تعالیٰ پڑھوئی ہے اس کو کوئی نہیں جانتا۔

شیء سُنّۃ: مولیٰ صاحب! آپ کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا علم و سمع ثابت ہونا نہایت نگوار معلوم ہوتا ہے کہ میں نے یکوں
الرسول علیکم شہیداً آیت تلاوت کی تھی اس پر آپ نے یہ اعتراض کیا کہ اس کو دعوے سے کیا تعلق ہے اور اطلاع اجمالی
ہوتی ہے یا تفصیلی۔ لیجئے میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اسی آیت کی تفسیر
میں لکھتے ہیں۔

”و باشد رسول شمارشما گواہ زیرا که او مطلع است بخوبیت بر رتبہ ہر متدين بدین خود که در کدام
درجه از دین مکن رسیده و حقیقت ایمان او چیست و جوابے کہ بدال از ترقی محظوظ مانده است کدام
ست پس اومی شناسد گناہان شمار او اعمال نیک و بدشمار اور جرات ایمان شمار او اخلاص و نفاق شمارا۔“

یعنی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نور نبوت سے اپنے ہرامتی کے مرتبہ پر مطلع ہیں کہ میرے دین کے کس درجہ پر پہنچا ہے اور
اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جس حجاب نے اسے ترقی سے روک دیا ہے کیا ہے۔ پس حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تمہارے
گناہوں کو جانتے ہیں اور اپنے بڑے اعمال کو جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجوں کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ
کون شخص خلوص قلب سے سچا مسلمان ہے اور تم میں کون شخص صرف زبان سے مسلمان اور دل سے منافق ہے.....
مولیٰ صاحب! کہیے اس سے حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم کی وسعت ثابت ہوئی یا نہیں۔ اگراب بھی کچھ
شک ہے تو دوسری تفسیر معاالم التنزیل نے اس آیت کے تحت میں یہ حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال قام فينا رسول الله صلی الله عليه وسلم يوم ما بعد العصر فماترك شيئاً الى يوم القيمة الا
ذکره في مقام ذالك حتى اذا كانت الشمس على روس النخل واطراف الحيطان قال اماما نه لم
يبق من الدنيا فيما مضى منها الا كمابقى من يومكم هذا الحديث۔ یعنی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے
ہیں کہ حضور نے ایک روز عصر کے بعد ہم میں کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والی چیزیں سب ہی بیان فرمادیں۔ اور کوئی چیز
چھوڑنہ دی یہاں تک کہ جب دھوپ کھوروں کی چوٹیوں اور دیواروں کے کناروں پر پہنچی تو فرمایا کہ دنیا کے احوال میں سے
صرف اس قدر باقی رہ گیا جتنا دن باقی رہا ہے۔

مولیٰ صاحب دیکھئے اس حدیث کا اس آیت کے تحت میں لانا صاف بتا رہا ہے کہ اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وسعت علمی مذکور ہے۔ لہذا حضور اقدس صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو کیسا تفصیلی علم غیب عطا ہونا ثابت ہوا۔

حضرات آپ نے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اس آیت سے اگر میں نے حضور کا وسیع علم ثابت کیا تو میں صحیح الحواس نہ رہا اور مولوی صاحب چونکہ حضور کا علم گھٹاتے ہیں۔ لہذا صحیح الحواس ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور کے علم گھٹانے والے کو صحیح الحواس کہتے ہیں۔ حضرات مولوی صاحب نے دو آیتیں اب کی مرتبہ پڑھیں جن میں پہلی آیت کو حضور کے علم سے کیا تعلق ہے۔ مگر چونکہ مولوی صاحب کو حضور اقدس ﷺ کا علم گھٹانا مقصود ہے۔ اس لئے علمائے امت کی تحقیقات دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ مولوی صاحب اگر آپ کو واقعی تحقیق ہے تو ان دونوں تفسیروں سے جو میں نے ابھی پیش کیں تسلی ہو سکتی ہے۔ مگر میں بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں کہ تفسیر روح البیان و تفسیر خازن میں یہ حدیث نقل فرمائی ذرا غور سے سنئے:

وقال السدى قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علی امتي فی صورها فی الطین
کما عرضت علی ادم واعلمت من يومن بی و من یکفر فبلغ ذلک المنافقین قالوا الاستهزاء زعم
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه یعلم من يومن به و من یکفر ممن یخلق بعد و نحن معه
وما یعرفنا فبلغ ذالک رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیه
ثم قال مابال اقوام طعنوا فی علمی لاتسئلونی عن شیء فیما بینکم وبين الساعة الا انباتکم به فقام
عبد اللہ بن حذافة السهمی فقال من ابی یارسول اللہ قال حذافة فقام عمر فقال یارسول اللہ رضینا
بالله ربنا وبالسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبینا واعف عننا عفا اللہ عنک فقال النبي صلی اللہ
علیه وسلم فهل انت منتهون ثم نزل عن المنبر۔

کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر میری امت کی صورتیں پیش کی گئیں جیسے کہ آدم علیہ السلام پر
پیش کی گئی تھیں۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کون مجھ پر ایمان لا یگا۔ اور کون کفر کرے گا۔ جب یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ تمسخر سے
کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان ہے۔ کہ وہ جانتے ہیں کہ کون ان پر ایمان لائے گا۔ اور کون کفر میں رہے گا۔ ان لوگوں
میں سے جو بھی نہیں پیدا ہوئے اور آئندہ پیدا کئے جائیں گے۔ یہ تو بڑی بات ہے ہم تو اب موجود ہیں وہ بتائیں کہ ہم میں
کے کون مؤمن اور کون کافر ہے۔ یہ خبر سن کر حضور اقدس ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و شکر کے
فرمانے لگے کہ ان قوموں کا کیا حال ہے جنہوں نے میرے علم میں طعنہ کیا۔ آج سے قیامت تک کوئی شےی ایسی نہیں جس کو
مجھ سے تم دریافت کرو اور میں تمہیں نہ بتاسکوں اب سے قیامت تک کی جس چیز کو چاہو مجھ سے دریافت کرو میں تمہیں اُس کی
خبر دوں گا۔ پس عبد اللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ میرا بآپ کون ہے۔ فرمایا حذافہ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے امام ہونے آپ کے نبی ہونے
پر راضی ہوئے۔ پس ہماری تقدیر معااف فرمائیے۔ الخ

مولوی صاحب! تین دن سے آپ اور آپ کی ساری جماعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم گھٹانے کے

درپے ہے۔ لہذا اس حدیث سے سبق حاصل کر کے تائب ہو جائیں ورنہ منافقین کے قدم بقدم ہونا تو اظہر من الشس ہے۔
لیجئے اب آٹھویں آیت سناتا ہوں: ما کان حدیثاً یغتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه و تفصیل کل
شیء۔ یعنی یہ کتاب کوئی گڑھی ہوئی کتاب نہیں۔ اس میں الگی کتابوں کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے۔ جب قرآن میں
ہر شے کی تفصیل ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ہر چیز کا تفصیلی علم ہے۔

دیوبندی: میرے محترم آیت کا مطلب یہ نہیں کہ قرآن پاک ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور اگر بفرض یہ مطلب بھی ہو تو امور دینی
مراد ہیں۔ مگر وہ بھی بقدر احتیاج یہ تو آپ کی اس آیت کا جواب ہے۔ اور چونکہ یہ میری آخری تقریر ہے۔ اس لئے مناسب تو
یہ تھا کہ میں نمبر وار ان آیات کا صحیح مطلب تفسیروں سے پیش کرتا لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے اس کو اس وقت نظر انداز کرتا ہوں
اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مخالفین کے پاس کمزور سے کمزور بھی کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے اُن کا دعویٰ ثابت ہو اور میں
بارہ آیتیں پیش کر چکا ہوں جن سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر گز علم غیب نہیں
تھا۔ ہر گز علم غیب نہیں تھا۔ مسلمانو! کیا قرآن عظیم و احادیث نبی کریم علیہ التحیۃ والتسالیم وصحابہ کبار و مفسرین اعلام و محدثین عظام
کے اُن صاف فیصلوں کے بعد بھی کسی چیز کا انتظار باقی رہتا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين
و افضل الصلاة على محمد خاتم النبیین و علی الٰہ الطاهرین واصحابہ الراشدین المهدیین
وعلی سائر عباد اللہ الصلحین۔

شیعیں سنت: معزز حاضرین! مولوی صاحب کی بارہویں دلیل وہی علم قیامت کے متعلق ہے۔ اس کے کئی مرتبہ منفصل
طریقہ سے جواب دے چکا ہوں۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب کو اپنی نامنہاد دلیلوں کی شمار بڑھانی منظور تھی اس لئے علم قیامت
کے متعلق ہی مولوی صاحب نے پانچ چھ آیتیں پڑھیں باوجود یہ کہ وہ مضمون ایک ہی رہا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مولوی
صاحب یہ لحاظ کرتے کہ اُن پانچ یا چھ آیتوں سے مضمون تو ایک ہی نکلتا ہے۔ لہذا بارہ آیتوں کی شمار کس طرح پوری ہوتی۔ اور
مولوی صاحب کو فخر کرنے کا موقع نہیں ملتا کہ میں نے بارہ آیتیں پیش کی ہیں لیکن اگرچہ میں نے چند تفاسیر واقوال علماء کرام
سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قیامت بھی عطا فرمادیا گیا۔ مگر ان سب
کے علاوہ میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے اتنی آیتیں اور حدیثیں پیش کیں لیکن کسی سے بالصراحت
یہ ثابت نہیں ہوا کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عطا تھی بھی حاصل نہیں ہو سکتا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اخیر لمحات
حیات ظاہری تک عطا بھی نہیں ہوا۔ اور لطف یہ ہے کہ حضور سے جب کوئی علم قیامت کے متعلق سوال کرتا تو نہایت جمل الفاظ
میں جواب دیتے ہیں اور کہیں بالصراحت یہ جواب نہیں دیتے کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا اور نہ مجھ کو اس کا علم
عطا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ جواب حضور کسی کو عنایت نہیں فرماتے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ علم اسرار میں سے ہے جس کے اظہار کا
حکم نہیں۔ چنانچہ میں اس مضمون میں ایک حدیث سناتا ہوں جس نے سارے عقدے حل کر دیئے۔

تفسیر روح البیان میں وہ حدیث موجود ہے اور چونکہ وہ طویل حدیث ہے۔ اس لئے وقت کی تنگی کی وجہ سے صرف وہی الفاظ پیش کرتا ہوں: وعلمی علوماً شتی فعلم اخذ عهداً علیٰ کتمانه اذ هو علم لا يقدر على حمله غیری وعلم خیر نی فیه وعلم امرنی بتبلیغه الی الخاص والعام من امتی وھی الانس والجن والملک۔ یعنی حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے کئی قسم کے علوم تعلیم فرمائے ایک علم تو ایسا ہے جس کے چھپانے پر مجھ سے عہد لے لیا کہ میں کسی سے نہ کہوں اور میرے سوا کسی کو اس کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ اور ایک ایسا علم ہے جس کے چھپانے اور سکھانے کا مجھے اختیار دیا۔ اور ایک ایسا علم جس کے سکھانے کا ہر خاص و عام امتی کی نسبت حکم فرمایا۔ اور انسان اور جن اور فرشتے یہ سب حضور کے امتی ہیں۔

اور یعنی انور التنزیل میں بلخ ما النزل الیک کے تحت میں ہے: المراد تبليغ ما يتعلّق بمصالح العباد و قصد بانزاله اطلاعهم عليه فان من الاسرار الالهية ما يحرم افشاءه۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ اے میرے حبیب آپ کی طرف جو نازل ہوا اُس کی تبلیغ کیجئے۔ مراد یہ ہے کہ بندوں کی مصلحتیں جن باتوں سے متعلق ہیں اور جن کے انزال سے اُن کی اطلاع مقصود ہے ورنہ بعض وہ اسرار الہی ہیں جن کا افشا حرام ہے۔

مولوی صاحب! دیکھئے اس حدیث اور تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ امر محقق یہی ہے کہ اسرار الہی کا علم جو حضور کو محظت ہوا ہے اس کا افشا حرام ہے۔ حضرات! علم قیامت اسرار الہی میں سے ہے۔ اس لئے حضور نے اس کا صراحت سے اقرار نہیں فرمایا۔ لیکن مولوی صاحب کو چونکہ حضور کا علم گھٹانا منظور ہے اس لئے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر بحث شروع کر دی۔ اب چونکہ وقت بہت کم ہے اس لئے اس بحث کو اتنا ہی بہت کافی سمجھتا ہوں۔

اب رہامیری پیش کردہ آٹھویں آیت کے متعلق مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ ”اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ مطلب بھی ہو تو امور دینی مراد ہیں وہ بھی بقدر احتیاج“، تو یہ صرف آپ کا خیال ہے۔ اس کو میں بے دلیل تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں۔

اب نویں آیت سناتا ہوں: ونزلنا علیک الکتاب تبیان الکل شئی یعنی اے محبوب ہم نے تم پر یہ کتاب نازل فرمائی جو ہر شئے کا روشن بیان ہے۔

وسیں آیت: مافرطنا فی الکتاب من شئی۔ یعنی ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھانہ رکھی یعنی اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

گلیار ہویں آیت: وکل شئی احصینا ه فی امام مبین۔ ہر چیز کو ہم نے قرآن پاک میں بیان کر دیا ہے۔

بار ہویں آیت: وکل شئی فصلنا ه تفصیلا۔ اور ہم نے ہر چیز کی پوری پوری تفصیل کر دی۔

تیر ہویں آیت: ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولارطب ولا یابس الافی کتب مبین۔ یعنی کوئی ایسا دانہ

نہیں جو زمین کی تاریکیوں میں ہوا رہنے تو خشک مگر کتاب مبین میں ہے۔ ان پانچ آیتوں سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن پاک ہر شے کا بیان ہے اور حضور اُس کے عالم تھے۔ لہذا حضور کو ہر شے کا تفصیلی علم ہو گیا اور تمام ماکان و ماکون پر اطلاع حاصل ہو گئی۔ چودھویں آیت: ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک۔ یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے تیری طرف دھی کی ہے۔

پندرہویں آیت: فَاوَحِي إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ يَعْنِي پس وحی کی اپنے جبیب کی طرف جو پکھو گئی کی۔ معزز حضرات! چونکہ وقت بہت قلیل باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے اتنی ہی آیات پر اپنے دلائل ختم کرتا ہوں۔ اب دو حدیثیں بھی تبیر گا اور پیش کر دوں۔

طبعانی میں حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے: لقد تر کنا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ویحرک طائر جناحیہ الا ذکر لنا منه علمًا۔ یعنی بنی کریم عَلَیْہِ الرَّحْمَةُ وَلَتَسْلِیمْ نے ہم سے اس حال میں مفارقت کی کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو کو ہلائے۔ مگر حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہم سے اس کا بھی حال بیان فرمادیا۔

تفسیر روح البیان میں ایک حدیث بیان کی جس کے الفاظ یہ ہیں: قال صلی اللہ علیہ وسلم ليلة المراج قدرت في حلقي قطرة فعلم ما كان وما يكون۔ یعنی حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا شب مراج میرے حق میں ایک قطرہ پکایا گیا اس کے فیضان سے مجھے ماکان و ماکون کا علم حاصل ہو گیا۔

حضرات گرامی! میں نے تو اپنا دعویٰ ثابت کر دیا اور مولوی صاحب نے جو آیتیں پڑھیں اُن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مخلوق غیب نہیں جانتی۔ اور جو آیتیں میں نے پڑھیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو غیب حاصل ہے۔ تو ان دونوں قسموں کی آیتوں میں آپ تناقض مانیں گے۔ یا آیات اثبات کو معاذ اللہ جھوٹا سمجھیں گے۔ اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ اور ان دونوں آیتوں میں اگر ایک ہی محمول مراد لیا جائے تو تناقض نہیں اٹھ سکے گا۔ تو ضرور ہے کہ آیات نفی میں جو علم غیب مراد ہے آیات اثبات میں اس کے سوا دوسرا علم غیب مراد ہے۔ تو ظاہر ہو گیا کہ آیات نفی کا یہ مطلب کہ کسی مخلوق کو ذاتی علم غیب نہیں اور بیشک ہمارا اس پر ایمان ہے۔ جو کسی کیلئے بھی خدا کے سوا ذاتی علم غیب مانے اسے ہم قطعاً یقیناً کافر سمجھتے ہیں۔ اور آیات اثبات میں عطا کی علم غیب مراد ہے۔ یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو خدا کا دیا ہوا علم غیب ہے اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ اگر آپ اس کو نہ مانیں اور پہلی دونوں صورتوں میں سے کوئی اختیار کریں تو کیا قرآن پاک میں معاذ اللہ تناقض یا قرآن پاک کی آیات کا کلام الہی نہ ہونا قبول کریں گے تو کیا آپ کا یہ نیا کفر نہ ہو گا۔

مناظرہ تو ختم ہوا اور بحمد اللہ تعالیٰ اہل سنت کی فتح پر ختم ہوا۔ آپ کے اور آپ کے پیشواؤں گنگوہی، نبیٹھی و تھانوی کے کفریات جو صرف مسئلہ علم غیب سے متعلق تھے پیش کئے گئے آپ ان کے جواب سے بالکل عاجز رہے۔ آپ کا اور آپ کے پیشواؤں کا کافر و مرتد ہونا ثابت ہو گیا۔ میں آخر میں پھر کہتا ہوں کہ دیکھتے یہ گنگوہی، نبیٹھی، تھانوی کام نہیں آئیں گے۔ قیامت

کے دن تو شفیع امت نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ سے کام پڑنا ہے۔ خدا کے حضور شفاعت فرمانے والے وہی ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ میزان میں نیکیوں کا پلہ بھاری بنانے والے وہی ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ، پل صراط پر جہنم میں گرنے سے بچانے والے وہی ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ، پیاسوں کو شربت کوثر پلانے والے وہی ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ، اپنی امت کو جنت میں لے جانے والے وہی ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ۔

یہاں! ان تھانوں، نبیطی، گنگوہی سے رشتہ توڑا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ سے غلامی کا علاقہ جوڑو۔ دیکھو دیکھو!! گنگوہی، نبیطی، تھانوی کی محبت والفت جو تمہارے دل میں ہے، اُسے ایک پلے میں رکھو اور حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ سے جس قدر محبت والفت و عظمت ہونی چاہئے اُسے دوسرا پلے میں رکھو اور تو لو اور انصاف کرو کہ تمہارے دل میں کس کی محبت والفت زیادہ ہے۔

مولوی منظور حسین صاحب! میں صاف کہتا ہوں مجھے ہار جیت مقصود نہیں۔ اگر آپ کو ہر ان منظور ہے تو میں ابھی لکھے دیتا ہوں کہ حشمت علی ہار گیا، عاجز ہو گیا، مولوی منظور حسین جیت گئے، غالب ہو گئے۔ اور میں اسی وقت آپ کے قدم چومنے کیلئے تیار ہوں۔ بس صرف ایک شرط ہے۔ کہ دیوبندی پیشواؤں سے رشتہ توڑ کر دیوبندی دھرم سے منہ موڑ کر اپنے کفریات سے توبہ کر کے سچے سُقیٰ بن جائیے۔ اللہ توفیق بخشنے۔

مگر مولوی صاحب پر میری گذارش کا شتمہ بھرا ترہ ہوا۔ اب رہی مولوی صاحب کی کمزوری تو آپ حضرات یہ دیکھ رہے ہیں کہ مولوی صاحب نے اپنا دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ:

”اللہ تعالیٰ نے اپنے عجیب اکرم صلم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملنہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو۔“

اور آپ نے صاف طریقہ سے یہ کہہ دیا کہ حضور کیلئے علوم غیبیہ حاصل ہونے کا اقرار کیا اور خود ہی اپنارد کر دیا۔ تو کیا مولوی صاحب سے زیادہ اور کیا شکست ہو سکتی ہے کہ خود ہی حضور کیلئے علوم غیبیہ حاصل ہونے کا اقرار کیا اور خود ہی اپنارد کر دیا۔ تو کیا مولوی صاحب مجمع میں کھڑے ہو کر یہ پکاریں گے کہ میں ہار گیا، مجھ کو شکست فاحش ہو گئی۔ ہرگز نہیں کہ ویسے ہی کوئی شخص اپنی کمزوری اور لاچاری کا معرف نہیں ہوتا تو کیا مجلس مناظرہ میں مولوی صاحب یہ بات تسلیم کریں گے؟

لہذا اے گرامی حضرات! آپ پر یہ امر واضح ہو گیا کہ مولوی صاحب نے کیا میرے کسی مطالبہ کا جواب دیا، کیا میرے کسی اعتراض کو حل کیا؟ ہاں! اگر کچھ قابل ذکر ہیں تو دو باتیں ہیں۔ ایک محث سے گریز، دوسرے خارج از محث باتوں میں وقت کی اضافت۔ اور میں نے ان کی ہر بات کا نہایت کافی اور کامل طریقہ سے ایسا جواب دیا کہ اس میں جائے تخفی اور مجال دم زدن باقی نہ رہی۔ اب میری طرف ان کا کوئی سوال، کوئی اعتراض، کوئی جواب طلب بات باقی نہیں ہے۔ اور میرے مطالبات میں سے کسی کو مولوی صاحب نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ان کے عجز کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہیں۔ میرے مطالبات و سوالات یہ ہیں (ان کی فہرست ہم ذیل میں لکھتے ہیں)

حضرات میرے یہ مطالبات ہیں جن کا جواب نہیں جو اصل بحث سے تعلق رکھتے تھے جن کا جواب دینا آپ کے ذمہ ضروری تھا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله الذى هو علام الغيوب ﷺ المظہر من ارتضی من رسول على السر المحبوب ﷺ وفضل الصلاة واکمل السلام على ارضی من ارتضی واحب محبوب سید المطلعین على الغیوب ﷺ الذى علمه ربہ تعلیماً ﷺ وکان فضل الله علیہ عظیماً ﷺ فهو على كل غائب امین ﷺ وما هو على الغیب بضئیں ﷺ ولا هو بنعمة ربہ بمجنون ﷺ مستور عنہ ما کان او یکون ﷺ نزل علیہ القرآن تبیانًا لکل شئی فاحاط بعلوم الاولین والآخرين فعلم ادم ﷺ وعلوم عالم ﷺ وعلوم اللوح والقلم ﷺ کلها قطراً من بحار علوم حبیبنا صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ﷺ وعلیٰ الله وصحبه وبارک وسلم ﷺ امین ﷺ

میرے مطالبات کی فہرست

۱: آپ نے (صفحہ ۱۲) پر اپنا عقیدہ تو یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جبیب اکرم صلم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی بھی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ فرشتے کو اور آپ کے پیشوامولی رشید احمد مسئلہ علم غیب کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں "ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انہیاں علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔" اب فرمائیے کہ دیوبندی دھرم کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھایا وہ جو آپ کے پیشوام نے۔

۲: (صفحہ ۱۳) اُن دونوں عقیدوں میں کون سا عقیدہ صحیح ہے اور کون سا غلط؟

۳: (صفحہ ۱۳) جب آپ اس مضمون کی تحریر لکھ کر ہم کو دے چکے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں؟

۴: (صفحہ ۱۳) آپ حضور کے لئے تو اس قدر علوم غیبیہ مانتے ہیں جو کسی کو نہیں ملے۔ اور آپ کے دوسرے پیشوامولی خلیل احمد کہتے ہیں کہ حضور سے زیادہ شیطان کو علم ہے۔ تو کہنے کے دیوبندی جماعت کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھایا ہے جو خلیل احمد نے لکھا۔ اور اس میں کون سا عقیدہ صحیح ہے۔ اور کون سا غلط؟

۵: (صفحہ ۱۲) اور چونکہ ان کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے تو یہ بھی آپ کا عقیدہ ہوا یا نہیں؟

۶: (صفحہ ۱۲) آپ تو حضور کے لئے اس قدر علم غیب مانتے ہیں جو کسی نبی، ولی، فرشتے کو نہیں ملا اور آپ کے پیشوامولی اشرفی صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ حضور کے برابر بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپاؤں کو علم غیب حاصل ہے۔ اب فرمائیے کہ اس میں کون سا عقیدہ صحیح ہے۔ آپ کا یا تھانوی صاحب کا؟

- ۷: (صفحہ ۱۲) مولوی صاحب ان تمام اقوال کو منظر رکھ رہا ہے کہ آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غیب میں کیا عقیدہ ہے؟
- ۸: ایک مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے یہ اقوال کیوں مختلف ہیں؟
- ۹: (صفحہ ۱۵) آپ کے پیشواؤں کے ان تینوں اقوال میں کیا مسئلہ علم غیب کی بحث نہیں ہے۔ اگر ہے تو میں خارج از بحث باقی میں وقت صرف نہیں کر رہا۔ اور آپ کا اس کو خارج از بحث کہنا کیا صریح دھاندی نہیں ہے اور اگر نہیں ہے تو اس کو ثابت کیجئے!
- ۱۰: (صفحہ ۱۵) کیا مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے اقوال پیش کرنا علم غیب کی بحث سے نکل جاتا ہے؟
- ۱۱: (صفحہ ۱۵) مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی اشرفتی صاحب کی ان عبارتوں میں چونکہ حضور کی توہین ہے۔ لہذا یہ دونوں کافر ہوئے یا نہیں؟
- ۱۲: (صفحہ ۱۵) چونکہ آپ کا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ تو آپ بھی اس ناپاک عقیدے کو مان کر کافر مرتد ہوئے یا نہیں؟
- ۱۳: کیا مولوی خلیل احمد اپنی اس عبارت میں علم عطائی کی بحث نہیں کر رہے ہیں؟
- ۱۴: (صفحہ ۱۶) مولوی خلیل احمد نے حضور کیلئے اولیا کے برابر بھی علم نہ مانا کیا یہ کفر نہیں؟
- ۱۵: (صفحہ ۱۶) آپ خود بھی اس عقیدہ کو مان کر کافر ہوئے یا نہیں؟
- ۱۶: (صفحہ ۱۶) کیا شرکِ نص سے ثابت ہو سکتا ہے؟
- ۱۷: (صفحہ ۱۷) مولوی اشرفتی صاحب نے جو حضور کیلئے علوم لازم نبوت تھے ان کو مانا تو یہ ان کی علم غیب کی دو قسموں میں سے کوئی قسم میں داخل ہے۔ کل میں یا بعض میں؟
- ۱۸: (صفحہ ۱۷) پھر یہ علوم لازم نبوت کل میں تداخل نہیں ہو سکتے ہیں تو بعض میں ہوئے اور وہ جانوروں پا گلوں کو بھی حاصل ہیں۔ بقول ان کے تو یہ علم میں حضور کے مثل ہوئے تو کیا اس میں توہین اور کفر نہیں؟
- ۱۹: (صفحہ ۱۷) کوئی ایسی آیت یا نص قطعی پیش کیجئے جس سے معلوم ہو جائے کہ پچھیا کو اتنا علم ہے۔ اور پچھڑے کو اس قدر؟
- ۲۰: (صفحہ ۱۷) آپ کا ان عقائد کو خرافات جان کر پھر عقیدہ بنائے رکھنا کیا معنی رکھتا ہے؟
- ۲۱: (صفحہ ۱۷) چونکہ آپ تھانوی صاحب کے ہم عقیدہ ہیں لہذا مکھی، مچھر، کھٹل، پسو، جوں، بھڑ، مکڑی کوں قد علم غیب ہے کسی آیت یا حدیث یا نص قطعی سے ثبوت دیجئے!
- ۲۲: (صفحہ ۱۷) یہ علوم لازم نبوت حضور کو کب حاصل ہوئے آیا وقت ولادت یا بعثت یا بعد تما می نزول قرآن یا تدریجیاً و تقوتاً تیبل وصال شریف؟
- ۲۳: (صفحہ ۱۷) جب حضور کے لئے تمام علوم لازم نبوت حاصل ہیں اور ایسا علم غیب جانوروں، چارپاؤں، کوچھی آپ

مانند ہیں تو کیا تمام جانوروں کو وہ تمام علوم حاصل ہیں جو نبوت کیلئے لازمی اور ضروری تھے؟
۲۲: (صفحہ ۱۸) جب جانوروں کے لئے وہ لازمہ نبوت علوم مانے تو تمہارے قول سے جانوروں کے لئے نبوت ثابت ہوئی یا نہیں؟

۲۵: (صفحہ ۱۸) جانوروں کے لئے جو علوم لازم نبوت مانے وہ کافر ہے یا نہیں؟

۲۶: (صفحہ ۱۸) آپ نے تھانوی کے ہم عقیدہ ہو کر جانوروں کو بھی نبی مان لیا یا نہیں۔ وہ اور آپ کافر ہوئے یا نہیں؟

۲۷: (صفحہ ۱۸) کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ تمام روئے زمین کا علم شیطان کو مانے اور حضور کیلئے ایسا علم ماننے کو شرک کہے؟

۲۸: (صفحہ ۱۸) جب تمام روئے زمین کا علم حضور کے لئے ماننا شرک ہے تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کی خاص صفت ہے اور مولوی خلیل احمد نے اسی کو شیطان کیلئے ثابت کیا۔ تو شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟

۲۹: (صفحہ ۱۸) کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ جانوروں کیلئے علم غیب مانے اور حضور کے لئے انکار کرے۔

۳۰: (صفحہ ۱۹) کیا کسی کی توہین کرنے کے بعد اس کی تعریف کر دینے سے پہلی توہین مٹ جایا کرتی ہے؟

۳۱: (صفحہ ۱۹) اگر کوئی شخص مولوی اشراعی کو لکھے کہ تمہاری صورت اور ناک اور آنکھیں اور دانت جانوروں کے سے ہیں اور آخر میں اس کے یہ لکھدے لیکن آدمی دکھلانے کیلئے جو نقشہ لازم و ضروری ہے وہ تمامہ آپ کو حاصل ہے۔ تو اس پھر تعریف سے کیا الگی توہین توہین نہ رہے گی؟

۳۲: (صفحہ ۱۹) چونکہ آپ ان کے سارے عقائد کو مانند ہیں لہذا آپ بھی کافر ہوئے یا نہیں؟

۳۳: (صفحہ ۲۰) کیا کسی شخص سے اس کا عقیدہ بغیر تعین کئے بحث ہو سکتی ہے اور اگر ہوگی تو کیا وہ کوئی نتیجہ خیز بحث ہوگی؟

۳۴: (صفحہ ۲۰) جب آپ کے مسئلہ علم غیب میں مختلف عقائد ہیں تو کس عقیدہ کے تحت آپ سے بحث کی جائے؟

۳۵: (صفحہ ۲۱) و ماعلمنه میں جو علم ہے اس کے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے معنی آتے ہیں؟

۳۶: (صفحہ ۲۱) اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیت میں علم بمعنی دانستن کی نظری ہے؟

۳۷: (صفحہ ۲۱) شعر کے کس قدر معنی ہیں؟

۳۸: (صفحہ ۲۱) کفار جو حضور کو شاعر اور قرآن پاک کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی؟

۳۹: (صفحہ ۲۱) کفار شعر و شاعر کہ کہ جو معنی مراد لیتے تھے تو آیت میں اسی کا رد ہے یادوں سے معنی کا۔ اگر دوسرے معنی کا رد ہے تو یہ لازم آیا کہ سوال دیگر جواب دیگر؟!

۴۰: (صفحہ ۲۲) اگر اسی معنی کا رد ہے تو وہ کیا معنی تھے آیا کلام موزوں یا اضافیاً مخلیہ؟

۴۱: (صفحہ ۲۲) اگر کلام موزوں تھن شعر کے ماہرین کیا کلام موزوں اور غیر موزوں میں بھی امتیاز نہ کر سکے اور قرآن

پاک کیا کلام موزوں ہے؟

۲۲: (صفحہ ۲۲) اگر کفار قضایا مخلد کے اعتبار سے کہتے تھے تو قضاۓ صادقہ مراد تھے یا کاذب؟

۲۳: (صفحہ ۲۲) اگر صادقہ تھے اور اس کی نفیٰ قرآن نے فرمائی ہے تو لازم آئے گا کہ صدھا آیات کلام الہی نہ رہیں کہ قرآن شریف میں بکثرت ایسی آیات موجود ہیں؟

۲۴: (صفحہ ۲۲) اگر کاذب مراد ہیں تو کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر جھوٹ کہتے تھے۔ تو آیت نے اسی مراد کا رد کیا تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ ہم نے اپنے جبیب کو جھوٹ بولنا نہ سکھایا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں۔

۲۵: (صفحہ ۲۲) جب آپ کہتے ہیں کہ حضور کا علم تو لئے کیلئے کوئی ترازو نہیں تو پھر آپ کے پاس کون ہی ترازو ہے جس کے ایک پلے میں جمیع ما کان و ما یکون کا علم رکھا۔ اور دوسرے میں حضور کا علم رکھا اور توں کر معلوم کر لیا کہ حضور کا علم کل ما کان و ما یکون کے علم سے کم ہے؟

۲۶: (صفحہ ۲۳) جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں؟

۲۷: (صفحہ ۲۳) اگر علم بمعنی دانتن کے لیا جائے تو کیا حضور شعر کا مفہوم اور اس کے معنی اور نظم و نثر میں فرق نہ سمجھتے تھے اور اس کا ثبوت کیا ہے؟

۲۸: (صفحہ ۲۳) کیا علم کے معنی فقط دانتن کے ہی آتے ہیں؟

۲۹: (صفحہ ۲۳) علم کے معنی ملکہ کے بھی آتے ہیں یا نہیں؟

۳۰: (صفحہ ۲۳) اگر آتے ہیں تو اس میں اور علم بمعنی دانتن میں کیا فرق ہے؟

۳۱: (صفحہ ۲۳) علم بمعنی ملکہ کی نفی سے کیا علم بمعنی دانتن کی نفی لازم آتی ہے۔ اگر ہاں تو ثبوت کیا ہے؟

۳۲: (صفحہ ۲۳) اگر علم بمعنی ملکہ کے نہیں آتا تو آیت علم نہ صنعتہ لبوس اور حدیث شریف علموا اولاد کم السباحہ والرمایہ میں علم کس معنی میں آیا ہے؟

۳۳: (صفحہ ۲۳) اس آیت کی تفسیر میں کسی مفسر نے کسی تفسیر میں علم شعر کی نفی مرادی ہے؟

۳۴: (صفحہ ۲۳) اگر شعر شانِ نبوت کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو گنائیے جو شانِ نبوت کے منافی ہیں؟

۳۵: (صفحہ ۲۳) جب آپ کے نزدیک جس کو شعر کا علم ہوا سے شاعر کہتے ہیں اور خدا کو شعر کا علم ہے۔ لہذا کفار نے تو حضور کو شاعر کہا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کو بھی شاعر کہئے؟

۳۶: (صفحہ ۲۳) تفسیر مدارک کا اس آیت کی تفسیر میں یہ مفہوم ہے کہ حضور کو شعر کا علم تھا۔ لیکن ملکہ نہیں تھا آپ اس مفسر کے کلام کو صحیح کہتے ہیں یا غلط؟

۳۷: (صفحہ ۲۳) تفسیر روح البیان نے حضور کو نظم پر قادر مانا۔ آپ ان کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں؟

۵۸: (صفحہ ۲۵) مفسرین جو حضور عالم شعر مانتے ہیں تو کیا یہ قرآن پاک کے صریح الفاظ سے معارضہ کرتے ہیں یا نہیں؟

۵۹: (صفحہ ۲۵) ان الساعۃ اتیۃ اکاد اخفيہا میں اخفا کی حد کب تک اور کہاں تک ہے؟

۶۰: (صفحہ ۲۵) علامہ فخر الدین رازی حضور کے لئے علم قیامت پر اطلاع مانتے ہیں وہ کس حکم کے مستحق ہیں؟

۶۱: (صفحہ ۲۵) حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ جانے والا نہیں اور کیوں نہ فرمایا کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا؟

۶۲: (صفحہ ۲۶) آپ نے کہا کہ آیت میں مطلق اخفا فرمایا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے۔ یا اخفا مطلق؟

۶۳: (صفحہ ۲۶) مطلق اخفا اور اخفا مطلق میں کیا فرق ہے؟

۶۴: (صفحہ ۲۶) اخفا و قسم کا مطلق اخفا اور اخفا مطلق ہے یا نہیں؟

۶۵: (صفحہ ۲۶) مطلق اخفا موجہ جزیہ کو اور اخفا مطلق موجہ کلیہ کو چاہتا ہے یا نہیں؟

۶۶: (صفحہ ۲۶) مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کا موجہ جزیہ یا س طرح بنے گا یا نہیں ”بعض الزمان اکادا خفی فیہ الساعۃ“ یعنی کچھ زمان تک میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔

۶۷: (صفحہ ۲۶) اور اگر اخفا مطلق مراد ہو تو آیت کا موجہ کلیہ یا س طرح بنے گا یا نہیں کل زمان اکا د اخفا فیہ الساعۃ یعنی ہر زمان میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں جب قیامت قائم ہوگی اس وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں؟

۶۸: (صفحہ ۲۶) اگر آیت میں اخفا مطلق مراد لیا جائے تو لازم آئے گا یا نہیں کہ کسی زمان کسی وقت میں کسی پر قیامت ظاہرنہ ہوگی یہ معنی غلط ہیں یا نہیں؟

۶۹: (صفحہ ۲۶) اگر یہ معنی غلط ہیں تو آیت میں اخفا مطلق مراد لینا غلط اور مطلق اخفا مراد لینا صحیح ہوا یا نہیں؟

۷۰: (صفحہ ۲۶) اگر آیت میں مطلق اخفا مراد ہے تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمان تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہا تمام مخلوق سے؟

۷۱: (صفحہ ۲۷) حضرت شیخ کہتے ہیں کہ سورہ قمان والی پانچوں باتوں کا علم سواد و سروں کو وجہی والہام کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے تو اس میں آپ کا قول صحیح ہے یا شیخ کا اور شیخ کس حکم کے مستحق ہیں؟

۷۲: (صفحہ ۲۷) وحی انبیاء کو والہام اولیاء کو ہوتا ہے یا نہیں؟

۷۳: (صفحہ ۲۷) ان پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کسی دوسرا کو دے سکتا ہے یا نہیں؟

۷۴: (صفحہ ۲۸) باوجود کلمہ کوئی کے موجب حکم خداوندی کے منکر علم غیب کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟

۷۵: (صفحہ ۲۸) علمائے دیوبند کے مسلمان ہونے کی کیا آپ کوئی وجہ پیش کر سکتے ہیں؟

- ۷۶: (صفحہ ۲۸) کیا آپ کے نزدیک خلافت کمیٹی والے باوجود افعال کفریہ کرنے کے کافر نہیں؟
- ۷۷: (صفحہ ۲۸) اُنلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے ندوہ اور ساری دنیا کو کافر کہاں لکھا ہے؟
- ۷۸: (صفحہ ۲۸) ساری دنیا کو کافر مشرک آپ کہتے ہیں یا ہم؟
- ۷۹: (صفحہ ۲۹) آپ کہتے ہیں کہ علومِ خمس کا علم خدا نے نہ کسی کو دینا نہ دے گا تو پھر ایک فرشتے کو اس کا علم کہ کل کیا کرے گا کیسے ہو گیا؟
- ۸۰: (صفحہ ۲۹) آپ کے نزدیک اس کا علم کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے خدا نے کسی کو نہیں دیا تو حضور کو یہ علم کیونکر ہو گیا کہ حضرت فاطمہ کے لڑکا ہو گا؟
- ۸۱: (صفحہ ۳۰) آپ اس کا علم کہ کل کیا کرے گا۔ خدا کے سوا کسی کو نہیں مانتے تو پھر حضور کو یہ علم کہ کل میں جھنڈا علی کو دوں گا۔ اور ان کے ہاتھ پر فتح ہو گی کیسے ہو گیا؟
- ۸۲: (صفحہ ۳۰) کیا آپ کے نزدیک اس فقرہ ”ڈھائی منٹ میں کردوں گا اپنا پرا کام“ میں آپ کی توہین ہو گئی اور آپ کے پیشو احضور کو صاف صاف گالیاں دیں تو کیا اس میں توہین نہیں ہے؟
- ۸۳: (صفحہ ۳۰) جب آپ کے نزدیک اللہ نے یہیں بتایا کہ کوئی کہاں مرے گا تو پھر حضور کو یہ علم کہ بدر میں فلاں یہاں مرے گا اور فلاں یہاں، کس طرح ہو گیا؟
- ۸۴: (صفحہ ۳۰) جب علم ذاتی کی نفی اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے، تو مفسرین اور علمائے کرام اور خاص کر شیخ محقق علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں۔ لہذا یہ تمام جاہل ہوئے یا نہیں؟
- ۸۵: (صفحہ ۳۱) ہمارا عقیدہ بالکل مفسرین کے موافق ہے۔ آپ ان کے کلام سے اپنی موافقت دکھائیے؟
- ۸۶: (صفحہ ۳۲) حضرت شیخ اور ملا جیون رحمہما اللہ علومِ خمس اور علم قیامت کو اولیار کیلئے سمجھی مانتے ہیں تو اس کا کیا جواب ہے؟
- ۸۷: (صفحہ ۳۲) جب حضور نے علمِ خمس اپنے لئے ثابت کئے تو حضور نے سورہ لقمان والی آیت کا کیا مطلب سمجھا؟
- ۸۸: (صفحہ ۳۲) تفسیر روح البیان میں جو علم قیامت کو حضور کیلئے ثابت کیا۔ اس کا کیا جواب ہے؟
- ۸۹: (صفحہ ۳۳) آپ کے اکابر کا دامن اگر عقايد کفریہ سے پاک ہے تو ذرا پاک کر کے تو دکھائیے؟
- ۹۰: (صفحہ ۳۳) تفسیر خازن و کبیر نے انبیاء علیہم السلام کے اس قول لاعلم لنا کا یہ مطلب بیان کیا کہ انہوں نے اپنے علم کے اظہار میں سورہ ادبی سمجھی اور آپ کہتے ہیں کہ ان کو علم ہی نہیں تھا۔ لہذا آپ کا قول صحیح ہے یا ان مفسرین کا؟
- ۹۱: (صفحہ ۳۴) جب آپ کا مدعی ثابت نہیں ہوا تو میرا تو مدعی اسی سے ثابت ہو گیا!
- ۹۲: (صفحہ ۳۴) ایک حدیث میں آیا کہ حضور نے فرمایا کہ مجھ پر ہر چیز ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ میں نے جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے جان لیا اس سے ماکان و ما یکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں؟

۹۳: (صفحہ ۳۲) حضرت شیخ نے تمام علوم کلی و جزوی کا حضور کیلئے احاطہ مانا۔ اس سے تمام ما کان و ما یکون کے علوم حضور کے لئے حاصل ہوئے یا نہیں؟

۹۴: (صفحہ ۳۵) حضرت ثوبان والی حدیث جس سے تمام مشارق مغارب کا حضور کو علم ثابت ہوا اس کا کیا جواب ہے؟

۹۵: (صفحہ ۳۵) اس کے کیا معنی ہیں کہ اگر آپ کوئی حدیث پیش کریں تو وہ نص قطعی ہو جائے۔ اور اگر میں پیش کروں تو وہ نص قطعی نہ ہو۔

۹۶: (صفحہ ۳۵) حضرت حذیفہ والی حدیث سے حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں؟

۹۷: (صفحہ ۳۶) علمک مالم تکن تعلم سے اور پھر اس کی تفسیر سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں؟

۹۸: (صفحہ ۳۶) مفسرین جب آیات نفی سے حضور کے لئے علم غیب کی نفی ثابت نہیں کرتے تو پھر حضور کے علم غیب کی نفی میں ان کو پیش کرنا حضور کی شان گھٹانا ہے یا نہیں؟

۹۹: (صفحہ ۳۶) خارج از بحث باتیں میں نہیں کرتا بلکہ آپ کرتے ہیں!

۱۰۰: (صفحہ ۳۸) جس طرح آپ حضور کے علم کا انکار کرتے ہیں اسی طرح ان آیات و احکام کا بھی انکار کیجئے جو مکرنازل ہوئیں؟

۱۰۱: (صفحہ ۳۸) کیا علمتم مالم تعلمو اکی تفسیر میں کسی مشرنے نہیں کیا ہے؟

۱۰۲: (صفحہ ۳۸) آپ کافار کے لئے علم غیب ثابت کرنے کا الزام مجھ ہی پر نہیں بلکہ سارے مفسرین پر ہوا بلکہ خود آپ پر ہوا۔ اور ان مفسرین کی تفاسیر کو بالکل غلط کہئے!

۱۰۳: (صفحہ ۳۹) جب آپ کی پیش کردہ دلیلوں کا میں نے کافی جواب دیکراپنی دلیل بنالیا تو وہ دلائل آپ کی شمار میں کیوں آتے ہیں؟

۱۰۴: (صفحہ ۳۰) آیت میں جو علوم اللہ کے ساتھ مخصوص بیان کئے گئے وہ ذاتی ہیں؟

۱۰۵: (صفحہ ۳۰) مینھ برنسے کا علم حضور نے خود اپنے لئے ان دو حدیثوں میں بیان کیا۔ الہذا یہ آپ کو ذاتی علم تھایا عطائی؟

۱۰۶: (صفحہ ۳۰) تفسیر عرائیں البیان نے مینھ برنسے کا علم اولیا کے لئے مانا اس کو مخصوص بحضرت عزت بتارک و تعالیٰ کہنا کیا معنی رکھتا ہے؟

۱۰۷: (صفحہ ۳۱) علم مافی الارحام کی چند خبریں خود حضور نے دیں اس کا کیا جواب ہے؟

۱۰۸: (صفحہ ۳۱) حضرت صدیق اکبر کا اپنی لڑکی کی خبر دینا جو بالکل پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ انھیں علوم خمس میں سے ہے اس کا کیا جواب ہے؟

۱۰۹: (صفحہ ۳۲) انھیں علوم خمس میں سے کل کے علم کو حضور نے خود بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر اُترنے

- نکاح کرنے، اولاد ہونے، پینتائیس برس قیام فرمانے کی خبر دی۔ فرمائیے یہ حضور کو کیسے علم ہوا؟
- ۱۱۰: (صفحہ ۲۲) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت کے ساٹھوں سال شہید ہونے کی خبر دی بتلائیے یہ انہیں علوم خمس کا ایک علم کس طرح حاصل ہوا؟
- ۱۱۱: (صفحہ ۲۲) ان ہی میں سے ایک علم کہ کل کہاں مرے گا خود حضور نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی نہیں بلکہ جائے دفن بھی ظاہر فرمادی۔ کہئے یہ علم کیسے حاصل ہو گیا؟
- ۱۱۲: (صفحہ ۲۲) ابریز نے تواقطاب اور خوٹ کیلئے بھی علم قیامت ثابت کیا کیس حکم مکتسب ہیں اس کا کیا جواب ہے؟
- ۱۱۳: (صفحہ ۲۳) اسی ابریز نے ہر متصرف کو بغیر ان علوم خمس کے جانے ہوئے تصرف ممکن نہیں لکھا۔ لہذا ان کا کیا حکم ہے۔ اور حضور کو کس طرح علم قیامت حاصل نہ ہوگا؟
- ۱۱۴: (صفحہ ۲۳) تفسیر عرائیں البيان میں لا یعلمہما الا ہو کا یہ مطلب بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے سے پہلے کوئی نہیں جانتا اور صفائی خلیل و حبیب دوں مطلع ہو جاتے ہیں۔ فرمائیے ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ اور یہ تفسیر صحیح ہے یا غلط؟
- ۱۱۵: (صفحہ ۲۴) تفسیروں کو جو آپ کہتے ہیں ٹھکرداری جائیں گی۔ تو یہ کہنا کیا تفسیروں کے ساتھ گستاخی نہیں ہے؟
- ۱۱۶: (صفحہ ۲۴) جو تفسیریں دوسری آیات و احادیث سے ماخوذ ہوں وہ حضور کی تفسیر سے کیسے تکراری ہیں؟
- ۱۱۷: (صفحہ ۲۴) جب عالم خمس کی تفسیر ان مفسرین کی حضور کی تفسیر سے ٹکرائی تو انہوں نے ضرور تفسیر بالرائے کی ہو گی۔ لہذا یہ مفسرین حضور کی حدیث کے اعتبار سے کافر ہوئے یا نہیں؟
- ۱۱۸: (صفحہ ۲۴) اور چونکہ یہ علوم خمس حضور نے خود اپنے لئے ثابت کئے لہذا حضور کا کلام آپ کے اعتبار سے خود اپنے کلام سے بھی ٹکرائیا یا نہیں؟
- ۱۱۹: (صفحہ ۲۴) و ما ہو علی الغیب بضنین سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں؟
- ۱۲۰: (صفحہ ۲۴) حضرت انس والی حدیث سے حضور کو مافی الغد کا علم حاصل ہوا یا نہیں؟
- ۱۲۱: (صفحہ ۲۵) مغیبات کوں سا صیغہ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے؟
- ۱۲۲: (صفحہ ۲۶) حضرت عمر والی حدیث سے حضور کو ابتدائے آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کے تمام علوم حاصل ہو گئے۔ کہئے جمیع ما کان و ما یکون کا علم ثابت ہو گیا یا نہیں؟
- ۱۲۳: (صفحہ ۲۷) جو احادیث ہم نے علم خمس کے بارے میں پڑھ کیں ان سے آپ حضور کو علم ذاتی مانتے ہیں یا عطا ہی، اگر دونوں سے انکار ہے تو یہ احادیث کیا باکل جھوڑ دی جائیں گی؟
- ۱۲۴: (صفحہ ۲۷) شرح قصیدہ برداہ والی عبارت میں جو حضور کے لئے علم خمس پر اطلاع مانی ہے فرمائیے یہ صحیح ہے یا غلط؟
- ۱۲۵: (صفحہ ۲۸) حضرت ابن عباس اور ابن مسعود اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہم کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ یہ علم عطا ہی

کی نفی کرتے ہیں۔ سراسر افتراض ہے یا نہیں؟

۱۲۶: (صفحہ ۲۹) حضرت صدر الافاضل مظلہ العالی نے حضور کو ظالم کیاں لکھا ہے؟

۱۲۔ (صفحہ ۵) کیا حضور نے علم خمس کے عطائی ہونے کی کہیں نقی فرمائی ہے؟

۱۲۸: (صفحہ ۵۰) عمارت: ”ابلیس کا علم معاذ اللہ گر علم اقدس سے وسیع نہیں“ خالص الاعتقاد میں کہاں لکھی ہے؟

۱۲۹: (صفحہ ۵) وما هو على الغيب بضئيل، کی تفسیر ہے حضور کو علم غیب ثابت ہوا نہیں؟

١٣٠: (صفحة ٥) عالم الغسالات حضوركم على غير ثابت هوا نهیں؟

۱۳۱: (صفحہ ۵) آے حضور کو اگر بعض علوم غیرہ مانتے ہیں تو گنگوہی صاحب کے خلاف ہوا نہیں؟

۱۳۲: (صفحہ ۵۲) کل پا اور بعض کا کیا تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے؟

۱۳۳: (صفحہ ۵۲) دعویٰ اور دلیل میں کسی فرق نہ ہے؟

٣٣٢: (صفحه ٥٢) ما کان اللہ لطیعکم الایه سے حضور کو علم غیر شاستہ ہوا نہیں؟

۳۵: (صفحہ ۵۳) حضیر کو بعض علماء غسل مانند آنگنے وہ اصحاب کے اور ائمۂ حکم سیمش کر ہو گئے۔

لسان: (صفحه ۸۵) «احمد بن عمار، امام اهل الہادیہ، کو تفسیر، سکھ حضنچ کو تصحیح اکا فرائیں کے علم شاہ، جو اپنے پر

سے ۳۵: (صفحہ ۲۸) قاتل کی بھاگ و شکار، رات تھے میں، ہے اتنے کار بڑے

۲۸۳: (صفہ ۸) صوتیں بعضاً ملکیت امام تھے، واتھر کا انتہا ۱۰۷

میں (صفحہ ۸۸) تفسیر حوالہ اس کے عین نزدیک ہے کہ علم قائم ہے کون اصل انا نہیں؟

ایہ (صفہ ای) تھے زانیا : حفظ نقائص کو کہ شے کے علمی ہے : اے علامہ کا یہ طبق

کے نیا غنہ فیلہ آئے کھڑا نتھیں اسے فقیر کے قلعے پر نہیں

سونا (صفہ بی) تھے کہ میر کتفضا تھنڈ ک شر تفصیل اعلیٰ بندہ ۸

(ج) جب سران پاک میں ہر سے ہی میں ہے وہ سور وہر سے وہ یہی

۲۳۴: (صفحہ ۲۲) حضور نے سوال اقسامت کے جواب میں کوئا نہیں فرمایا کہ مجھ کو اس کا علم نہ عطا ہو اور نہ آئندہ

(صفحہ ۲۲) علم قیامت اسرار میں سے ہے ہمیں؟

(صفحہ ۲۳۶) انوار الشنزیر سے علم اسرار کا افشا حرام شاست ہوا نہیں؟

۷۲۷: (صفحہ ۲۲) طبرانی کی حدیث میں معلوم ہوا کہ حضور کوپنڈ کے پرہلانے کی بھی اطلاع ہے۔ فرمائیے یہ صحیح ہے یا غلط؟

(صفحہ ۶۷) تفسیر روح البیان کی منقولہ حدیث سے میرا عویٰ یعنی تمام ما کان و ما یکون کا علم حضور کو نہایت

صرخ الفاظ میں ثابت ہوا یا نہیں؟

(صفحہ ۶۷) آیات اثبات وغیرہ میں یا تو آپ تناقض نہیں گے یا آیات اثبات کو جھوٹا سمجھیں گے اور یہ دونوں کفر ہیں!

(صفحہ ۶۵) آپ نے اپنے دعوے میں تو حضور کیلئے بعض علوم غیبیہ کا اقرار کیا تھا اور اب صاف طریقہ سے انکار کر دیا تو آپ نے خود اپنے ہی رد کر دیا یا نہیں؟

تمام دیوبندیوں کی حالتِ زار

ہمارے مناظر اعظم حضرت شیر بیشہ سُنّت کی تقریروں سے مجع میں نہایت گہرا اثر پڑا۔ مولوی منظور حسین صاحب کا لاجواب ہونا، عاجز و مغلوب ہونا تمام حاضرین احساس کر رہے تھے۔ مولوی صاحب کی حالت زار قبل دید تھی۔ ان کا اور ان کی ساری جماعت کا دم خشک ہو رہا تھا۔ چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ رنگ زرد پڑ گئے تھے۔ مولوی صاحب مسکرانا (جو ان کی عادت تھی) بھول گئے تھے۔ سکوت کی مہر نہ کو لگی ہوئی تھی۔ تصویر حیرت بنے بیٹھے تھے۔ ان کے طرف دار شرم سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔ عجب منظر تھا جب شیر بیشہ سُنّت اتنے بڑے عظیم الشان مجع میں ان کو نائب ہونے کے متعلق فرمادیا ہے تھے۔ ہر شخص حق و ناجت باطل اور غیر باطل کا انتیار کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے حق کا بول بالا کیا۔ اور باطل و ناجت کا منہج کا لکھا۔ اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور اہل باطل کو شکست دے کر ذلیل و رسوا کیا۔

وہابیہ کی شکست کا قدرتی منظر :

جب مولوی منظور حسین صاحب کی آخری تقریر ختم ہوئی تو ایک کچھ شجیم شخص ان کی جماعت کے تخت پر پہنچے اور اپنے مناظر صاحب کو اٹھانا چاہا۔ بے چارے کو خدا اپنے آپ کو سنبھالا و شوار تھا و سرے کا بوجھ کیونکر برداشت کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبندی مناظر کا سر نیچے اور پاؤں اور پر عمامہ کہیں جا پڑا، چشمہ کہیں گر پڑا۔ حقیقتاً یہ قدرتی تحدید تھی جو دربار رسالت کے بد گویوں کو ہونی چاہئے۔ عجب منظر تھا اور پانچ چھ ہزار آدمیوں کی لگا ہیں اس میں اور لطف پیدا کر رہی تھیں۔

علمائے اہلسنت کا جلوس :

جب ہمارے شیر بیشہ اہل سُنّت کی تقریر ختم ہوئی تو فوراً اہل سُنّت نے ہاتھوں ہاتھ ان کو اپنے سروں پر اٹھایا اور اسی مجع میں ہار بھول گلے میں ڈالے گئے اور سروں پر رکھ دیئے اور پھر وہاں سے قیام گاہ کی طرف جلوس اٹھا۔ سوا چند ان نفوس کے تمام حاضرین جلوس میں شریک تھے۔ اللہ اکبر اور یا رسول اللہ کے نغمے بلند کرتے ہوئے اپنے فالح عالم کی قیام گاہ تک پہنچے وہاں پہنچ کر نماز عصر ادا کی اس کے بعد حضرت مولیانا مولوی شاہ محمد احمد محل صاحب دام مجدہ نے اپنے معزز زمہانوں کا شکریہ ادا کیا اور جناب چودھری خورشید علی خاں صاحب نے اہل سنبھل کی طرف سے علماء کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور خاص کر حضرت مولیانا شاہ محمد

اجمل صاحب کاشکریہ ادا کرتے ہوئے مسلمانان سنبھل کو اس طرف توجہ دلائی کہ مدرسہ اسلامیہ حفیہ انجمن اہل سنت و جماعت جس کو حضرت مولینا محمد احمد شاہ صاحب نے مسجد جہان خان میں قائم فرمایا ہے۔ اُس کی امداد و اعانت تمام مسلمانان سنبھل کا فرض ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ دامے قدے قلمے سخنے اس مدرسہ کی خدمت کریں تاکہ فقط سنبھل کا ہی بلکہ ہندوستان کا ہر گوشه گوشہ اس کی علمی و مذہبی روشنی سے جگبگا اٹھے۔ پھر حضرت مولینا رحمہ اللہ صاحب نے ایک مختصر تقریر میں کیفیت مناظرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اہل سنت میزبانوں کا بالخصوص حضرت مولینا مولوی محمد احمد شاہ صاحب کاشکریہ ادا کیا جن کی مبارک کوششوں سے اہل سنبھل کو یہ مبارک دن دیکھنا ملا۔

پھر شیر بیشہ اہل سنت نے اہل سنت کی اس فتح میں کاشکریہ میں مختصر طور پر میلاد تشریف پڑھا اور تمام مجمع نے کھڑے ہو کر اپنے آقا موی اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار میں صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور اسی پر جلسہ برخاست ہوا۔ پھر دوسرا ایک جلسہ فتح محلہ چوک دیپاسرائے میں منعقد ہوا جس میں کی ہزار کا مجمع تھا پھر بعد بیان کے تمام معززان شہر اور کثیر انبوہ نے نعرے بلند کرتے ہوئے بازار میں گزر کر اپنے محترم مہمانوں کو رخصت کیا۔ موڑ کی روانگی کے وقت اہل سنت اپنے کلیج تھام کر رہ گئے۔ بے اختیار سب کی آنکھوں میں آنسو بھرا ہے۔ بلکہ بعض تو چیختے لگے۔ جب موڑ نظر دوں سے غائب ہو گیا تو اپنے حسرت دار مان کو سمجھاتے ہوئے واپس ہوئے۔

وہابیوں کے گھروں میں ماتم

اس دن وہابیوں کے گھروں میں ماتم تھا۔ اہل سنت سے منھ چھپاتے پھرتے تھے۔ سب کی زبانوں پر مہر سکوت لگی ہوئی تھی۔ اپنی ذلت و رسائی کا اچھی طرح سے خود احساس تھا۔ مگر اہل سنت کو گالیوں سے یاد کرنے کے سوا اور کچھ بس نہ چلتا تھا۔ نشست گاہیں سرد پڑی تھیں۔ بعضوں نے ہفتوں تک گوشہ نشین اختیار کر لی، لکنوں نے کچھ زمانہ تک بازار کی آمد و رفت بند کر دی اور کثر نے اپنے خیالات باطلہ سے توبہ کی۔

فتح پر پردہ ڈالنے کی کوشش

جب اہل سنت کی طرف سے فتح کا اشتہار شائع ہوا تو نہیں صدمہ ہوا اور یہ خیال کیا کہ اب یہ ذلت و رسائی عالم آشکار ہوئی جاتی ہے۔ دوسرے مقامات کے آدمی بھی اس ذلت پر مطلع ہوتے جاتے ہیں اس وقت ان کے پرانے تجربہ کار ہوا خواہوں نے اپنے پرانے شیوه کے مطابق پھر جھوٹ سے استمداد و استعانت کی اور ایک اشتہار چھاپ دیا۔ لیکن اگر سنبھل میں اُسے طبع کراتے تو اور زیادہ شرمندگی حاصل ہوتی اور نیز ایسا جیتا جھوٹ نہ ہوتا اس لئے اس واقعہ کو جھوٹ کی مشین (یعنی دیوبند) میں ڈھلوایا، لیکن اس اشتہار کی اشاعت دوسرے مقامات کے ساتھ مخصوص کر دی۔ اور سنبھل میں اس کے چھپانے کی ایسی کوشش کی جیسی کہ.....لال چیھڑوں کے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس میں نہایت بے باکی کے ساتھ یہ لکھ مارا

کہ اہل مسٹ ہمارے مقابلے میں عاجز ہو گئے۔ خیر انھیں جھوٹ ہی مبارک رہے۔ اور اب ان کے پاس اس کے سوا اور کیا سامان باقی رہا۔ مجبوری میں جھوٹ بھی نہ بولیں تو کیا کریں اور حقیقت یہ ہے کہ جس قوم کا خدا جھوٹ بول سکے اُس کے پچار یوں سے جھوٹ کی کیا شکایت ہے۔ مسلمانو! حقیقت یہ ہے کہ اس فرقہ کے مذہب کی تعمیر ہی جھوٹ پر قائم ہے۔

چنانچہ کسی کے نام سے کتابیں یہ تصنیف کر دیں، صفات یہ تراش لیں، بالکل غلط مضامین کسی کے نام سے گڑھ کریں چھاپ دیں، مطبع یہ گڑھ لیں، کسی کے نام کی مہریں یہ بنالیں، عبارتوں میں تحریفیں یہ کر لیں، حوالوں میں اپنی طرف سے قطع و برید کر کے کچھ کا کچھ یہ دکھادیں، حدیثوں میں کتر بیونت کر کے کچھ کا کچھ یہ سنادیں، آئیوں میں اپنا من گڑھت مطلب یہ پہنادیں، مذہب کی متفقہ کتب کو تصرف کر کے یہ طبع کر دیں۔ تو پھر آج ان کی طبع زادرومداد کی کیا شکایت کریں! آپ کو اس کے کذب و افتر اکہاں تک پیچھا کیا جائے۔ پھر ایک تو وہ کذب ہوتا ہے جو فوری ہو لیکن یہ رو داد جس کا نام ”فتح الابرار علی الغبار“ و لقب بہ ”صاعقه آسمانی بر فرقہ رضاخانی“ ہے تین ماہ سے نہایت عرق ریزی کے ساتھ سب پرانوں اور نیوں نے تیار کی ہے۔ اس کا کیا بیان ہے۔ اس میں تو جھوٹ، افتر اکٹ کوٹ کر بھرے گئے ہیں۔ لیکن میں بطور نمونہ کے ایک کذب بالکل اول کا اور ایک بالکل آخر کا پیش کروں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ جس کتاب کی دونوں حدودوں میں ایسا جیتا جھوٹ ہے ان کے مابین جتنا بھی جھوٹ بکا ہو گا وہ کم ہے۔

پہلا جھوٹ اور افتر اما لاحظہ ہو۔

مولوی حشمت علی صاحب نے تمامی نزول قرآن کی تاریخ میں آٹھ مختلف قول ذکر کر کے اکیا اسی روز والے قول پر یہ حدیث پیش کی تھی جو ہماری رو داد کے صفحہ ۱۱ پر موجود ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ”ابن جریر سے مردی ہے آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی رات دنیا میں تشریف فرمار ہے۔ اور اس سرپا صداقت رو داد کے صفحہ ۸۹/ پر اسی حدیث کو مولوی حشمت علی صاحب کی تقریر میں ان الفاظ میں نقل کیا۔ ”روی ابن جریر الخ (یعنی ابن جریر سے مردی ہے) اس روایت کا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم پر یوم وفات تک برابر وحی نازل ہوتی تھی اور سب سے زیادہ وحی اس روز نازل ہوئی جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات شریف ہوئی ہے۔“

اب مسلمانوں ذرا تمہیں انصاف سے کہنا کہ کیا یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو ہمارے شیر پیشہ سنت نے پیش کی تھی؟۔ یہاں آپ کو یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ مناظر اعظم شیر پیشہ سنت کی تقریروں کو اپنی رو داد میں اسی طرح پیش کیا ہے۔ اور اسی پر اپنی تقریریں جمائی ہیں۔ یہ تو اس رو داد مناظر کا پہلا افتر اپہلا کذب ہے۔

اب دوسرا اسی رو داد کا بہتان ملاحظہ ہو۔ اسی پچھی رو داد فتح الابرار کا سب سے آخری صفحہ جس پر مناظرہ کی کیفیت ختم

”.....(مولوی حشمت علی صاحب نے) فریضہ عصر کو بلا وجہ بالکل یا اس کے وقت مستحب پر ترک کر کے دربار رسالت سے فقد کفر یا منافقی کا خطاب باعتاب پایا۔“

اس حیاداری کا کچھ ٹھکانا ہے کہ ہمارے علمانے نماز عصر بالکل ہی ترک کر دی اس دغا بازی اور مکاری کی کچھ انہنہا ہے؟ کیا دنیا میں کوئی فرقہ کوئی ملت کوئی گمراہ سے گمراہ جماعت ہزارہا آدمیوں کے سامنے کے واقعہ کو ایسا جھٹلا سکتی ہے اور پھر اپنی آنکھ سے بالکل حیا وغیرت کا چشمہ اُتار کر ایسا جیتا جھوٹ اور ایسا صریح کذب طبع کرا کے منظر عام پر پیش کر دیا۔

اب رہا دوسرا فقرہ یعنی ”یا عصر کے وقت مستحب کو ترک کر دیا“۔ اب ناظرین ذرا اس کو بھی غور کریں کہ عصر کے وقت مستحب کے ختم سے غروبِ نیم تک صرف بیس منٹ کا وقت ہوتا ہے۔ تو اب کوئی ان نام کے عابد سے دریافت کرے کہ میں منت کے اندر اتنا بڑا عظیم الشان جلوس گشت کرتا ہوا قیام گاہ پر بھی پہنچ گیا۔ اور اتنے بڑے انبوہ میں باری باری سے خصوص کر کے نماز بھی باجماعت پڑھی اور بعد نماز کے جلسہ فتح منعقد ہو کر اس میں چند شخصوں کی تقریریں بھی ہو گئیں۔ تو یہ بیس منٹ کتنے بڑے تھے۔ اور ہر منٹ کتنے کتنے منت کا تھایا یوں کہہ لیجئے ہر سکنڈ کتنے کتنے منت کا۔ اب فرمائیے نماز عصر کے عابد صاحب یہ جھوٹ شیطانی خلش سے ہوا یا نہیں؟

ای صفحہ کا ایک دوسرا جملہ بھی ملاحظہ ہو:

”بعض شخص یہ بھی کہتے جا رہے تھے ”راون بھیا کی جیت ہے، راون بھیتا کی جیت ہے۔“

اس بے غیرتی اور بے حیائی کی کوئی انہتہا ہے کہ خدا سے اگر شرم نہیں کی تو بندوں سے کچھ شر ماتے۔ اگربات کے پکے اور قول کے سچے ہوتو کیا ہزار ہزار افراد سے کوئی ایک ایسا شخص پیش کر سکتے ہو جس کی زبان سے یہ خبیث کلمات نکلے ہوں۔ مگر بات یہ ہے کہ یا رسول اللہ کے نعمتے تمہارے قلب و جگہ کو جلا کر کباب کر رہے تھے اور بلند آوازوں سے تمہارے دل و دماغ پر ایک بھلی کونڈ جایا کرتی تھی۔ لہذا اگر اس جلن میں پیٹ بھر کر بھی جھوٹ بکوٹو بجا ہے۔

مسلمانو! تم نے دیکھا کہ اس حرفا روادا نے کیسے کیسے جھوٹ بولے اور یہ بطور نمونہ کے پیش کئے گئے ورنہ وہ ہر جھوٹ نرالے طرز انوکھے انداز کا بولتی ہے ارادہ تو یہ تھا کہ اس کے ایک ایک پوشیدہ فریب کا افشا کیا جاتا لیکن صرف تضییع اوقات اور کتاب کے حجم بڑھ جانے کا خیال مانع ہوا علاوہ بریں جگہ جگہ اس میں اپنی قابلیت اور علمیت کے لمبے چوڑے دعوے کے کئے ہیں ان کا جواب میں لغو سمجھتا ہوں۔ بلکہ ان تمام کیلئے ایک ہی بات کافی ہے کہ تین دن تک لفظ ”مغیبات“ کو دریافت کیا گیا کہ وہ کیا صیغہ ہے، کون سے باب سے ہے، اس کی کیا تعلیل ہے۔ پھر اگر مولوی منظور حسین صاحب کو اس کا پتہ نہ چلا تو ان کے عقب میں کئی درجن مولوی بیٹھے رہتے تھے ان سے دریافت کر لیتے اور اگر کسی کی سمجھیں میں نہیں آیا تھا تو کسی کتاب میں دیکھ کر جواب دے دیتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ”ایں خانہ تمام آفتاست“۔ لہذا ان کی قابلیت کا خوندوں کو بھی علم ہو گیا۔ اب اس قابلیت پر فخر کرنا انہیں کو زیبا معلوم ہوتا ہے۔ اب ہی بعض وہ عبارتیں جو مناظرہ میں تو پیش نہیں ہوئی تھیں اور اپنی سچی روادا میں

بڑھادی ہیں۔ ان کے جوابات ہماری رواداد میں ہر عاقل کو مل سکتے ہیں۔

حضرات! حقیقت مناظرہ کی بے کم دکاست ہماری رواداد ہے۔ ایک یا امر بھی ضروری ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سنن جمل کی رواداد کے متعلق عرض کیا ہے۔ اب رہی درود کی رواداد تو اس کو بھی آپ اسی پر قیاس کر سکتے ہیں بلکہ اس میں جھوٹ کا عنصر غالب ہو گا۔ کہ مناظرہ سنن جمل کے سامعین باوجود یکہ اکثر ذی علم تھے مگر جب اس میں حیاداً من گیر نہ ہوئی تو درود ایک گاؤں ہے اس کے سامعین ذی علم نہیں تھے تو اس میں دل کھول کر جھوٹ بولنے میں کیا بات ہے۔

ایک مغالطہ کی حقیقت

مناظرہ کے بعد سے وہابیہ نے ہمارے سُنّتی بھائیوں کو ایک اس نئے مغالطے میں ڈالنا شروع کیا کہ دیکھو یہ بریلی کے علماء ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں۔ بریلی میں کفر کی مشین ہے وہاں سے دن رات کفر کے فتوے نکلتے رہتے ہیں۔ دیوبندی عقیدے کے آدمی کلمہ پڑھتے ہیں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ تمام فقہ کے مسائل پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں پھر کیسے کافر ہیں۔ اور علمائے دیوبندی مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔ اور اسی طرح کی اغوایات سے ہمارے بے چارے عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ الہذا میں اس کی حقیقت بیان کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔

پیارے سُنّتی مسلمان بھائیو! علمائے بریلی اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے یا اس گستاخی پر راضی ہو اور اس گستاخی کو گستاخی نہ سمجھے۔ یہ علمائے بریلی کا فتویٰ ہے۔ جس کو مخالفین کہتے ہیں کہ ساری دنیا کو علمائے بریلی کافر کہتے ہیں۔ وہاں کفر کی مشین ہے۔ تو پیارے عزیزو! آج کون سا ایسا مسلمان ہے جو سید انبیا محبوب کریما احمد مجتبی محمد مُضطَفَ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی ادنیٰ گستاخی کرنے والے کو کافرنہ جاتا ہو۔ شہر تو شہر ایک گاؤں کا رہنے والا بے پڑھا مسلمان بھی اس کو بے تکلف کافر کہہ دیتا ہے۔ تو کیا وہ مسلمان جو شانِ رسالت کے گستاخ کو کافر کہے ساری دنیا کو کافر کہہ رہا ہے اور اس کے گھر کفر کی مشین ہو گئی؟ اسی طرح اگر کوئی شخص داڑھی منڈانے والے کو فاسق کہے تو کیا وہ ساری دنیا کو فاسق کہہ رہا ہے؟ ساری دنیا تو جب فاسق ہو کہ معاذ اللہ ساری دنیا ایک قلم داڑھی منڈانے لگی اور جب ساری دنیا ہی داڑھی منڈانے لگدی تو پھر ساری دنیا ہی کو فاسق کہا جائیگا۔ اور جب ساری دنیا داڑھی نہیں منڈاتی تو وہ لوگ جو داڑھی نہیں منڈاتے کس طرح فاسق ہو گئے۔ فاسق تو ہی ہوں گے جو داڑھی منڈائیں۔ اب آپ اس کو بھی اسی طرح سمجھئے کہ جو شخص تو ہیں اور گستاخی کرنے والے ہیں وہی تو کافر ہوں گے۔ ساری دنیا اس سے کیسے کافر ہو گئی ساری دنیا تو جب کافر ہو گئی کہ معاذ اللہ جب ساری دنیا حضور کی توہین و گستاخی کرے۔ الہذا نہایت صاف طریقہ سے معلوم ہو گیا کہ جو حضور کی توہین کرنے والے ہیں ان کے کافر ہونے سے ساری دنیا کافر نہیں ہوتی۔ تو اب یہ سراسر وہابیوں کا دھوکہ ہے اور مغالطہ ہے۔

لیکن اب اس کی دوسرے طریقہ سے تقریر کرتا ہوں۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (جو تمام وہاںیوں دیوبندیوں کے پیشواییں) فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صفحہ ۳۰۳، ۳۱۰ میں ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں جس کی عبارت یہ ہے :

”سوال: شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت ﷺ کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔ بینوا تو جروا۔“

یہ گنگوہی صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

”الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیت ظاہر ہے۔ پس ان الفاظ کا بننا کفر ہوگا۔“

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ جلد دوئم کے صفحہ ۲۰۴ پر لکھتے ہیں:

”کفر پر رضادینا بھی کفر ہے اور ان سخت کلمات پر کچھ پروادہ کرنا اور سہل جانا بھی کفر ہے۔“

تو ائے اہل انصاف! ذرا اپنے دل میں غور کرنا کہ علمائے بریلی نے جو فتویٰ دیا تھا اس میں اور ان وہابیہ کے پیشوای کے فتوے میں کوئی فرق ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ دونوں فتوے بالکل ایک ہیں تو پھر جس طرح علمائے بریلی کے ذمہ اس فتوے پر یہ اسلام رکھا انہوں نے ساری دنیا کو کافر کہہ دیا اور بریلی میں کفر کی مشین ہے۔ اب تمہارے پیشوای مولوی رشید احمد صاحب نے بھی بالکل وہی فتویٰ دیا۔ تواب ذرا آنکھیں بند کر کے کہہ دو کہ ہمارے پیشوای مولوی رشید احمد صاحب ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں اور گنگوہ میں کفر کی مشین ہے۔ اور اگر رشید احمد صاحب کو وہاںی ان الفاظ سے یاد نہ کریں تو معلوم ہو گیا کہ علمائے بریلی پر محض بہتان باندھا جاتا ہے۔ اور آپ کو اسی رشید احمد کے فتوے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ:

نہ اس کی کلمہ گوئی کا کچھ خیال کیا،

نہ اس کی نماز پڑھنے کی کوئی پروادہ کی،

نہ امام صاحب کے مقلد ہونے کا کچھ اعتبار کیا،

نہ اس کے مسائل فتنہ پر عمل کرنے کا کچھ لحاظ کیا۔

بلکہ صاف طریقہ سے لکھ دیا کہ وہ کافر ہے۔

لہذا جواز امام علمائے بریلی پر تھا وہ رشید احمد صاحب کے سر پر بھی تھوپیے۔

مسلمانو! مجھے یہی دکھانا تھا کہ علمائے بریلی پر عناد ادا کیسے اسلام لگایا کرتے ہیں۔ اور باوجود یہ کہ اس مسئلہ میں یہ بھی متفق ہیں۔ اب میں آپ کو دکھاؤں کہ کفر کی مشین بریلی شریف میں تو نہیں ہے بلکہ تھانے بھوں اور گنگوہ اور انیبیٹھے اور دیوبند میں ہے۔ اور وہاں سے ایسے فتوے صادر ہوتے ہیں جس سے ساری دنیا کا فرٹھہر تی ہے۔ اور روئے زمین پر کوئی مسلمان ثابت نہیں ہوتا۔

وہایوں کے کفر کی مشین سے دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہے

وہایوں کے نمہب کی سب سے معتر کتاب تقویت الایمان کے بقیہ میں صفحہ ۸۸ تا ۸۹ پر ہے :

- (۱) جو کڑا کا پیدا ہوتے وقت بندوقیں چھوڑے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲) جو چھٹی کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۳) جو بسم اللہ کی محفل کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۴) جو شادی کی محفل کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۵) جو سہرا باندھے وہ مسلمان نہیں۔
- (۶) جو شادی سے پہلے برادری کا کھانا کھلائے وہ مسلمان نہیں۔
- (۷) جو حرم کی محفلیں کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۸) جو ربع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دے وہ مسلمان نہیں۔
- (۹) جو ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آنے پر کھڑا ہو جائے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۰) جو ربع الثانی کو گیارہویں کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۱) جو شعبان میں حلوہ پکائے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۲) جو رمضان میں اخیر جمع کو خطبۃ الوداع اور قضاۓ عمری پڑھے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۳) جو شوال میں عید کے دن سویاں پکائے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۴) جو بعد نماز عیدین کے بغفل گیر ہو کر ملے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۵) یا مصافحہ کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۶) جو ذی قعده کے مہینے میں نکاح کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۷) جو کتفی پر کلمہ وغیرہ لکھے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۸) جو قبر میں قل کے ڈھیلر کھے وہ مسلمان نہیں۔
- (۱۹) جو تیجہ کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۰) جو دسوال کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۱) جو چالیسوائیں کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۲) جو چھ ماہی کرے وہ مسلمان نہیں۔

- (۲۳) جو برسی کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۴) جو عرس کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۵) جو حافظوں کو قبروں پر بٹھائے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۶) جو گلدھے خچر کی سواری کو معموب سمجھے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۷) جو مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرے وہ مسلمان نہیں۔
- (۲۸) جو مقلد کے حق میں تقليد ہی کافی سمجھے وہ مسلمان نہیں۔

ان سب کا حکم یہ ہے۔ جو شخص اُس کی برائی دریافت کر کے ناخوش یا خفہ ہو۔ اور ان کا ترک کرنا برا لگتے تو صاف جان لینا چاہئے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں۔

اب کہاں ہیں ہمارے وہ بھولے بھالے سُنی بھائی جو علمائے بریلی کے متعلق وہابیہ کے مغالطہ میں آجاتے ہیں۔ وہ ذرا غور کریں کہ کوئی شخص ان اٹھائیں نہیں سے خالی ہو سکتا ہے؟ ایک نہ ایک تو اس سے ضرور صادر ہوا ہوگا۔ لہذا وہ مسلمان نہیں رہا کافر ہو گیا، شادی میں کھانا کھلانے اور عید کے دن سویاں پکوانے اور شعبان میں حلہ پکانے سے تو کوئی خالی نہیں رہ سکتا۔ اور سب سے بڑھ کر اٹھائیں سوں نہر تودہ ہے جس سے کوئی سُنی نجھ ہی نہیں سکتا۔ لہذا اب ذرا انصاف سے کہنا کیا ان اٹھائیں نہیں نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی کہیں کہ ساری دنیا کو علمائے دیوبند کا فرکتہ ہیں یا ہم؟ اور کفر کی مشین بلکہ میگزین دیوبند میں ہے یا بریلی میں؟

اب چونکہ دیوبندی علمائشان رسالت میں گستاخی اور توہین کرتے ہیں۔ جن کا تذکرہ اس روایات میں تفصیل سے چند مقامات پر گزدرا۔ لہذا یہ بسبب ان گستاخیوں کے کافر ہوئے۔ لیکن ان کے کافر ہونے سے ساری دنیا تو کافرنہیں ہوتی اور اگر ساری دنیا کا فر ٹھہر تی ہے تو ان وہابیہ کے اقوال سے۔

آخری اتمام جلت

آخر میں پھر جھوٹوں کی، تمن دوزی کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر کسی وہابی صاحب کو اپنے گروہ کی ذلت دخواری کی شکست میں ذرا بھی شک یا تائٹل ہو تو وہ ایک سال کامل کے عرصہ میں مولوی منظور حسین صاحب سے بلکہ ان کے تمام معاونین مثلاً مولوی اشفعی صاحب تھانوی و مولوی حسین احمد صاحب اجوہ صیا باشی و مولوی شیعیر احمد صاحب دیوبندی سب کو جمع کر کے اس رواد کے سارے مطالبات کے جواب لکھائیں۔ مگر ایک سال کیا انشا اللہ قیامت تک اسی طرح عاجزاً لا جواب رہیں گے۔

مسلمانوں کیلئے دستورِ عمل

پیارے مسلمانو! اس وقت تم پر ہر چہار طرف سے کفرِ ضلالت کی افواج حملہ آوری کے لئے تیار ہے، ہر جانب سے تم پر بے دینی اور گمراہی کی گھنگھوڑکھٹائیں گھر گھر کر آنا چاہتی ہیں، ہر وقت لیسرے تمہارے متاع ایمان کی فکر میں طرح طرح کے لباس بدل کر آ رہے ہیں۔ اور تمہاری پونچی کو دن دہاڑے لوٹنا چاہتے ہیں، شب و روز تمہاری گھات میں بڑے بڑے خونخوار بھیڑیے ہرگلی کوچے میں چکر لگا رہے ہیں اور تمہارے نکلنے بولی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لہذا ذرا خواب غفلت سے جاؤ، دوست و دشمن میں امتیاز پیدا کرنا تمہارا پہلا فرض ہے۔ اس فرقہ دیوبندیہ وہابیہ سے تم کو پر ہیز کرنا لازم ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے تمہیں احتراز کرنا ضروری ہے۔ مناکحت و رشتہ داری کے معاملات سے بچنا تمہارے لئے اہم ترین فرض ہے۔

مناظرہ کا پور

نوٹ:

یوں تو کانپور میں حضرت کے مریدین و متسلیین و منتسیین کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ حضرت نے سب سے پہلے مدرسہ حشمتہ الرضاد ارالمناظرین بھی کانپور میں ہی قائم فرمایا۔ اور حضرت کی بہت زیادہ خدمات کانپور کی سینیت کیلئے بھی رہیں۔ متعدد بار کانپور میں وہابیوں، دیوبندیوں کے مختلف مولویوں نے حضرت کو مناظرہ کا جھوٹا چیخنا کیا۔ مگر بھی سامنے آنے کی وجہ نہ کر سکے۔ کی بار حضرت کے اوپر مقدمات بھی درج کئے گئے۔ مگر ہر بار منہج کی کھانی پڑی۔ یہاں حضرت کی پہلی دفعہ تشریف آوری اس وقت ہوئی جب حضرت دارالعلوم منظرا اسلام کے مفتی و مناظر تھے اُس وقت کانپور کے احباب اہل سنت نے حضرت کو کانپور آنے کی دعوت دی۔ اور اس پانچ روزہ دورے پر حضرت کانپور تشریف لے گئے۔ الگ الگ محلوں میں حضرت کے ایمانی حقائی بیانات ہوئے۔

بعدہ حضرت شیریشہ اہل سنت، عطائے رسول شہنشاہ ہندوستان سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی بارگاہ کی حاضری کی غرض سے سرکار عظم اجیر معلیٰ تشریف لے گئے۔ سال بھر بعد پھر احباب اہل سنت کی دعوت پر حضرت کانپور تشریف لائے۔ اب کی بار بیانات کا انداز ہی الگ تھا۔ جہاں وہابیت دیوبندیت کے گندے گھونے عقائد انہیں کی کتابوں سے دکھا کر ان کا رد فرماتے، وہیں ہر بیان میں مناظرے کا چیخن جھی موجود تھا کہ اگر سچے ہو تو اپنے مولویوں کو میرے سامنے لاو، دم دبا کر، مُنْجَحُ ہما کر پیٹھنے دکھاؤ۔ وہابیت دیوبندیت کے عقائد کفر یہ پر ہر وقت مناظرے کیلئے تیار ہوں۔

وہابیوں نے اولاً مولوی عبدالشکور کا کوروں لکھنؤی کو دعوت مناظرہ دی لیکن مولوی عبدالشکور نے جب حضرت کا نام سننا تو آنے سے صاف انکاری ہو گئے۔ وہابیوں نے اپنی دادرسی کیلئے کئی فضلاۓ دیوبند سے رابط کیا لیکن کسی نے بھی وہابیوں کی امداد نہ کی۔ اور حضرت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین سرکار شیریشہ سُنّۃ وقت موعود پر جلوہ افروز ہو گئے۔ وہابیوں نے اب یہ چال چلی کہ حضرت کے پروگرام میں ٹکنچ کر حضرت کے اوپر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ اسی پورے واقعے کو اخبار ”دبلے سکندری“ رامپور نے اپنی ایک رپورٹ میں درج کیا ہے ہدیہ ناظرین ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ کی بزدلی کا شرمناک مظاہرہ حضرت شیربیشہ اہل سنت پر قاتلانہ حملہ

از جناب محمد عبدالکریم صاحب قادری از بکر منڈی قلعی بازار کانپور

سال گذشتہ کانپور کے برادران اہل سنت نے ناصرالاسلام شیربیشہ سنت حضرت مولینا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابوالفتح عبدالرضا محمد حشمت علی خال صاحب قادری رضوی لکھنؤی دام مجد ہم العالی کو کانپور تشریف لا کر پیغام حق سنانے کی دعوت دی تھی۔ اور ان کی دعوت کو قول فرمائے تھے کہ حضرت شیربیشہ سنت کانپور میں تشریف فرمائے ہوئے۔ اور چونکہ سرکار اعظم اجمیر مقدس کا عرس شریف قریب تھا۔ اس لئے زیادہ نہیں ہٹھر سکے۔ صرف چار بیان فرمائے تشریف لے گئے۔ اور کانپور کے سُنّتی مسلمان آپ کے بیان سُننے کیلئے مشتاق ہی رہے۔

امسال پھر اہل سنت بھائیوں نے آپ کو تشریف لانے کی دعوت دی۔ اور حضرت شیربیشہ سنت بروز جمعہ ۲۹ رب جمادی الاولی ۱۴۲۸ھ کانپور میں تشریف لائے۔ سُنّتی مسلمان اس شعب بزم سنتیت پر پوانہ و ارتشار ہونے لگے۔ اور آپ کے پر طف ولولہ انگیز خجہیت تکن بیانات شہر کے مختلف مقامات پر ہوئے۔ آپ نے وہابیہ دیوبندی دھرم کے وہ گندے لکھنے عقائد کفریہ نہیں وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے کھول کر بیان فرمائے۔ جن کوئں کر ہر سُنّتی مسلمان اس سے مُستقر ہو گیا۔

آپ نے ہر بیان میں علی الاعلان فرمایا یہ وہابیہ دیوبندیہ کی کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ انھیں کو کھول کھول کر میں ان کے عقائد کفریہ سنا رہا ہوں۔ جس کسی کوشش ہو وہ ابھی دیکھ لے۔ اس وقت شرم آئے تو میری قیام گاہ پر آ کر دیکھ لے۔ اگر کوئی شخص ان عقائد کفریہ پر مناظرہ چاہے تو ہر وقت اُس سے مناظرے کیلئے تیار ہوں۔ وقت و مقام طے کر لیا جائے۔ اور باقاعدہ تہذیب و سنجیدگی کے ساتھ مناظرہ ہو۔ مگر ہماری اس مجلس میلاد تشریف میں بول پڑنے، مجمع کو رگاڑنے کا، کسی کو کچھ حق نہیں۔ آپ نے اپنے بیانات میں حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مالک عالم ہونا اپنے رب جلالہ کے حکم سے ہر زمان و مکان میں حاضر ناظر ہونا تمام مکان و مایکون پر مطلع ہونا اللہ عزوجل کا نائب مطلق و خلیفۃ اعظم و مظہر اتم و مختار کل ہونا وغیرہ مسائل ایسی دلکشی و شیریں بیانی دلائل قاطعہ براہین ساطعہ کے ساتھ بیان فرماتے کہ ماعین سُن کر جھوم جھوم جاتے۔ اور ان کے ایمان منور ہوتے۔ وہابیت کی مٹی پلید ہونے لگی۔ اور دیوبندیت کی دکان پھیل کر پڑی۔ یہ منظر دہبیوں دیوبندیوں سے دیکھانہ گیا۔ اور انہوں نے پہلے تو مناظرہ کیلئے مبلغ وہابیہ ملکی شیخ جی ایڈیٹر انجم مولوی عبدالشکور صاحب کا کوروئی کو بلانے کے واسطے بہت کچھ زور لگائے اور لگوائے۔ مگر وہاں سے بھی جواب آیا کہ جب تک حشمت علی کانپور میں ہیں ہم نہیں آسکتے۔ بالآخر وہابیہ دیوبندیہ نے اپنے اشتادعین شیخ نجحی ابلیس ملعون سے وہ ملعون تدبیر حاصل کی جس کوئں کر ہر منصف لا حول پڑھے گا۔

روز دوشنبہ دوم جمادی الآخری ۱۳۹۸ھ شب کو محلہ بڑے بوچڑ خانہ میں حضرت شیربیشہ سُنّۃ مظلہ العالی کا بیان مقرر تھا۔ وہابیہ دیوبندیہ تھا نے میں رپورٹ کرائے کہ آج کے بیان میں ہم کوفساد کا اندریشہ ہے، اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اور پھر شب کو تمام وہابیہ دیوبندیہ مسلح ہو کر حضرت شیربیشہ سُنّۃ کے بیان کے جلسے میں آگئے۔ وہابی مدرسون جامع العلوم و ضیار العلوم و مظہر العلوم وغیرہ کے تمام مدرسین و طلبہ تھے۔ ان میں قابل ذکر مولوی عبدالجید و مولوی عبدالستار و مولوی عثمان وقاری عبدالرحیم وغیرہ ہیں۔ ۹ ربیعہ حضرت شیربیشہ سُنّۃ نے اپنا مبارک بیان شروع فرمایا۔ پہلے وہ ایمان افرزو نورانی خطبہ پڑھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ و کمالات جمیلہ کا ذکر تھا۔ جن کو سن کر مسلمانوں کا ایمان تازہ ہو گیا۔ پھر حضور پرنور مرشد برحق امام اہل سُنّۃ مجددین و ملت سیدنا علیحضرت قبلہ فاضل بریلوی رحمتی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مبارک غزل پڑھی جس کا مطلع یہ ہے۔

زمین وزماں تمہارے لئے مکین و مکال تمہارے لئے چینیں چنان تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
حضرت نے بطور تہذید کے بیان فرمایا کہ میں اپنے بیان میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ فضائل جلیلہ و اوصاف جمیلہ بیان کروں گا جن میں سے ہر ایک وصف جمیل ان لوگوں کے نزدیک جو حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھتے اور حضور کو اللہ تعالیٰ کے سامنے معاذ اللہ چمار سے زیادہ ذلیل بتاتے ہیں خاص کفر اور ذلیل شرک ہو گا۔ لہذا وہ لوگ اگر نہ سنا چاہیں تو تشریف لے جائیں۔ اعتراض کا شوق ہو تو نوٹ کرتے جائیں بیان کے ختم پر کل پرسوں جب چاہیں تمہائی یا مجمع میں اپنے شکوک کو رفع کر لیں۔ اور مجمع کونہ بگاڑیں۔ درمیان میں دخل نہ دیں۔ اتنا ہی فرمایا تھا کہ وہابی مولوی عبدالجید بول پڑے کہ ہم کا لیاں نہیں سُن سکتے۔ حضرت شیربیشہ سُنّۃ نے فرمایا کہ میں نے تو یہ کالی کلی جس پر آپ کا منہ بگڑا ہے۔ بس پھر کیا تھا قاری عبدالرحیم اچھل کرتخت پڑا گئے اور بڑی بھاری کلہڑی سے جو اپنے کپڑوں میں چھپا کر لائے تھے حضرت شیربیشہ سُنّۃ پر آہل سُنّۃ کے افادے کیلئے ابھی قائم و باقی رکھا جائے۔ اس لئے بجا لیا۔ اور چند آدمیوں نے قاری کو حملہ کرتے دیکھ کر اس کو چینچ لیا اور اس کی بھاجی چھین لی۔ جو بعد میں پولیس کے حوالے کر دی گئی۔ اس منظر کو دیکھ کر وہ تمام وہابیہ دیوبندیہ جو قرویوں لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اہل سُنّۃ و شیربیشہ سُنّۃ پر حملہ کرنے آئے تھے سب فرار ہو گئے۔ اور تھا نے میں جا کر یا پولیس المدد یا کوتواں الغیاث کا شور چھالا۔

صحیح کو دروغہ عبدالجلیل صاحب تفتیش کیلئے آئے۔ تو دیوبندی قاری عبدالرحیم نے بیان کیا کہ حشمت علی نے لوگوں کو اشتغال دلایا اور ڈیڑھ سو آدمیوں نے مجھ کو مارا اور زد و کوب کیا۔ تمام لوگ اس پر نفرت و ملامت کر رہے تھے۔ کہ دیوبندی دھرم کا پیشواؤ ہو کر ایسا جھوٹ بول رہا ہے۔ دروغہ صاحب نے بھی بالآخر فرمائی دیا کہ مجھے تجب ہے کہ ڈیڑھ سو آدمیوں نے آپ کو مارا اور آپ کے بدن پر کہیں خراش بھی نہ آئی۔

مگر اس پر تجربہ نہیں دیوبندی دھرم میں خدا بھی جھوٹا ہے دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۳ روجھوٹے معبود کے پچاری کیوں جھوٹ نہ بولیں۔ پھر بھی بیان کیا کہ حشمت علی نے خطبہ اور غزل میں گالیاں دیں۔ افسوس خطبہ مبارکہ اور غزل ساری کی ساری حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محمد جلیلہ و مدائی جملہ سے دونوں پر تھے۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کا بھی نام دیوبندی دھرم میں گالیاں ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ہاں دیوبندی دھرم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بخوبی، پاگلوں، جانوروں، چارپاؤں، کے علم کی طرح بتانا۔ (حفظ الایمان تھانوی ص ۸) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم کہنا (براہین قاطعہ گنگوہی ص ۱۵) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو کنهیا کے جنم سے بدتر لکھنا (براہین قاطعہ ص ۱۲۸) نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال لانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر جہا بدر تر ہھہرنا (صراط مستقیم دہلوی ص ۸۷) خدا کے سامنے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چمار سے زیادہ ذلیل ہھہرنا (تقویۃ الایمان دہلوی ص ۱۶) معاذ اللہ رب العالمین۔ یہ اور ان کے مثل اور ناپاک گندے الفاظ جن سے دیوبندی مولویوں کی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ یہ سب معاذ اللہ تعریفیں تو صیفیں ہیں؟ الالعنة الله على الظالمین۔

حضرت شیر بشیر سُنّت سے لوگوں نے عرض کیا کہ قاری عبد الرحیم دیوبندی پر الزام قتل کا مقدمہ دائر کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا نہیں ہمارا استغاثہ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار میں ہے۔ ہمارا دعویٰ بغداد کی عدالت میں دائر ہے۔ جہاں کے فیصلہ کی اپیل نہیں۔ الغرض اس واقعے نے کانپور کے بھولے بھالے شخصی مسلمانوں کو تباہیا کہ دیوبندیوں نے جیسے اپنے ایمان کو شیخ نجدی والیں ملعون پر قربان کر دیا ہے ویسے ہی حیا شرم انسانیت وغیرہ سب کو اسی پر بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

ایڈیٹر کی راتے

اس تحریر کو پڑھ کر جور و حانی صدمہ ہمیں پہنچا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ حضرت شیر بشیر اہل سُنّت مولانا حاشمت علی صاحب نے جس ضبط و محل سے کام لیا ہم اس پر انہیں حسین و آفریں کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ اور اس امر پر نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ ملت واحدہ کے پرستاروں کے انفراد و انشقاق نے قصر ملت کی بیخ و بنیاد کو کھلی کر دی ہے۔ تمام قویں ہیں کہ تیز گامی سے میدان ترقی کو طے کرتی چلی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں کے گھر کے اندر یہ فسادات موجود ہیں اور ان کو خانہ جنگی سے چھک کر انہیں۔

اور آج یہ واقعات معلوم کر کے دل غم والم کی گھٹائیں چھاتی جاتی ہیں۔ مولانا حشمت علی صاحب پر جن لوگوں نے حملہ کیا وہ

انہائی نفرت مُستحق ہیں۔ اہل علم کیلئے لاٹھیوں، بھجایوں سے کسی ذی علم کا جواب مناسب نہیں۔ یہ انہائی سفاہت کی دلیل ہے۔ اور اس پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو عقل سليم و صراط مستقیم نصیب فرمائے۔ اور ان بد نمذہ بول کو اپنی زبردست طاقت سے منوادے کے راہ حق یہ ہے۔ علمائے الہلسُنَّۃُ کثیر ہم اللہ تعالیٰ امثا لہم تبلیغ کے فرائض ذمہ داریوں سے بڑی سے بڑی قربانیوں پر بھی باز نہیں رہ سکتے۔ وہ سانس کے آخری لمحات میں بھی اپنی ڈیوٹی انجام دینے کو کمر بستہ ہیں۔ اور تاسید حق ان کے ساتھ ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اہل حق کا گروہ کمزور گروہ ہے۔ کربلا کے میدان میں اسی مختصر گروہ نے اپنی حقانی طاقت کے وہ کرشمے دکھائے کہ آج تک دنیاۓ اسلام میں ان کی دلیریوں اور شجاعتوں کی دھوم پھی ہوئی ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ تو مقلب القلوب ہے صراط مستقیم عطا کر دے۔ زنگار قلب دھوکر تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا فدائی اور غلام بنادے اور وہ سمجھ عطا کر دے جس سے وہ راہ حق پر آجائیں اور یہ فتنہ دب جائے۔

(خبر ”دبر بہ سکندری“ ریاست رامپور جلدے ۶ نمبر ۲۳ مئی ۱۹۲۹ء نومبر ۱۹۲۹ء ص ۸۹، ۹۰)